الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

معمولاتِ عرس بزرگانِ دین

ایصال ثواب، فاتحہ، گیارہویں، جمعرات کا ختم، فضائل و برکات، زیارت قبور
اولیاء اللہ کی بعد وصالِ زندگی، انبیاء و اولیاء کی مدد اور وسیلہ و مسئلہ سماع و نعت خوانی

بفیضان نظر
مظہر جمال خواجہ محمد طفیل چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ حضرت لال جمال بخشی رسول حضرت کیلیانوالہ شریف

ترتیب و تحقیق:
محمد عاشق باطھ جمالی مبلغ

ناشر

ایصال ثواب، فاتحہ، گیارہویں، جمعرات کا ختم، فضائل وبرکات
زیارت قبور، اولیاء اللہ کی بعد وصالِ زندگی، انبیاء واولیاء کی مدد
اور وسیلہ ومسئلہ سماع ونعت خوانی

بفیضان نظر
مظہر جمال خواجہ محمد طفیل چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ حضرت لال جمال بخشی رسول حضرت کیلیانوالہ شریف

ترتیب وتحقیق:
محمد عاشق باڈھ جمالی مبلغ

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب	....	معمولاتِ عرس بزرگانِ دین
مؤلف	....	محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ
بفیضانِ نظر	....	خواجہ محمد طفیل چشتی نظامی
صفحات	....	208
تعداد	....	600
اشاعت	....	جون2013ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	150روپے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو پروردۂ آغوش ولایت پیر طریقت، رہبر شریعت،

ولیٔ کامل حضور سرکار خواجہ محمد طفیل مظہر جمال رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ خواجہ جمال الدین بخشی رسول عرف حضرت لال جمال بخشی رسول حضرت کیلیانوالہ شریف کی ذات گرامی سے منسوب کرتا ہوں، جن کے روحانی تصرف نے ہر مشکل مقام پر میری رہنمائی فرمائی۔ ان کے طفیل میری یہ کاوش اللہ تبارک وتعالیٰ مقبول ومفید اور میرے اور میری آل اولاد کیلئے ذریعۂ برکات ونجات بنائے۔ آمین

خادم الفقراء والعلماء

چوہدری محمد عاشق باٹھ چشتی قادری

جمالی مبلغ بھوماں باٹھ

حال مقیم پیپلز کالونی گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ پاک و ہند میں اسلام اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی تبلیغی کوششوں اور اُن کے قدم میمنت لزوم سے پھیلا ہے۔ خواجۂ خواجگاں، خواجہ اجمیری، غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ جن کو ''مفکر اسلام'' کہا جائے تو درست، مبلغ اسلام کے لقب سے یاد کیا جائے تو بجا، ''ہادی گم کشتگاں'' مانا جائے تو سچ ہے۔ وہ جنہوں نے نوے لاکھ کافروں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا ہے۔ لاہور آئیں تو صرف داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری دیں اور چالیس دن وہاں بیٹھ کر چلہ کریں اور نگاہ ولایت سے دیکھ کر یہ عرض کریں۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خُدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

❂ سُنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اتباع دین اسلام کے مبلغ حضرت خواجہ غریب نواز نے کی، معتبر مستند اور قابل تقلید ہے اور حضرت خواجۂ خواجگان جانم فدا۔ ''یارسول اللہ'' بھی کہتے تھے، محفل سماع بھی کرتے تھے، اعراس کی محفل بھی لگایا کرتے تھے، مزاراتِ اولیاء وانبیاء پر بھی حاضر ہوتے تھے، حضرت خواجہ غریب نواز مامور من اللہ تھے۔ آپ کا ہر قول و فعل شرک و بدعت سے کلیۃً مبرا تھا۔ اگر اعراس و

گیارہویں کا انعقاد بدعت ہوتا، آپ کبھی نہ کرتے، اگر یارسول اللہ کہنا شرک ہوتا، آپ کبھی نہ کہتے، اگر مزارات پر حاضر ہونا شرک ہوتا آپ کبھی نہ زیارت کیلئے جاتے۔

آپ مکتبہ عشق کے فارغ التحصیل اور ساری دنیا کیلئے دین اسلام کا ایک نمونہ تھے۔ ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ موجودہ غیر مقلد اور دیوبندی حضرات کا اسلام درست ہے یا خواجہ اجمیری کا اور دیگر بزرگان دین اور اولیاء اللہ کا۔ یقیناً خواجہ اجمیری اور بزرگان دین کا اسلام درست ہے۔

الحمدللہ! یہی بات ثابت کرنے کیلئے کہ ہر عقل سلیم والا خواجہ اجمیری اور دیگر بزرگان دین کے اسلام کو ہی صحیح اسلام کہے گا۔

اہل سنت وجماعت کے نزدیک بزرگان دین یعنی اولیاء اللہ کے اعراس جائز اور صدہا فیوض وبرکات کے حصول کا موجب ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کیلئے فرمایا۔ وَسَلٰمٌ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا۔ (سورۃ مریم پ۱۶ ع۱)
''یحییٰ علیہ السلام کیلئے سلامتی ہے جس دن پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوگا اور جس دن زندہ اُٹھایا جائے گا''۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا۔ (سورۃ مریم پ۱۶) ''مجھ پر سلامتی ہے جس دن پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوں اور جس دن زندہ اُٹھایا جاؤں''۔

ان آیات میں ''بوقت وفات'' کو سلامتی کے ساتھ ذکر کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یوم وفات انبیاء و اولیاء اللہ بعد والوں کیلئے یادگار ہے۔ اسی یادگار کا دوسرا نام ''عرس'' ہے۔ اصطلاح مشائخ میں اولیاء اللہ، علماء و بزرگوں کے یوم

وفات کوعرس کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ دن محبوب کو ملنے کا دن ہے اور حدیث پاک میں بھی اس کو ایسے وصال پر ''عروس'' کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ''جب نکیرین کے سوالات میں بندہ خدا کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے فرشتے کہتے ہیں۔ ''نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّتِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبَّ اَهْلِهٖ'' تو اس دلہن کی طرح سو جا جسے سوائے اس کے پیارے کے اور کوئی نہ بیدار کرے گا۔ چونکہ یہ اللہ والوں کا یوم وصال ان کیلئے دلہن (عروس) بننے کا دن ہوتا ہے۔ اس لئے اس دن کو ''یوم العرس'' کہتے ہیں۔ مشائخ کرام کا معمول ہے کہ خاص اس دن اولیاء اللہ کی قبروں پر بصورت اجتماع حاضر ہوتے ہیں جہاں تلاوت قرآن مجید یا وظائف واذکار، صلوٰۃ وسلام پڑھ کر اور صدقات وخیرات کر کے ان کی ارواح کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔

شریعت مطہرہ کے چند امور کے مجموعے کا نام ''عرس'' ہے۔ مثلاً.......

(۱) ولی اللہ کے یوم وفات کو عرس کہنا (۲) سال کے بعد یوم معین کو مزار پر حاضری۔
(۳) مزار کی زیارت کیلئے سفر کرنا۔ (۴) بصورت اجتماع حاضر ہو کر قرآن خوانی و محافل ذکر و وعظ اور صلوٰۃ وسلام وغیرہ پڑھنا۔ (۵) خیرات وصدقات کے طور پر ایصال ثواب وغیرہ۔

۞ ولی اللہ کا یوم وفات خود ولی کامل کیلئے ہزاروں شادیوں (خوشیوں اور مسرتوں) کا مجموعہ ہے کہ وہ دار المصائب والتکالیف سے نجات پا کر دار السرور کو پہنچا ہے۔

احادیث رسول اللہ ﷺ

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کے ہاں ملائکہ آتے ہیں۔ اگر وہ نیک

ہے تو اسے کہتے ہیں۔ ''اے وہ نفس مطمئنہ جو پاک جسم میں تھی حمد کی ہوئی اور راحت وریحان کے ساتھ جسم سے نکل تیرا رب تجھ پر ناراض نہیں''۔ اسی طرح اسے بار بار کہا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ تو اس کیلئے دروازے کھلتے ہیں پھر پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے۔ فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں ہے اسے خوش آمدید کہا جاتا ہے کہ یہ روح پاک جسم میں تھی۔ داخل ہو حمد کی ہوئی اور راحت وریحان کے ساتھ خوش ہو تیرا رب تجھ پر ناراض نہیں، اسی طرح کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہاں پہنچتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ ہے یعنی اس کا حکمِ خاص جاری ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۲) حماد نے فرمایا کہ اس میت کو اہل آسمان کہتے ہیں کہ ''پاک روح'' زمین سے آئی ہے اللہ تجھ پر رحم فرمائے اور اس جسم پر بھی جس میں تھی جس کی تو تعمیر کرتی رہی پھر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف لے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے روح چل اپنے آخری اجل کی طرف۔'' (مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ای الی المکان الذی اعدلہ الی یوم القیمۃ۔ (لمعات) ''یعنی اس آرام گاہ کی طرف جو اس کیلئے تا قیامت تیار رکھی گئی ہے''۔

(۳) جب مومن کے پاس موت حاضر ہوتی ہے تو اسکے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی لباس لاتے ہیں اور کہتے ہیں خوش ہو کر چل تجھ سے ''تیرا رب راضی ہے'' اور رحمت اور ریحان کی طرف روانہ ہو ''تیرا رب تجھ سے ناراض نہیں''۔ وہ روح جسم سے نکلتی ہے مشک جیسی خوشبو کی طرح۔ پھر فرشتے اسے ہاتھوں ہاتھ

لے کر آسمانوں کے دروازوں کی طرف جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ”کیسی خوشبو ناک روح زمین سے تمہاری طرف آئی ہے۔“ (احمد، نسائی)

شارحین فرماتے ہیں یعنی فرشتے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اس کی تعظیم سے اور اسے متبرک سمجھ کر۔

(۴) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”جب بندے کا دنیا سے رخصت اور آخرت کی طرف جانے کا وقت آتا ہے تو آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے کہ ”سورج جیسے روشن ہوتے ہیں“ نازل ہوتے ہیں۔ انکے پاس جنت کے کفن اور لوبان جنتی ہوتے ہیں۔ وہ میت کے پاس بیٹھتے ہیں۔ جہاں تک نگاہ پڑتی ہے فرشتے ہی فرشتے ہوتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کی روح نکالتا ہے لیکن وہ فرشتے ملک الموت کے ہاں پل بھر نہیں چھوڑتے بلکہ ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔“

(۵) جب بندے کی روح نکل جاتی ہے تو اس پر زمین و آسمان کے درمیان والے اور تمام آسمانوں والے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں ہر آسمان کے ہر دروازے سے آواز آتی ہے یارب! اسے ہماری طرف سے گذار۔ تاکہ ہم اس کی زیارت سے سرشار ہوں۔ (مسند احمد)

فرحِ دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقت یہ ہے کہ امتی کیلئے اس سے بڑھ کر اور کونسا بڑا سرور اور خوشی کا دن ہوگا کہ آج کے دن قبر میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اسی لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ بوقت وفات کہتے تھے۔ ”انا القی محمّد اواحبہ“

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بوقت وفات کہتے تھے۔ ''انا القی محمد اواحبه''
''میں محمد ﷺ اور آپ کے دوستوں سے ملوں گا۔''

اس سے ثابت ہوا کہ اولیاء کرام کیلئے اُن کی وفات خوشی کا دن ہے، سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں آج حضور سرور انبیاء وعلیہم السلام کا قبر میں شرف زیارت نصیب ہوگا۔ ''چونکہ انہیں دنیا کی کلفتوں سے نجات ملتی ہے اور آخرت کے انعامات نصیب ہوتے ہیں اور حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت سے سرشار ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کے اس یوم کا نام ''عرس'' کہلایا۔''

دراصل یہ ہے تو وہی ایصال ثواب جس کی حقیقت قرآن وحدیث میں مفصل مذکور ہے ''صرف ولی اللہ سے خصوصیت کے طور پر اس کا نام عرس مشہور ہوگیا اور ہمارے عرف میں ''عرس'' سے مراد یہی ہے کہ کسی بزرگ کی وفات کے دن قرآن شریف پڑھ کر یا طعام وشیرینی تقسیم کرکے یا صلوٰۃ وسلام پڑھ کر اس کا ثواب اس بزرگ کی روح کو بخشا جائے، یہ جائز بلکہ مستحسن ہے۔''

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''ماثبت بالسنۃ'' میں اس کو ''مستحسنات متاخرین'' سے شمار کیا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر سے بھی عرس ثابت ہے۔

احادیث رسول اللہ ﷺ

(۱) شامی جلد اول باب ''زیارت القبور'' میں ہے۔ روی ابن ابی شیبه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان یاتی قبور الشهداء باحد علی راس کل

پر تشریف لے جاتے تھے۔"

(۲) تفسیر کبیر اور تفسیر در منثور میں ہے۔ عن رسول اللّٰہ علیہ السلام انہ کان یاتی قبور الشھداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والخلفاء الاربعة ھکذا کانو یفعلون۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے کہ آپ ہر سال شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور ان کو سلام فرماتے تھے اور چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔"

عبارات اسلاف :

(۱) شاہ عبدالعزیز صاحب فتاویٰ عزیزی ص ۴۵ میں فرماتے ہیں۔ "دوسرے یہ کہ بہت سے لوگ جمع ہوں اور ختم قرآن کریں اور کھانے شیرینی پر فاتحہ کر کے حاضرین میں تقسیم کریں۔ ایسا کرنے میں حرج نہیں بلکہ زندوں سے مردوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔"

(۲) "زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح" میں شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں۔ "ہاں صالحین کی قبروں سے برکت لینا اور ایصال ثواب اور تلاوت قرآن اور تقسیم شیرینی وطعام سے ان کی مدد کرنا اجماع علماء سے اچھا ہے۔ عرس کا دن اس لئے مقرر ہے کہ وہ ان کی وفات کو یاد دلاتا ہے ورنہ جس دن میں کیا جائے اچھا ہے۔"

(۳) مشائخ اہل سنت اور دیوبندیوں کے مرشد حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی مکتوب ۱۸۲ میں مولانا جلال الدین کو لکھتے ہیں۔ "اعراس پیران بر سنت پیران بسماع وصفائی جاری دارند" پیروں کا عرس پیروں کے طریقے سے صفائی دل

کے ساتھ جاری رکھیں۔"

(۴) دیوبندیوں کے پیران پیر بالخصوص مولوی رشید احمد، اشرف علی صاحبان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب اپنے فیصلہ ہفت مسئلہ میں عرس کے جواز پر بہت زور دیتے ہیں اور خود اپنا عمل یوں بیان فرماتے ہیں۔ "فقیر کا مشرب اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر و مرشد کی روح مبارک پر ایصال ثواب کرتا ہوں اول قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہوتو مولود پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلایا جاتا ہے۔"

(۵) مولوی رشید احمد صاحب بھی اصل عرس کو جائز مانتے ہیں۔ چنانچہ فتاوٰی رشیدیہ جلد اول کتاب البدعات صفحہ ۹۲ میں فرماتے ہیں۔ "بہت اشیاء ہیں کہ اول مباح تھیں پھر کسی وقت منع ہو گئیں۔ مجلس عرس و مولود بھی ایسا ہی ہے اول عرب سے معلوم ہوا کہ عرب شریف کے لوگ حضرت سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس بہت دھوم دھام سے کرتے ہیں اور علمائے مدینہ منورہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے رہے جن کا مزار مقدس اُحد پہاڑ پر ہے غرضکہ دنیا بھر کے مسلمان خصوصاً اہل مدینہ عرس پر کاربند ہیں اور جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ عند اللہ بھی اچھا ہے، عقل بھی چاہتی ہے کہ عرس بزرگان عمدہ چیز ہے۔

(۶) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "نسبت اویسیہ" کے بیان میں یوں لکھتے ہیں "اویسیہ کی نسبت کے لئے ضروری ہے کہ ارواح اولیاء سے محبت وعشق پیدا ہو اسی سے فنا فی الشیخ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے پھر شیخ کے اطوار اس کے تمام احوال میں داخل ہو جاتے ہیں جیسے درخت کی جڑ میں پانی ڈالا جائے تو اس کا اثر و تازگی

ہر ٹہنی اور ہر پتے اور گل اور میوہ میں سرایت کرتا ہے اس شخص میں حال وواقعہ دیگر ظاہر ہوتا ہے اسی راز کے تحت ''اعراس مشائخ'' کی حفاظت کی جاتی ہے اور ان کے مزارات کی زیارت پر مداوت اور ان کیلئے فاتحہ اور صدقہ دیا جاتا ہے اور ان کے آثار واولاد اور منسوبین کی تعظیم وتکریم کی جاتی ہے۔ (ہمعات مطبوعہ اسلامی پریس تحفہ محمدیہ ص ۲۴)

(۷) تحفہ اثناء عشریہ مطبوعہ فخر المطابع صفحہ ۲۲۸.... (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

''حضرت علی اور ان کی ''اولاد طاہرہ'' کو تمام امت ''پیروں اور مرشدوں'' کی طرح مانتی ہے اور امورِ تکوینیہ کو ان سے وابستہ جانتی ہے اور فاتحہ اور درود اور صدقات اور نذر ونیاز اور منت ان کی رائج ومعمول ہے جیسا کہ تمام اولیاء اللہ سے یہی معاملہ ہے۔''

(۸) ''پس ان امور فاتحہ وعرس، نذر ونیاز کی خوبی میں شک وشبہ نہیں ہے۔''
(صراط مستقیم)

(۹) خود مانعین کے مسلم ''فتاوٰی رشیدیہ'' میں ہے۔ ''کوئی شخص کسی کے مزار پر بلاتعین تاریخ وبلا اہتمام خاص کے اگر ہمیشہ سالانہ بھی بلایا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔'' (فتاوٰی دیوبند ص ۱۳ ج ۲)

گیارہویں شریف :

(۱) یہی حال ''گیارہویں شریف'' کا ہے کہ وہ بھی ایصال ثواب ہے جو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام نذرانہ پیش کیا جاتا ہے، صرف حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عقیدت کی بناء پر اس ایصال ثواب کا ''گیارہویں

شریف'' نام ہوگیا ہے بلکہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا نام ''گیارھویں شریف'' عرف عوام میں مشہور ہوگیا ہے۔ اس کی اصل اس طرح ہے کہ حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ماثبت من السنۃ ص ۱۷۳'' میں تحریر فرمایا۔

''میں کہتا ہوں کہ یوم وفات ۹ ربیع الاول کی روایت سے عرس ۹ ربیع الاول کو ہونا چاہئے۔ یہ وہ ہے جس پر ہم نے امام عارف شیخ عبدالوہاب قادری مکی کو پایا کہ وہ یوم عرس اسی تاریخ کو قرار دیتے، اس روایت کے اعتماد پر، یا اپنے شیخ علی متقی وغیرہ کا عمل دیکھ کر اور ہمارے ہندوستان میں یوم عرس ''۱۱ ربیع الآخر'' مشہور ہوگیا ہے اور اہل ہند کے مشائخ میں یہی تاریخ متعارف ہے۔''

عرس کے فائدے :

(۱) جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نسبت اویسیہ نصیب ہوتی ہے، مزارات کی حاضری سے بزرگوں کے ساتھ عقیدت وانس میں اضافہ ہوتا ہے، اس سے ان کے فیوضات وبرکات حاصل ہوتے ہیں۔ بسا اوقات صاحب مزار کی توجۂ خاص سے دینی دنیوی امور آسانی سے حل ہوتے ہیں۔ یہاں تک بعض خوش بختوں کو ولایت کی منازل بھی طے ہوجاتی ہیں جیسے ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے ولایت کاملہ نصیب ہوئی۔ (عرس کیا ہے۔ ص ۲۳۔ علامہ فیض احمد اویسی)

(۲) اہل قبور آنے جانے والوں کو پہچانتے ہیں اور اُن کے آنے سے خوش

ہوتے ہیں جو اُن کیلئے دعا و استغفار یا قرآن خوانی وغیرہ اور صدقہ وخیرات کرے تو اس کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

(۳) حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقل بھی چاہتی ہے کہ عرس بزرگان عمدہ چیز ہے (اولاً) تو اس لئے کہ عرس زیارت قبور اور صدقہ وخیرات کا مجموعہ ہے۔ زیارت قبور بھی سنت اور صدقہ بھی سنت تو دو سنتوں کا مجموعہ حرام کیونکر ہو گیا۔ مشکوٰۃ باب زیارت قبور میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''ہم نے تم کو زیارت قبور سے منع فرمایا تھا'' اِلَّا فَزُوْرُوْھَا'' اب زیارت کیا کرو۔'' (جاء الحق)

اولیاء کرام کے وسیلہ جلیلہ سے مشکلات حل ہوتی ہیں

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

(۱) مشکل کشاء : محدث طبرانی اور ابن احمد بن حنبل اور امام بغوی نقل فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ''ان اللہ سیدفع بالمسلم الصالح عن مائۃ اھل بیت من جیرانہ البلاء۔'' اللہ تعالیٰ ایک نیکوکار مسلمان کے سبب اس کے پڑوس کے ایک سو گھروں سے بلائیں دفع فرماتا ہے۔

(۲) طبرانی میں حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے کہ جو شخص ہر روز ستائیس مرتبہ مومن مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگتا ہے وہ مستجاب الدعوات لوگوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ ''وَیُرْزَقُ بِھِمْ اَھْلُ الْاَرْضِ۔'' اور اس کے سبب سے تمام روئے زمین والوں کو روزی دی جاتی ہے''۔

(۳) بخاری شریف میں...... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ھَلْ

تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَاءِ کُمْ۔ تمہیں تمہارے کمزوروں کے طفیل نصرت ورزق دیا جاتا ہے۔

(۴) طبرانی نے حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ ''الابدال فی امتی ثلاثون بھم تقوم الارض وبھم تمطرون وبھم تنصرون۔ میری امت میں تیس ابدال ہیں ان کے طفیل زمین قائم ہے اوران کے وسیلہ سے تمہیں بارش دی جاتی ہے اوران کے سبب سے تمہیں نصرت ملتی ہے۔''

(۵) ایک روایت میں ہے۔ ''اُن کے وسیلہ سے بارشیں ہوتی ہیں اوران کے سبب سے دشمنوں پرنصرت دی جاتی ہے اوران کی وجہ سے اہل شام سے عذاب الٰہی دورکیا جاتا ہے۔''

(۶) ایک اورروایت میں ہے........ ''روئے زمین والوں میں سے مصیبتیں اور سیلاب پھیردیئے جاتے ہیں۔''

(۷) ایک اور روایت میں ہے۔ ''انہیں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زندہ کرتا، مارتا، بارش اُتارتا، فصل اُگاتا اور بلائیں دفع فرماتا ہے۔''

تصرفات الاولیاء فی المزارات :

عرس کی حاضری پر اولیاء کرام کو وسیلہ بنا کر دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جو بحمدہٖ تعالیٰ اکثر مستجاب ہوتی ہیں اور اولیاء کرام مزارات میں بدستور صاحب تصرف ہیں۔

''میں نے چار بزرگوں کو قبور میں زندوں کی طرح تصرف کرتے دیکھا ہے، وہ ولی کامل مکمل عبدالقادر جیلانی، شیخ کبیر معروف کرخی، شیخ عقیل المنجی اور شیخ کامل

حیات بن قیس حرانی ہیں۔ رضی اللہ عنہم" (قلائد الجواہر ص ۴۷)

﴿﴾ شیخ علی قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے چار ایسے مشائخ دیکھے ہیں جو اپنی قبروں میں احیاء کی طرح تصرف کرتے ہیں (۱) شیخ عبدالقادر جیلانی (۲) شیخ معروف کرخی (۳) شیخ عقیل منجی (۴) شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہم۔

(زبدۃ الآثار ص ۷)

(۲) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں۔

ولانی علی الاقطاب جمعا　　فحکمی نافذ فی کل حال

وما منها شهورا ودهور　　تمر وتنقضی الا تالی

بلاداللّٰه ملکی تحت حکمی　　ووقتی قبل قلبی قد صفالی

ترجمہ : مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام قطبوں پر والی وحاکم بنادیا میرا حکم ہر حال میں نافذ ہے۔ ماہ وسال گزرنے سے قبل میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے شہر میرا ملک اور میرے حکم کے تحت ہیں۔ میرا وقت میری جان سے پہلے صاف ہو چکا ہے۔

(۳) علامہ محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اتباع میں سے ختم دائرہ الولایت قطب وجود سیدی محمد شاذلی حنفی۔ آپ ان حضرات میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کائنات میں تصرف حالات پر قدرت اور مغیبات کے بیان کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔ انہیں بے شمار انعامات سے نوازا اور ان کیلئے اعیان کی حقیقت تبدیل کر دی۔" (ابن عابدین شامی۔ ردالمحتار ج ۱۔ ص ۴۴)

اسی طرح جو زندگی میں ولی ہو وہ بعد وفات بھی ولی ہے۔ مسلم و بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گذرا جس کی لوگوں نے تعریف کی۔ فرمایا! وجبت ۔واجب ہوگئی۔ دوسرا جنازہ گذرا جس کی لوگوں نے بُرائی کی۔ فرمایا! وجبت واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ کیا واجب ہوئی۔ فرمایا۔ پہلے کیلئے جنت اور دوسرے کیلئے دوزخ پھر فرمایا۔ انتم شھداء اللّٰہ فی الارض۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ جس سے معلوم ہوا کہ عامۃ المسلمین جس کو ولی سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی ولی ہے۔ مسلمانوں کے منہ سے وہی بات نکلتی ہے جو کہ اللہ کے یہاں ہوتی ہے۔

قوالی کی بحث :

اگر کسی جگہ تمام شرائط سے قوالی ہو۔ گانے والے اور سننے والے اہل ہوں تو اس کو حرام نہیں کہہ سکتے۔ بڑے بڑے صوفیائے کرام نے خاص قوالی کو اہل کیلئے جائز فرمایا ہے اور نا اہل کو حرام۔

اس کی اصل وہ حدیث ہے جو مشکوٰۃ کتاب المناقب باب المناقب عمر میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لونڈی دف بجا رہی تھی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے تو بجاتی رہی۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے بجاتی رہی مگر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آئے تو دف اپنے نیچے ڈال کر بیٹھ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر تم سے شیطان خوف کرتا ہے۔

(۲) شامی جلد پنجم کتاب الکراہیت فصل فی اللبس ۔ " آلہ لہو حرام بعینہٖ نہیں، کیا

معلوم نہیں کہ کبھی ان آلات کو استعمال کرنا حلال ہوتا ہے اور کبھی حرام۔ اس میں ہمارے ان سادات صوفیہ کی دلیل ہے جو ان سے کئی امور سماع کا کبھی قصد کرتے ہیں اور وہ انہیں خوب جانتے ہیں۔ فلہٰذا معترض اس پر فتویٰ لگانے میں عجلت نہ کرے تا کہ ان کی برکات سے محروم نہ ہو کیونکہ "وہ اللہ کے برگزیدہ اور ہمارے سردار ہیں۔"

(۳) تفسیرات احمدیہ پارہ ۲۱ سورۃ لقمان زیر آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ۔ میں اس قوالی کی بہت تحقیق فرمائی، آخر فیصلہ یہ فرمایا کہ "قوالی اہل کیلئے حلال ہے اور نا اہل کو حرام۔"

(۴) "اور اسی کو ہم لیتے ہیں کیونکہ یہ ایسے لوگوں کا طریقہ ہے کہ وہ عارف باللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق ہیں لیکن غلبہ حال کی وجہ سے معذور ہیں وہ سماع بکثرت سنتے اور وہ اسے بڑی عبادت اور بڑا اجہاد سمجھتے، اس لئے یہ صرف ان کیلئے جائز ہوگا۔"

(۵) حاجی امداد اللہ صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ میں بحث عرس قوالی کے متعلق فرماتے ہیں۔ "محققین کا قول یہ ہے کہ اگر شرائط جواز جمع ہوں اور عوارض مانع مرتفع ہو جاویں تو جائز ورنہ نا جائز ہے۔"

(۶) مولوی رشید احمد صاحب "فتاویٰ رشیدیہ" کتاب الحظر والاباحۃ ص ۶۱ پر فرماتے ہیں۔ "بلا مزامیر راگ کا سننا جائز ہے اگر گانے والا محل فساد نہ ہو اور مضمون راگ کا خلاف شرع نہ ہو اور موافق موسیقی کے ہونا، کچھ حرج نہیں۔"

(۷) اور قوالی کا اہل وہ ہے کہ اس کو وجد کی حالت میں اگر کوئی تلوار مارے تو خبر نہ ہو بعض صوفیاء فرماتے ہیں کہ اہل وہ ہے کہ سات روز تک اس کو کھانا نہ دیا جائے۔

پھر ایک طرف کھانا ہو اور دوسری طرف گانا تو کھانا چھوڑ کر گانا اختیار کرے۔اس لئے عرض کرنا پڑا کہ خود تو قوالی نہ سنو مگر وہ اولیاء اللہ جن سے سماع ثابت ہے۔اُن کو بُرا نہ کہو۔قوالی ایک درد کی دوا ہے جن کو درد ہو وہ پیئے جس کو نہ ہو وہ نہ پیئے۔حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "نہ ایں کار امی کنم دو نہ انکاری کنم۔ یعنی نہ میں یہ کام کرتا ہوں اور نہ اس کا انکار کرتا ہوں"۔(اویسی)

(۸) سرہند شریف میں مجدد صاحب رضی اللہ عنہ کا عرس بالکل محرمات سے خالی ہوتا ہے۔عام طور پر لوگ حضرت آمنہ خاتون سیدنا عبداللہ،امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہم کا عرس کرتے ہیں۔صرف مجلس وعظ اور تقسیم طعام شیرینی ہوتی ہے۔

(۹) مقدمہ شامی میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔"میں امام ابوحنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں،اُن کی قبر پر آتا ہوں،حاجت در پیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور انکی قبر کے پاس جا کر اللہ سے دعا کرتا ہوں تو حاجت پوری ہوتی ہے۔"

(۱۰) اس سے چند امور ثابت ہوئے۔زیارت قبور کیلئے سفر کرنا،کیونکہ امام شافعی اپنے وطن فلسطین سے بغداد آتے تھے،امام ابوحنیفہ کی قبر کی زیارت کیلئے (رضی اللہ عنہ) صاحب قبر سے برکت لینا،اُن کی قبروں کے پاس جا کر دعا کرنا،صاحب قبر کو ذریعہ حاجت روائی جاننا۔(اویسی)

(۱۱) میرے مرشد غوث الجیلانی رضی اللہ عنہ صدیوں پہلے فرما گئے۔مریدی لاتخف ورش فانی عزوم قاتل عندالقتال۔

(۱۲) فقیر اس عقیدہ کا قائل بلکہ ناشر ہے کہ جس بزرگ ولی اللہ کا وصال ہو اس

میں ایصال ثواب کرنے سے، خیر اور برکت اور نورانیت اکثر اور وافر ہوتی ہے مگر دوسرے دنوں میں وہ خیر و برکت و نورانیت حاصل نہیں ہوتی۔

(۱۳) مشائخ مغرب نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ ولی اللہ درگاہ الٰہی اور جنت میں پہنچے اسی دن خیر و برکت اور نورانیت کی امید دیگر دنوں کی بنسبت زیادہ ہوتی ہے۔ (ماثبت بالسنۃ ص ۶۹)

(۱۴) یعنی جب تو کسی ولی اللہ یا اللہ کے نیک بندے کا ختم دلانا چاہے تو اس کے انتقال (وصال) کے دن اور اس ساعت کا خیال رکھ کیونکہ موتی کی روحیں ہر سال ایام اعراس (عرس کے دنوں میں) اس مکان میں اسی ساعت میں آتی ہیں جب تو اس دن اور اس ساعت کھانا کھلائے گا اور پانی پلائے گا اور قرآن شریف اور درود پاک اور صحیح و مؤدب کلام باشرع حضرات سے بہ حسن صوت پڑھوا کر ایصال ثواب کرے گا اور ان کی ارواح خوش ہونگی اور تمام اہل محفل اور صاحب خانہ کیلئے دعائے خیر کریں گی اور تاریخ اور ساعت میں ایصال ثواب کرنے میں تاثیر بلیغ ہے۔ (آداب الطالبین)

(۱۵) سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں قوالی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔

(۱۶) جو شرائط امام غزالی اور حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ نے ''احیاء العلوم و فوائد الفوائد'' میں بتائے ہیں۔ اس کے خلاف سر مو فرق نہ آئے اور قوالی بھی دوائی کے طور پر ہے نہ کہ غذا کے''۔

(۱۷) دن مقرر کرنا اور وسیلہ :

❁ علاج بالقرآن، معروف عالم دین حضرت مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب

کے فرزند قاضی ضیاء الحسن اعوان (دیوبندی) جادو، ٹونہ، سایہ، آسیب، اٹھرا، امراض نسواں، بندش اولاد و بندش اولاد نرینہ سمیت دیگر روحانی مسائل کے حل کیلئے مندرجہ ذیل اصولوں کے تحت گوجرانوالہ میں بروز سوموار، جمعرات ٹائم دے رہے ہیں۔

شفاء (صرف) مالک حقیقی کے ہاتھ میں ہے۔ اوراد اور وظائف صرف دعا کا انداز ہوتے ہیں۔ (قاضی ضیاء الحسن اعوان قلعہ دیدار سنگھ والے)

یہ کتاب ''معمولات اعراس بزرگان دین'' پر لکھی گئی ہے۔ انشاء اللہ المولیٰ حق کا متلاشی اگر عدل وانصاف کا دامن پکڑ لے، تعصب وعناد کو دور رکھتے ہوئے اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو اس پر ''اعراس بزرگان'' کی حقیقت واضح ہوجائے گی۔

اس کتاب کے لکھنے سے میرا مقصد محض اشاعت حق ہے، تاکہ ان مسائل کے بارے میں امت محمدیہ کے باہمی اختلافات مٹ جائیں، سب ایک ہی مسلک اہل سنت میں پروئے جائیں۔ سب متفقہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں۔

کتاب ھٰذا قرآن وحدیث کے حوالہ جات سے بھرپور ہے، مجھے قوی امید ہے کہ اگر تعصب کو بالائے طاق رکھ کر نیک نیتی اور انصاف کے ساتھ اس کے حوالہ جات کو خوب غور سے پڑھا جائے گا تو بفضلہ تعالیٰ پڑھنے والے کا ایمان بھی ساتھ ہی ساتھ تازہ بتازہ ہوتا جائے گا۔

یہ تمام سعادتیں من فضل ربی ہیں۔ (سردار انبیاء کے معجزات اور غوث پاک

حضور سرکار جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات میں سے ہیں)اور خواجہ محمد طفیل کی صحبت کا اثر۔ الحمد للہ اس کتاب ''معمولات عرس بزرگان'' میں مندرجہ ذیل مسائل کو قرآن وحدیث اور اقوال واعمال فقہاء واولیاء اللہ، علماء دیو بند حضرات کے اقوال و اعمال سے ثابت کیا گیا ہے۔

(۱) ایصال ثواب (فاتحہ، گیارہویں شریف، عرس اور جمعرات کا ختم)

(۲) فضائل وبرکات زیارتِ قبور

(۳) الانبیاء وواولیاء کی بعداز وصال زندگی

(۴) انبیاء واولیاء کی مدد اور وسیلہ

(۵) مسئلہ سماع ونعت خوانی وغیرہ

وَاٰخِرُ دعونا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

فقیر جمالی مبلغ محمد عاشق باٹھ چشتی قادری

باب ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرسِ بزرگان

عرس کے لغوی معنی ہیں شادی، اس لئے دولہا اور دلہن کو "عروس" کہتے ہیں۔

(۱) بزرگان دین کی تاریخ وفات کو اس لئے روز عرس کہتے ہیں کہ "جب نکیرین میت کا امتحان لیتے ہیں اور وہ کامیاب ہوتا ہے تو کہتے ہیں ۔نم کنومة العروس التی لا یوقظه الا احب اهله الیه" ....(غنیۃ الطالبین/ص ۱۴۸، مشکوٰۃ ص ۱۲۰)

"تو اُس دلہن کی طرح سو جا جس کو سوائے اس کے پیارے کے کوئی نہیں اُٹھا سکتا۔"

❖ چونکہ اس دن نکیرین نے ان کو "عروس" کہا، اسلئے وہ دن روزِ عرس کہلایا۔

❖ اولیاء اللہ کی تاریخ وصال کو اس لئے بھی عرس کہتے ہیں کہ وہ جمال مصطفےٰ ﷺ کے دیکھنے کا دن ہے کہ نکیرین دکھا کر پوچھتے ہیں کہ تو ان کو (رسول اللہ ﷺ کو) کیا کہتا تھا۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ کہ آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے منہ موڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی کھڑ کھڑاہٹ کو سنتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے پاس دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں تو اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس کو کہتے ہیں۔ کیا کہتا ہے تو اس شخص حضرت محمد ﷺ کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لیکن مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ بے شک اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں۔ (محدث وہابی ماہنامہ ص ۲۱ جنوری ۱۹۶۵ء)

بہشتی زیور: قبر میں منکر نکیر حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔

﴿﴾......عرس سے مراد کسی ولی اللہ اور مقرب بندۂ خدا کے یوم وصال کے دن کی یاد تازہ کرنے کیلئے دن منانا، سال یا مہینے کے بعد یا ہفتے کے بعد معینہ تاریخ و دن میں عقیدت مندوں اور بزرگوں کا صاحب عرس کے مزار پر جمع ہو کر تلاوت قرآن، نعت خوانی، طعام و شیرینی کا ثواب صاحب عرس کی روح کو بخشنا، دیگر فوت شدہ بزرگوں کو بخشنا اور اپنے لئے دعائے خیر کرنا ہے۔ اس کے علاوہ زیارت قبور اور اہل قبور کیلئے دعائے مغفرت کرنا بھی اس کے ارکان میں شامل ہے۔

﴿﴾عرس کا ختم، گیارہویں شریف کا ختم، جمعرات کا ختم، قل کا ختم، ان سب میں بنیادی چیزیں یہ ہوتی ہیں کہ کھانے پینے کی چیزوں میں برکت کیلئے دعا کرنا یا کروانا صدقہ و خیرات کرنے کیلئے شیرینی وغیرہ پر قرآن و دعا پڑھ کر اس دعاء قرآن اور صدقہ وغیرہ کا ثواب فوت شدہ بزرگوں کو بخشنا۔

عوام میں اس کا نام فاتحہ اور ختم ہے، خواص اس کو ایصال ثواب کا نام دیتے ہیں۔ مندرجہ بالا معنوں میں عرس و ختم کا ثبوت قرآن پاک، احادیث رسول اکرم ﷺ، اقوال صحابہ اور اقوال و اعمال اولیاء اللہ، محدثین میں موجود ہے بلکہ دیوبندی اور وہابی علماء کا بھی طریقہ رہا ہے۔

آیاتِ قرآن پاک

(۱) وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ

رَّحِیْمٌ۔(سورۃ حشر،آیت ۱۰ ،غنیۃ الطالبین ص ۱۶۷)

ترجمہ کنزالایمان : ''اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ،اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔''

تفسیر مرادآبادی : یعنی وہ جو مہاجرین انصار کے بعد آئے ....اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں۔....ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ یعنی اصحاب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے....انبیاء واولیاء کی طرف سے۔

موضح القرآن : یہ آیت سب مسلمانوں کو داخل ہے جو اگلوں کا حق مانیں اور انہیں کے پیچھے چلیں اور ان سے بیر نہ رکھیں۔

﴿﴾ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اتنا ہی ہو۔(م۔ج۳/ص۲۲۱۴)

﴿﴾ اور اس پر بہت سے علماء نے اجماع نقل کیا ہے کہ بے شک دعا میت کو نفع دیتی ہے اور اس کی دلیل اللہ کا یہ قول ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ .....(شرح صدور ص ۲۷۔از علامہ سیوطی)

﴿﴾ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں تمام پہلے گذرے ہوئے مومنین کیلئے بخشش کی دعا مانگی جا رہی ہے۔(شرح الصدور ص ۲۸۷۔علامہ سیوطی)

﴿﴾ ختم شریف میں ان کیلئے بخشش کی دعا کرنا بھی اس میں داخل ہے۔

ابن ماجہ، ۴۸۶/ ج ۲ :رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اے ابن آدم میرے بندے جب تیرے لئے دعا کریں تو تیرے مرنے کے بعد اسکا ثواب بھی تجھے دیا۔"

(۲) سورۃ ابراہیم آیت ۴۱ : رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

ترجمہ کنزالایمان : "اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔"

نورالعرفان : یہاں والدین سے مراد جناب ابراہیم علیہ السلام کے سگے والد "تارح یا تارخ" اور آپ کی والدہ "متلی بنت نمر" ہیں۔ یہ دونوں مومن تھے۔ ان کیلئے آپ نے بڑھاپے میں دعائے مغفرت کی۔

مرادآبادی : یاماں باپ سے حضرت آدم وحوا مراد ہیں۔

ہر نماز میں فوت شدہ والدین اور مومنین کیلئے بھی بخشش کی دعا مانگی جاتی ہے اور یہ فرض ہے۔ جو چیز نماز میں فرض ہے۔ وہ نماز سے باہر کیسے بدعت وحرام ہوگئی؟

(۳) سورۃ مؤمن : آیت ۷ : وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِہِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔

ترجمہ کنزالایمان : (عرش اٹھانے والے فرشتے) مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اے رب ہمارے تیرے رحمت وعلم میں ہر چیز سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

نورالعرفان : مسلمانوں کیلئے غائبانہ دعائے مغفرت کرنی سنت ملائکہ ہے۔

﴿﴾ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا ہوا تھا کہ ان کیلئے پروردگار عالم کا عرش جھوم گیا۔(م۔ج۔۳/۱۶۳۴)

﴿﴾ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی خوشی میں اللہ کا عرش جھوم گیا۔(م۔ج۔۳/۱۶۳۵،ب۔ج۲)

(۴) سورۃ التوبہ آیت ۹۹ : وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰہِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّھَا قُرْبَۃٌ لَّھُمْ سَیُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

ترجمہ کنزالایمان : ”اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں۔ہاں ہاں وہ ان کیلئے باعث قرب ہے۔اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر مرادآبادی :”کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور ان کیلئے خیر و برکت و مغفرت کی دعا فرمائیں یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔

(ب۔ج۲/۱۳۲۷)

﴿﴾ یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔لہٰذا فاتحہ کو بدعت و ناروا بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔

(۵) سورۃ التوبہ آیت ۱۰۳: خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

ترجمہ کنزالایمان: "اے محبوب ﷺ ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کرو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

تفسیر مراد آبادی: خازن و مدارک میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کیلئے دعا کرے۔

اور بخاری و مسلم میں ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی ﷺ کے پاس صدقہ لاتا تو آپ اس کے حق میں دعا کرتے۔ میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی

(ب۔ج۳/۱۴۰۳، ب۔ج۳/۱۲۵۸)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں صدقہ لینے والے صدقہ پا کر دعا کرتے ہیں۔ یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔

غزوہ تبوک میں جو دس آدمی پیچھے رہ گئے تھے۔ جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہمارے مال حاضر ہیں۔ ہماری جانب سے ان کا صدقہ فرما دیجئے، آپ نے فرمایا مجھے تمہارا مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس پر حضور ﷺ نے ان کا مال قبول کیا اور ان کیلئے بخشش کی دعا فرمائی۔

(زادالمعاد ج۳/ص۶۰۔ وہابی امام ابن قیم)

(۶) سورۃ النساء آیت ۸ : وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

وَالْمَسَاكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

ترجمہ کنزالایمان : پھر بانٹتے وقت اگر رشتے دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو اور ان سے اچھی بات کہو۔

تفسیر مرادآبادی : اس آیت میں میت کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو کچھ بطور صدقہ دینے اور قول معروف کہنے کا حکم دیا۔ زمانہ صحابہ میں اس پر عمل تھا۔ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کرا کے کھانا پکایا اور رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ آیت پڑھی۔

◈ ابن سیرین نے اسی مضمون کی عبیدہ سلیمانی سے بھی روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرتا۔

◈ تیجہ جس کو سوئم کہتے ہیں اور مسلمانوں میں معمول ہے وہ بھی اسی آیت کا اتباع ہے کہ اس میں رشتہ داروں اور مسکینوں پر تصدق ہوتا ہے اور کلمہ کا ختم اور قرآن پاک کی تلاوت اور دعا قول معروف ہے۔

ب۔ج ۲/۱۶۸۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی بلکہ محکم ہے۔

(۷) سورۃ الانعام (آیت ۱۱۸، ۱۱۹) : فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ وَاِنَّ كَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ ۝

ترجمہ کنزالایمان : تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔ وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے، بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

تفسیر مراد آبادی : یعنی وہ جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے۔ حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے۔ یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو۔

﴿﴾ چند لوگ حضور ﷺ کے پاس عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ کیا کھاویں ہم اس چیز کو جو ہم نے قتل کی (یعنی ذبحہ کی) اور نہ کھاویں ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ نے۔ اس پر یہ آیت اُتری۔ (ترمذی ج ۲۔ باب تفسیر سورۃ الانعام)

﴿مسئلہ﴾ : اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کیلئے حکم درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔

(۸) المائدہ، آیت ۸۸ : وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ کنزالایمان : "اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔

اس کی شریعت میں اصل گناہ یہ ہے کہ آدمی اس کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کرے۔ خواہ یہ تجاوز حلال کو حرام کر لینے کی شکل میں ہو یا حرام کو حلال کر لینے کی شکل میں۔ (تفہیم القرآن زیر آیت اعراف:۳۱)

زادالمعاد :ج۳ص۳۰۰ : اس امت پر سزا کے طور پر کوئی طیب چیز حرام نہیں کی گئی جیسے کہ بنی اسرائیل پر حرام کی گئی تھیں۔ فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات احلت لھم۔ پس ان کے ظلم کی وجہ سے یہودی ہوئے ہم نے حرام کردیں ان پر پاک جو حلال کی گئیں ان کیلئے۔

(۹) سورۃ الانعام :(آیت۱۲۱) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ

ترجمہ کنزالایمان :"اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔

﴿﴾ جو چیز غیر اللہ کے نام سے ذبحہ کی گئی ہو اور کافروں کی اشیاء بھی جن پر بسم اللہ... ...نہ پڑھی گئی ہو وہ بھی نہ کھاؤ۔

﴿﴾ رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھتے ہوئے عرض کی گئی کہ یارسول اللہ! بعض بدو ہمارے پاس گوشت لیکر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی تھی یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لیکر کھا لیا کرو۔

(مؤطا امام مالک۔ کتاب الذبائح، مشکوٰۃ/۳۸۷۰/ابن ماجہ ج۲۔۹۶۱)

ابن ماجہ/ج۲۔۹۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ان الشیطان لیوحون الی اولیائھم کا مقصد یہ ہے کہ شیطان کہتے ہیں جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے

کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام لیا جائے اسے نہ کھاؤ۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۰) سورۃ یونس: (آیت ۵۹) قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ ٥

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب ﷺ) تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اُتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرا لیا تم فرماؤ (اے محبوب ﷺ) کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

تفسیر مراد آبادی: مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افتراء ہے۔ آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو، فاتحہ، کو گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو۔ بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں۔ اس کو قرآن پاک نے خدا پر افتراء کرنا بتایا ہے۔

تفسیر عبدالعزیز: حلت و حرمت از شرح ہے عقل کو اس میں دخل نہیں۔ سورۃ النحل میں بھی ہے کہ "اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔" (النحل آیت ۱۱۶)

(۱۱) النحل: (آیت ۱۱۶) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلٰلٌ وَّھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ۔

ترجمہ کنزالایمان: "اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔"

تفسیر مرادآبادی : زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے تھے۔ اور اس کی نسبت اللہ کی طرف کیا کرتے تھے۔ اس کی ممانعت فرمائی گئی۔

(۱۲) سورۃ اعراف (آیت ۳۲): قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؏

ترجمہ کنزالایمان : "تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی اور پاک رزق .... تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کیلئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے۔ ہم یوں ہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کیلئے۔"

تفسیر مرادآبادی : خواہ لباس ہو یا اور سامان زینت اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں۔

مسئلہ : آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو۔ (خازن) تو جو لوگ گیارہویں، میلاد شریف بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کرکے گنہگار ہوتے ہیں۔ اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے یہی بدعت وضلالت ہے۔

ب۔ ج ۲۔ ۴۳۸ : حضور ﷺ نے فرمایا "جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی حلال چیزوں کو حرام کرلیا بے شک یہ لوگ گمراہ ہوئے۔"

(۱۳) المائدہ آیت ۸۷ : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ

اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ٥

ترجمہ کنزالایمان : ''اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔'' (پ۔ج۳۔۶۷)

تفسیر مرادآبادی : جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے۔اس طرح حلال چیزوں کو ترک نہ کرو اور نہ مبالغۃً کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔

۞ اعراس، محافل میلاد اور فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہ کا تبرک اور شیرینی اور کھانا وغیرہ کو حرام کہہ کر کھانے سے انکار کرنا قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔

۞ کتاب اللہ کی سند کے بغیر جو لوگ انسانی زندگی کیلئے جائز و ناجائز کی حدود مقرر کرتے ہیں وہ اصل خدائی کے مقام پر زعم خود متمکن ہوتے ہیں اور جو ان کے اس حق شریعت کو تسلیم کرتے ہیں وہ انہیں خدا بناتے ہیں۔(تفہیم القرآن، سورۃ التوبہ آیت ۳۱)

(۱۴) سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳ : اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٥

ترجمہ کنزالایمان : ''اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں۔ بیشک اللہ

بخشنے والا مہربان ہے۔"

تفسیر مراد آبادی : جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر وہ حرام ہے۔ اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا۔ مثلاً یہ کہا کہ عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کا دنبہ یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے، اسی کا نام لیا یا جن اولیاء اللہ کیلئے ایصال ثواب منظور ہے۔ ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے، اس میں کچھ ہرج نہیں۔ (تفسیر احمدی)

تفسیر احمدی : اس جگہ سے معلوم ہوا کہ گائے، بکرا وغیرہ اولیاء اللہ کی نذر کی ہوئی جیسا کہ ہمارے زمانے میں رسم ہے۔ حلال اور طیب ہے کیونکہ بوقت ذبح اس پر غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اگرچہ لوگ اس جانور کو اولیاء اللہ کی نذر کرتے ہیں۔

❖ ضحاک، مجاہد، قتادہ نے کہا ہے کہ اگر کسی بزرگ کو ثواب کیلئے ذبح کیا جائے اور بوقت ذبح اللہ کا نام لیا جائے، وہ حلال ہے۔

موضح القرآن : جلالین، بیضاوی، خازن، معالم التنزیل، ابن کثیر، ابن جریر، نیشاپوری، تفسیر نسفی، شاہ ولی اللہ (البقرہ ۲/۲۱، المائدہ ۶/۱) ان تمام تفاسیر میں بوقت ذبح اگر غیر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ جانور حرام ہے۔

تفسیر مظہری ص ۲۹۴ : وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (اور جس پر پکارا گیا اللہ کے غیر کا نام)

❖ ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جس کے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو۔

ہدیۃ المھدی ص ۴۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔ جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے۔ وہ ہے جو بتوں کیلئے ذبح کیا گیا اور بوقت ذبحہ اس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا۔ جمہور مفسرین کا یہی قول ہے۔

(۱۵) سورۃ انعام آیت ۱۴۵ : قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

ترجمہ کنز الایمان : "(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون، یا بد جانور کا گوشت، وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور، جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا۔ نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے، تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

تفسیر مرادآبادی : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان جاہل مشرکوں سے کہو جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں۔ اس میں تنبیہ ہے حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے۔

مسئلہ : تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل۔ ثبوت حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے ہی معتبر ہے۔

تفسیر جلالین : بوقت ذبح اگر غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ اھل لغیر اللہ بہ۔

﴿﴾ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو قرآن سے حلال کیا وہ حلال اور جو قرآن سے حرام کیا وہ حرام اور جن سے سکوت وہ معاف۔ (مشکوۃ باب اطعامہ فی اداب اطعامہ، ابن ماجہ۔۴۰۲۱)

تفسیر عبدالعزیز : جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز وحرام کہنا باطل ہے۔ ثبوت حرمت قرآن اور حدیث سے ہو یہی بہتر ہے۔

﴿﴾ بعض جاہل لوگ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ۔۔ سے مراد ہر وہ چیز لیتے ہیں جس پر بھی غیر خدا کا نام پکارا گیا یا غیر خدا کے نام سے نسبت کی گئی۔ ایسے معنی لینا قرآن کے خلاف ہے اور باطل وگمراہی ہے کیونکہ قرآن پاک کی اکثر سورتیں اللہ کے دوستوں کے نام پر ہیں مثلاً سورۃ بقرہ، آل عمران، لقمان، یوسف، یونس، سورۃ محمد ﷺ وغیرہ

حاشیہ مسلم/ ج ۳ ص ۱۵۸ : امام نووی فرماتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ اور کسی کیلئے ذبحہ کرنا یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا۔ (نووی ۲/ ص ۱۶۱)

مشکوٰۃ [۳۹۴۴] :ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں لوگ بعض چیزوں کو کھاتے تھے اور بعض نہ کھاتے تھے۔ پھر خدا نے اپنے نبی کر بھیجا اور اپنی کتاب کو نازل فرمایا، اور اپنی حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور اپنی حرام چیزوں کو حرام قرار دیا پس جس چیز کو خدا نے حلال کیا وہ حلال ہے۔ اور جس کو حرام کیا وہ حرام ہے اور جس چیز سے سکوت اختیار کیا وہ معاف ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ قُلْ لَّآ اَجِدُ

فِیْ مَا ....(الانعام:۱۲۵،ابوداؤد)

(۱۶) البقرہ آیت ۱۷۲ : یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: ''اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اس کو پوجتے ہو۔

تفسیر عبدالعزیز :(بحوالہ حقانی وغیرہ) اول آیت (۱۶۸) میں اللہ نے عام لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ہماری پاک اور حلال چیزوں کو کھاؤ۔ یہاں خاص مسلمانوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ تم ان احمقوں کی باتوں میں نہ آؤ ہماری پیدا کی ہوئی چیزوں سے پاک چیزیں کھاؤ اور ہماری نعمت کا شکر کرو۔ صرف چار چیزیں حرام و ناپاک ہیں ان کو نہ کھانا یعنی (مردار۔ خون بہتا ہوا۔ خنزیر کا گوشت اور ایسا جانور جس پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام پکارا گیا)۔(البقرہ ۱۷۳)

ابن ماجہ : ج/۲ ۱۱۵۶۲۔ رسول اللہ ﷺ سے دہی گھی اور پنیر کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ نے جو اپنی کتاب میں حلال کر دیا ہے وہ حلال ہے اور جو حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس پر سکوت اختیار کیا وہ معاف ہے۔

(۱۷) سورۃ المائدہ (آیت ۱۰۳) مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّلَا سَآىٕبَةٍ وَّلَا وَصِیْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

ترجمہ کنزالایمان : ''اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ

اور نہ حامی، ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افتراء باندھتے ہیں اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں۔"

تفسیر مراد آبادی : بخاری و مسلم۔ج ۳۔۲۴۷۶ کی حدیث میں ہے کہ "بحیرہ وہ ہے جس کا دودھ بتوں کیلئے روکتے تھے۔اور سائبہ وہ جس کو اپنے بتوں کیلئے چھوڑ دیتے تھے۔کوئی ان سے کام نہ لیتا تھا۔یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتداء عہد اسلام تک چلی آرہی تھیں۔اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا۔

﴿﴾ اسلامی دور میں ان کو محض اس وجہ سے کہ ان پر غیر اللہ یعنی بتوں کا نام لیا گیا ہے نا قابل استعمال تصور کیا گیا۔اس پر یہ حکم دیا گیا کہ ان کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے کھاؤ اور استعمال کرو۔

(۱۸) التوبہ (آیت ۱۱۵) : وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

ترجمہ کنزالایمان : "اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔"

تفسیر مراد آبادی : معنی یہ ہے کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے۔اس پر اللہ اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آجائے۔لہٰذا قبل ممانعت اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں۔(مدارک و خازن)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانب شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔

اہل حدیث (امرتسر ص۲۔شوال ۱۳۶۳ھ): حضور ﷺ نے فرمایا۔ جب تک میں تمہیں کسی چیز سے منع نہ کروں تم اس کو منع مت سمجھو بلکہ جائز سمجھو۔

فتاویٰ ثنائیہ : سوال : کچھوا۔کوکرا۔گھونگا حرام ہیں۔ان میں یہ تینوں نہیں حدیث میں ہے۔جب تک شرع تم کو بندش نہ کرے تم سوال نہ کرو۔ان تینوں سے شرع شریف نے منع یا بندنہیں کیا۔لہٰذا حلال ہیں۔

(۱۹) سورۃ مریم : آیت ۱۵ : وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا۔

ترجمہ کنزالایمان :''اس پر اللہ کا سلام اس کی پیدائش کے دن اور اس کے وصال کے دن اور جس دن زندہ ہوکر اٹھایا جائیگا۔''

﴿﴾ اللہ نے یحییٰ علیہ السلام کے یوم وصال (عرس پاک) اور یوم پیدائش (میلاد پاک) دونوں کا ذکر قرآن پاک میں کیا ہے اور ان دنوں میں ان پر سلام بھیجا ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کے یوم وصال اور یوم میلاد اللہ تبارک و تعالیٰ خود بھی مناتا ہے۔

﴿﴾ اللہ تعالیٰ سورۃ مریم : آیت ۳۳ میں فرمایا۔وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا۔حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔مجھ پر اللہ کا سلام ہے میری پیدائش کے دن اور میرے وصال کے دن اور جس روز زندہ کر کے اٹھایا

جاؤں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یوم پیدائش (میلاد پاک) کے موقع پر اور یوم وصال (عرس پاک) کے دن اپنے آپ پر سلام بھیجا۔ جس کو خدا نے بلاتردید بیان فرمایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یوم میلاد اور یوم وصال منانا سنت انبیاء ہے۔

تفسیر مراد آبادی : جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت وطہارت کا یقین ہو گیا اور حضرت عیسیٰ اتنا فرما کر خاموش ہو گئے اور اس کے بعد کلام نہ کیا جب تک اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں۔ (خازن)

(۲۰) اللہ نے فرمایا ہے۔ "اُولٰئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ۔ یہی تو وہ حضرات ہیں جن پر ان کے رب کی جانب سے رحمت وکرم ہوتا ہے۔"

ما ثبت من السنۃ : (ص ۲۵) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

"خبردار! حضرت امام حسین پر یوم عاشورہ کو جو مصائب درپیش آئے درحقیقت یہ شہادت ہے جس سے علومرتبت، رفعت منزلت اللہ کے نزدیک بڑھتی ہے اور یہ کہ اہل بیت اطہار کو درجوں بلند کرنا مقصود تھا۔ لہٰذا جو بھی اس دن کے مصائب وآلام کا تذکرہ کرے، ان کو مناسب رہے کہ حکم الٰہی کو بجالانے کیلئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْنَ۔ کے پڑھنے میں مشغول ہونا چاہیے۔ اللہ نے جو اس کا ثواب مرتب فرمایا ہے اس کا سزاوار ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ اُولٰئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰات...

(۲۱) فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ "خدا کا ذکر کرو رات دن اور خشکی میں اور دریا میں اور سفر میں اور حضر میں اور تونگری میں اور فقر میں اور تندرستی میں اور مرض میں اور خفیہ اور علانیہ۔ (امداد السلوک اردو ص ۶۱۔ قاسم نانوتوی)

(۲۲) سورۃ ابراہیم (۵۔۶): وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ کنزالایمان: "اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اُجالے میں لا۔ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی جو تم کو بری مار دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا۔"

تفسیر مرادآبادی: قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس (ابی بن کعب ومجاہد وقتادہ) نے بھی ایام اللہ کی تفسیر "اللہ کی نعمتیں فرمائیں" مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ

نے اپنے بندوں پر انعام کئے۔ جیسے کہ بنی اسرائیل کیلئے من وسلویٰ اُتارنے کا دن حضرت موسیٰ کیلئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ (خازن، مدارک، مفردات راغب)

﴿﴾ ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن حضور کی ولادت و معراج کے دن ہیں۔ ان کی یاد قائم کرنا، بزرگوں پر اللہ کے انعامات کے دن، یادیں ایام ہیں۔ جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ۔ یہ سب اس آیت کے حکم میں داخل ہیں۔

﴿﴾ تفہیم القرآن (سورۃ ابراہیم ۵۔۶) "ایام اللہ" سے مراد تاریخ انسانی کے وہ اہم ابواب ہیں جن میں اللہ نے گزشتہ زمانہ کی قوموں اور بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کے اعمال سے جزا یا سزا دی ہے۔

غنیۃ الطالبین: (ص ۴۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جس نے شب عاشورہ (گیارھویں رات) میں رات بھر عبادت کی تو اللہ جب تک چاہے اس کو زندگی عطا کرتا ہے۔

غنیۃ الطالبین: (ص ۴۲۸) حضرت ابراہیم بن محمد (جو کہ کوفہ کے بہت بڑے بزرگ تھے) سے روایت ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں کے خرچ میں فروانی و وسعت پیدا کرتا ہے اللہ پورے سال اس کو فراخی اور وسعت عطا فرماتا ہے۔ (ما ثبت من السنۃ ص ۲۳۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے)

تفسیر نسفی: ج ۲ ص ۱۹۶۔ یعنی ایام اللہ ان کو یاد دلایئے۔ جن ایام میں اللہ نے انعام فرمایا جس دن ان پر سایہ کیا اور ان پر من وسلویٰ اُتارا اور جس دن ان کیلئے دریا کو پھاڑا۔

ثابت ہوا کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ موسیٰ کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر بایام اللّٰہ کی تعمیل ہے۔

ماثبت من السنۃ : (ص ۲۳-۲۹) ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عاشورہ کے دن جس نے اپنے گھر والوں پر رزق کی کشادگی کی، سال بھر تک برابر کشادگی رہے گی۔

ثابت ہوا : کہ ایام انعام ایام اللہ ہیں اور گیارہویں شریف کا دن بھی ایام اللہ سے ہے کیونکہ کائنات میں اس دن بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے اور خصوصی انعامات اللہ کی طرف سے انبیاء واولیاء پر ہوئے۔

مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہونا، ادریس علیہ السلام کو مقام رفیع پر اُٹھانا، نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہرنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیدا ہونا، خلیل اللہ کا درجہ پانا اور آگ کا گلزار ہونا، یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا، حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہونا، موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے نجات پانا، حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلطنت ملنا، ایوب علیہ السلام کا شفا پانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اُٹھالینا، احمد مجتبیٰ ﷺ کا امت کی طرف سے قربانی دینا، امام عالی مقام امام حسین کا شہید ہونا، اور سید الشہداء کا درجہ پانا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۴۳۰)

یہ سب بڑے بڑے واقعات گیارہویں تاریخ یعنی دن دسواں رات گیارہویں کو رونما ہوئے۔

ماثبت من السنۃ : (صفحہ ۳۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم عاشورہ تم سے پہلوں

کی عید ہے۔

(۲۳) سورۃ بنی اسرائیل: (آیت۷۹) وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○

ترجمہ کنزالایمان: ''اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو۔ یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

تفسیر مراد آبادی: اور مقام محمود مقام شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے۔ اس پر جمہور ہیں۔ ثابت ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو حضور کی حمد (تعریف) بیان کرنا مطلوب ہے۔ اعراس کی محفلوں میں سب سے زیادہ حضور کی تعریف میں نعت خوانی ہوتی ہے۔ جو اس آیت پر عمل ہے۔

(۲۴) سورۃ الم نشرح: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔

ترجمہ کنزالایمان: ''اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلندی ورفعت عطا فرمائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہر جگہ ہر کام میں ہوتا ہے۔ عید میں، جمعہ میں ممبروں پر مسجدوں میں، اذان میں، امامت میں، نماز میں حتیٰ کہ تقریر اور نکاح کے خطبوں میں بھی کیا جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۴۰۸)

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ جمعرات، قل کے ختم، دسویں، گیارہویں اور عرس کے ختم میں ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرنا عین عبادت ہے۔

احادیثِ مُصطفےٰ ﷺ (ایصالِ ثواب)

(۱) مشکوۃ (۲۲۳۱) : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی، وہ ہر وقت اپنے متعلقین یعنی ماں، باپ، بھائی یا دوست کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور خدا قبر والوں کو دنیا والوں کی دعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسا کہ پہاڑ اور زندوں کی طرف سے مردوں کیلئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔ (شرح الصدور ص ۲۰۶۔ مکتوبات دفتر اول مکتوب نمبر ۱۰۶)

(۲) مشکوۃ (۲۲۳۰): حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت میں اللہ کریم اپنے بندے کا درجہ بلند فرماتا ہے۔ تو بندہ پوچھتا ہے کہ اے رب مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا ہے۔ تو خدا فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے کی دعائے مغفرت کی بدولت۔ (کتاب الروح ص ۱۶۱، ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور ص ۱۰۶۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی)

(۳) ب۔ ج ۲۔ ۴۱ : حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ فوت شدہ ماں کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے یہ ثواب پہنچتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں۔

(۴) مشکوۃ۔ ۱۸۲۷ : حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی ہے اور اس پر مہینہ بھر کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ لوں۔ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ (مسلم شریف)

(۵) مشکوٰۃ (کتاب الفتن فی الملاحم، فصل دوم ص ۴۶۸۔عربی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک قافلہ کو مسجد عشار میں دو یا چار رکعت نماز پڑھنے کو کہا اور فرمایا کہ یوں کہنا۔ھٰذِہٖ لِاَبِی ھُرَیْرَۃَ۔یعنی اس نماز کا ثواب ابو ہریرہ کو ملے۔(ابوداؤد ج ۳ ص ۹۰۳۔مترجم)

(۶) مشکوٰۃ (۱۸۰۶): نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ام سعد کے ماں کے انتقال کا ذکر کیا گیا اور اس کے لئے بہتر صدقہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے پانی کا فرمایا۔تو سعد نے کنواں کھودا اور کہا۔ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۱/ص ۲۸۳۔کتاب الروح ص ۱۶۱۔شرح الصدور)

(۷) مسند امام اعظم: (۴۰۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بالوں والے چت کبرے (یا سفید) رنگ کے مینڈھوں کی قربانی کی ایک اپنی طرف سے اور دوسری اپنی اُمت کے ہر کلمہ گو کی طرف سے۔

(۸) مسلم: (ج ۳/ ۳۹۰) : حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ایسے مینڈھے کا جو سینگوں والا سیاہ ٹانگوں والا وغیرہ۔آپ نے اس کو قربانی کیا اور فرمایا: بسم اللہ یعنی اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔اے اللہ تو قبول کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی طرف سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی طرف سے پھر قربانی دیا آپ نے اس کو۔(مشکوٰۃ ۱۳۵۸۔جلد اول)

(۹) غنیۃ الطالبین: (ص ۴۱۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہی مائل بڑے بڑے سینگوں والے دو دنبے طلب فرمائے پھر ایک کو لٹا کر پڑھا۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ اُمَّتِہٖ ۔ اے اللہ یہ قربانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔

(۱۰) ب۔ ج ۱۔ ۱۲۹۸ : ایک شخص نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہا کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی اور وصیت نہ کر سکیں۔ میرے خیال میں اگر انہیں بات کرنے کا موقعہ ملتا تو صدقہ ضرور کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا انہیں ثواب ملے گا۔ حضور نے فرمایا: ہاں۔ (ابن ماجہ ج ۲/ص ۲۹۳۔ ب ج ۲/۳۲۔ کتاب الروح ص ۱۶۱)

(۱۱) ب۔ ج ۲۔ ۲۹، ۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری ماں وفات پا گئیں انہیں کچھ نفع دے گا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ سعد نے کہا اچھا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ باغ ''مخراف نامی'' ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ (کتاب الروح ص ۶۱)

(۱۲) ب۔ ج ۲۔ ۳۳ : حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں فوت ہو گئی اور انہوں نے ایک منت مانی تھی تو آپ نے فرمایا کہ تم اسے ان کی طرف سے پورا کر دو۔ (مؤطا امام مالک ص ۳۸۴)

(۱۳) بہشتی زیور، ضمیمہ اولیٰ، حصہ اول ص ۹۱ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل منقطع نہیں ہوتے۔ اول صدقہ جاریہ، دوسرے علم کہ اس سے لوگوں کو نفع ہو، تیسرے نیک فرزند کہ میت

کیلئے دعائے خیر کرے۔ (مسلم)

(۱۴) مشکوٰۃ (۴۶۹۸) : حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی بندہ کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے۔ اس حال میں کہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے اور پھر ان کے مرنے کے بعد وہ نافرمان بیٹا ماں باپ کیلئے دعا و استغفار کرتا ہے تو اللہ اس کو نیکوکار لوگوں میں لکھ دیتا ہے۔

(۱۵) مشکوٰۃ (۴۶۹۲) : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرنے کے بعد ماں باپ سے نیک سلوک کرنا یہ ہے کہ "ان کیلئے دعا کرنا اور استغفار کرنا۔ ان کی وصیت کو پورا کرنا، ان کے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنا۔"

(۱۶) ب۔ج ۲۔۴۱ : ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ دوں تو کیا اس کو فائدہ پہنچے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو ان کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

(۱۷) ب۔ج ۲۔۲۰۸ : قربانی والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی ادا کرتے تھے۔

(۱۸) ب۔ج ۳۔۵۱۱ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب ہم لوگ منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔ (مؤطا امام مالک۔ ص ۳۲۷)

(۱۹) درمختار (بحث قرآۃ المیت) باب الدفن : حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص مقبرہ پر گزرے اور گیارہ دفعہ قل ھواللہ.... پڑھ کر اس کا ثواب موتی کو بخشے تو اس کو تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔

(۲۰) شرح الصدور (ص ۲۸۸۔اردو) : حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میری امت مرحومہ ہے۔ قبروں میں گناہ کی حالت می داخل ہوتی ہے لیکن جس وقت قبر سے اُٹھے گی تو مومنین کے استغفار اور دعاؤں کی وجہ سے گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نکلے گی۔

(۲۱) شرح الصدور (ص ۱۲۹): حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص مر جاتا ہے اور اس کے عزیز واقارب اس کیلئے صدقہ وایصال ثواب کرتے ہیں تو حضرت جبرائیل نورانی طشت میں رکھ کر اس مردے کے پاس لے جاتے ہیں اور قبر کے کنارے کھڑے ہو کر پکارتے ہیں کہ اے قبر کی گہرائی میں رہنے والے تمہارے گھر والوں نے یہ تحفہ تمہیں بھیجا ہے، اسے قبول کرلو مردہ اسے حاصل کر کے خوش ہوگا اور دوسروں کو خوشخبری سنائے گا اسکے پڑوسیوں میں جس کیلئے کوئی ھدیہ نہیں بھیجا گیا ہوگا وہ یہ سن کر رنجیدہ اور مغموم ہوگا۔

(۲۲) مسند امام اعظم (ص ۱۸۶): رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرتا ہے تو اللہ اس کی بدعملی کو جانتا ہے مگر لوگ اس کو بھلائی سے یاد کرتے ہیں تو اللہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میں نے اس بندہ پر اپنے بندوں کی شہادت قبول کی اور معاف کردیئے وہ گناہ جو میرے علم میں ہیں۔

جاء الحق (ص ۲۷۰): کتاب یازدہ مجلس میں ہے کہ غوث پاک بارہویں کے میلاد کے بہت پابند تھے۔ ایک بار خواب میں سرور کونین ﷺ نے فرمایا۔ عبدالقادر تم نے بارھویں سے یاد کیا ہم تم کو گیارھویں دیتے ہیں۔ (مفتی احمد یار خاں گجراتی)

(۲۳) شرح الصدور (ص ۱۲۹): آقائے دوعالم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی صدقہ نافلہ کرے تو اسے چاہئے کہ اس صدقہ میں اپنے والدین کو بھی شریک کرے تو ان کو بھی ثواب ملے گا اور اس صدقہ کرنے والے کے اجر میں بھی کمی نہ ہوگی اور فرمایا کہ والدین کے ساتھ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو ان کیلئے بھی پڑھ لیا کرو اور جب تم روزہ رکھو تو ان کے واسطے بھی رکھو اور جب تم صدقہ وخیرات کرو تو ان کے نام بھی کر دیا کرو۔

(۲۴) مشکوٰۃ (ص ۴۳۱): حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بندے کے دونوں ماں باپ یا ان میں سے ایک فوت ہو چکا ہو اور ان کا نافرمان ہو وہ ان کے لئے دعا کرے اور ان کے حق میں استغفار کرے تو اللہ اس کو فرمانبردار لکھ دے گا۔

(۲۵) ب۔ ج ۲ (۱۰۰۳): فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی پاک ﷺ جب کوئی بکری ذبحہ فرماتے تو اس سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کیلئے صدقہ ادا فرماتے اور ان کی سہیلیوں کو پہنچاتے۔ (مشکوٰۃ/۵۸۹۶۔ ب۔ ج ۳۔ ۹۴۲)

انوار ساطعہ ص ۱۴۵: حاشیہ خزینۃ الروایات میں ہے کہ حضور ﷺ نے امیر حمزہ کیلئے تیسرے اور ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ بعد اور سال بھر بعد صدقہ دیا۔ (مسلک امام ربانی۔ ص ۱۳۸)

(۲۶) سراجاً منیراً۔ص ۷۷ (از ابراہیم سیالکوٹی) : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص سب مومن مردوں مومن عورتوں کیلئے ہر روز پچیس یا ستائیس دفعہ بخشش مانگتا ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے۔ جن کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور اہل زمین کو ان کی برکت سے رزق ملتا ہے۔ (حصن حصین ص ۵۶)

(۲۷) انوار شریعت / ج ۱۵ (ص ۴۶۳) : فتاویٰ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ میں ایک حدیث ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم بن محمد کی وفات کا تیسرا دن تھا کہ ابوذر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ان کے پاس سوکھے چھوہارے اور اونٹنی کا دودھ اور جو کی روٹی تھی۔ ان چیزوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی اور یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَھُوَ لَھَا اَھْلٌ ۔ پھر اپنے ہاتھ اُٹھائے اور چہرہ مبارک پر پھیرے۔ پھر ابوذر کو فرمایا۔ ان چیزوں کو تقسیم کر دو اور ان کا ثواب میرے فرزند ابراہیم کو پہنچے۔ (کتاب شرح برزخ ص ۱۰۱/ محدث ابوسعید سلمی۔ فتاویٰ روز جزئی۔ ملا علی قاری)

(۲۸) م۔ج ۳۔ ۱۶۹۵ : ابو عامر زخمی تھے۔ انہوں نے ابوموسیٰ سے کہا کہ اے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جا کر میرا سلام کہنا اور عرض کرنا ابو عامر کہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔...... ابوموسیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عامر کا حال بیان کیا اور عرض کیا کہ ابو عامر درخواست کر گئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور

دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا: ''الٰہی عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما۔''

(۲۹) مدارج النبوۃ ج ۲۔ص ۸۱۶ : حضور ﷺ نے فرمایا جو میت کے سرہانے موجود ہو وہ اچھی دعا مانگے۔اس لئے کہ اس وقت جو دعا مانگی جاتی ہے۔فرشتے آمین کہتے ہیں۔حضور ﷺ نے ام سلمہ کے شوہر کی وفات پر انہیں یہ دعا سکھائی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ عُقْبۃً حَسَنَۃً۔اے خدا انہیں اور مجھے بخش دے اور میری عاقبت کو اچھی عاقبت بنا۔

(۳۰) مدارج النبوۃ۔ج ۲۔ص ۸۱۶ : جب ابو سلمہ نے وفات پائی حضور ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور تعزیت فرمائی اور دعا فرمائی۔

(۳۱) مدارج النبوۃ۔ج ۲/ص ۶۳۷: حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس دن نجاشی نے وفات پائی۔نبی ﷺ نے فرمایا۔آج تمہارے بھائی مرد صالح اصحمہ نے وفات پائی۔اُٹھو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو اور اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو۔

(۳۲) مدارج النبوۃ/ج ۲۔ص ۲۲۹ : حضور اکرم ﷺ نے ام سعد سے ان کے بیٹے کی شہادت پر تعزیت کی اور ان کے لئے دعا کی۔

(۳۳) مدارج النبوۃ/ج ۲۔ص ۳۶۲ : حضور ﷺ حضرت جعفر کی شہادت پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔حضرت جعفر کے بچوں کی دلجوئی اور دلداری فرمائی اور جعفر کیلئے دعائے خیر فرمائی۔

(۳۴) مدارج النبوۃ۔ج ۲۔ص ۴۸۷: صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے سیدہ رقیہ

کی وفات پر تعزیت کی۔

(۳۵) مدارج النبوۃ۔ ج ۲، ص ۲۲۶ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنولحیان کی طرف جاتے ہوئے جب تیزی کے ساتھ اس مقام میں پہنچ گئے۔ جہاں (سریہ رجیع) کے مسلمانوں کو شہید و اسیر کیا گیا تھا۔ ان کیلئے استغفار کے بعد دعائے خیر فرمائی۔

(۳۶) مدارج النبوۃ ج ۱۔ ص ۷۰۳: حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کیلئے دعا فرماتے اور کلمہ ایمان پر ثابت رہنے کی تلقین فرماتے، منکر و نکیر کے سوال و جواب سکھاتے اور اس کی قبر پر مٹی وغیرہ ڈال کر تیار کرتے۔ حصول روح و راحت کے بموجب اور رحمت و مغفرت کے نزول کی خاطر سلام و دعا سے مخصوص فرماتے۔

(۳۷) مشکوٰۃ باب عذاب قبر/فصل ثالث، پہلی حدیث : قبر پر تکبیر اور تسبیح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(۳۸) شرح الصدور ص ۱۹۳ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی زیارت کی اور کہا کہ اے اللہ تیرا بندہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتا ہے کہ یہ شہداء ہیں اور جس نے ان کی زیارت کی یا ان کو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ" کی تو یہ قیامت تک اس کا جواب دیتے رہیں گے۔

(۳۹) مدارج النبوۃ۔ ج ۲۔ ص ۲۳۵ : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہداء اُحد کی قبور پر زیارت کے واسطے تشریف لاتے اور ان کو سلام کرتے۔ (شرح الصدور ص ۱۹۳)

(۴۰) ابن ماجہ ج ۲/ ۴۹۲ : ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میرا باپ فوت ہو گیا ہے۔ اس نے مال بھی چھوڑا ہے لیکن کوئی وصیت نہیں کی۔ کیا اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو یہ کفارہ ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۴۱) موطا امام مالک (اردو) ص ۴۹۳ : عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری کی والدہ محترمہ نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا پھر اس بات کو صبح پر ملتوی کر دیا اور رات کو فوت ہوگئیں اور انہوں نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تھا، عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ اگر ان کی جانب سے آزاد کیا جائے تو انہیں فائدہ دے گا۔ قاسم نے فرمایا کہ حضرت سعد بن عبادہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے تھے کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ میں ان کی طرف سے غلام آزاد کردوں تو کیا انہیں نفع دیگا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

(۴۲) حاشیہ موطا امام مالک/ص ۴۹۶ : حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ (طبرانی اوسط)

(۴۳) غنیۃ الطالبین ص ۳۴۲ : حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پاک کی تلاوت اور اوراق دیکھ کر کی اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ سے عذاب ہلکا کر دیتا ہے خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

باب۲ کھانا، شیرینی، صدقات سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے

(۱) مشکوٰۃ۔۵۵۹۷: حضرت جابر غزوہ خندق کے دن کچھ تھوڑا کھانا پکا کر حضور ﷺ کی دعوت کی۔ حضور ﷺ ان کے مکان میں تشریف لائے۔ آپ کے سامنے گوندھا ہوا آٹا پیش کیا گیا تو اس میں لعاب مبارک ڈالا اور دعائے برکت کی۔ (ب۔م۔ج۳۔۶۱۲)

(۲) مشکوٰۃ۔۴۵۹۴/ جمال مصطفٰے (حکیم محمد صادق سیالکوٹی۔ص۴۳۲):

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ پہلا پھل دیکھتے تو اس کو دربار رسالت میں نذرانہ پیش کرتے تو جب حضور ﷺ پھلوں کا نذرانہ قبول فرماتے اور دعائے خیر فرماتے۔ اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ پھر چھوٹے بچوں کو بلاتے اور یہ نذرانہ ان میں تقسیم فرماتے۔ (مسلم ج۱ص۴۴۲، ابن ماجہ ص۲۴۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی ج۲/ص۱۳۸۱)

(۳) ب۔ج۱۔۱۴۰۳ : حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جب کوئی جماعت صدقہ لیکر آتی تو آپ فرماتے۔ اے اللہ آل فلاں پر اپنی رحمت نازل فرما۔ چنانچہ اسی طرح میرے والد ماجد حاضر خدمت ہوئے تو کہا۔ اے اللہ آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔ (ب۔۳۔۱۲۵۸)

(۴) مشکوٰۃ (۵۶۳۰) : ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کرانی چاہی تب رسول اللہ ﷺ نے دستر خوان بچھوایا اور فرمایا لے آؤ جو کچھ کسی کے پاس کھانا بچا ہوا ہے۔

سب لوگ چیزیں لے آئے تو حضور ﷺ نے سامنے رکھ کران پر دعا کی۔تمام لشکر کھاچکا لیکن پھر بھی بچ رہا۔(ب۔م)

(۵)مشکوٰۃ[۵۶۳۱] : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ایک بار کھانا کھجور اور گھی اور اقد کا مرکب بنایا ہوا تھا اور وہ حضور ﷺ کو بھیجا۔حضور ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا اور اس میں بہت برکت ہوئی۔(ب۔م)

(۶)ب۔ج ۳ [۳۴۸] :ایک دفعہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے چند روٹیاں جویں کی پکا کر دوپٹہ کے پلہ میں باندھیں آخر حضرت ﷺ نے ان روٹیوں کو تڑوایا ملیحدہ کی طرح جو اس کے برتن میں گھی لگا ہوا تھا وہ اس میں ٹپکایا پھر حضرت ﷺ الفاظ قسم دعا سے اس پر پڑھے۔پھر لوگوں کو کھلانا شروع کیا سب نے پیٹ بھر کر کھایا لیکن کھانا پھر بھی بچ رہا۔(ب۔ج۳/۱۵۹۲۔مشکوٰۃ ۵۶۲۶۔م۔۳۔۶۱۳)

◆غنیۃ الطالبین : تھوڑا کھانا بکثرت لوگوں کیلئے کافی ہو جانا حضور ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔

(۷)مشکوٰۃ۔ص ۱۹۵ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا بندہ جب اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اسے شرم آتی ہے اس کو خالی ہاتھ واپس فرمائے۔(ترمذی۔ ابوداؤد۔بیہقی،بحوالہ گیارہویں شریف ص ۲۶۔مرادآبادی)

(۸)مشکوٰۃ[۵۶۵۱] : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھوڑی سی کھجوریں لایا یعنی ۲۱ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خدا سے ان میں برکت کی دعا فرما دیجئے۔آپ ﷺ نے ان کھجوروں کو ہاتھ میں لے لیا اور

پھر برکت کی دعا فرمائی۔(ترمذی)

(۹) ب۔ج ا/۲۳۰۹ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں اعلان کردو کہ وہ اپنا بچا ہوا سامان لیکر آئیں۔اس کیلئے ایک دستر خوان بچھایا پھر اس دستر خوان پر تمام توشہ رکھ دیا گیا۔رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور برکت کی دعا فرمائی۔پھر لوگوں کو ان کا برتن لیکر بلایا تو لوگوں نے لپ بھر کر لینا شروع کیا۔جب لوگ چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

فائدہ : کھڑے ہو کر دعا کرنا اور عظمت رسول بیان کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

(۱۰) ب۔ج ا/۲۴۱۷ : حضرت جابر بن عبداللہ کے والد شہید ہو گئے اور ان پر قرض تھا۔حضرت جابر بن عبداللہ وہ قرض ادا نہیں کر سکتے تھے۔انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کی۔حضور ﷺ نے فرمایا: کہ میں تمہارے پاس آؤں گا۔جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ تشریف لائے اور کھجور کے درخت کے پاس گھومے اور اس کے پھل میں برکت کی دعا کی۔پھر میں نے ان پھلوں کو توڑا اور قرض خواہوں کے حقوق ادا کر دیئے اور میرے پاس اس کا پھل باقی بچ گیا۔

(۱۱) ب۔ج ۲/۲۳۴ : رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ وہ اپنا بچا ہوا توشہ ہمارے پاس لے آئیں۔آپ نے دعا فرمائی اور اللہ سے برکت طلب کی اور ان کے ناشتہ دان منگوائے اور لوگوں نے ان کو بھرنا شروع کیا۔جب لوگ اپنا ناشتہ دان بھرنے سے فارغ ہو گئے تو آپ فرمایا کہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۱۲) ب۔ ج ۳/۱۲۸۴: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لیکر آتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ۔ یعنی اے اللہ اس پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد ماجد صدقہ لیکر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا۔ اے اللہ ابی اوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔

مکتوبات شریف دفتر دوم : بخاری شریف کتاب اللہ کے بعد تمام کتابوں سے صحیح ہے۔ (مکتوب نمبر ۱۵۰)

(۱۳) مدارج النبوۃ ج ۱/ص ۷۶۶ : حضرت عثمان آٹا، میدہ گھی اور شہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے برکت کی دعا فرمائی اور دیگچی منگائی اور آگ پر رکھی اور حلوہ تیار کر کے صحابہ کو کھلایا۔

(۱۴) بہشتی زیور۔ چھٹا حصہ ص ۶۴ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ جو شخص اس روز (یوم عاشورہ) اپنے گھر والوں پر خوب کھانے پینے کی فراغت رکھے سال بھر تک اس کی روزی میں برکت ہوتی ہے۔ جب اتنا کھانا گھر میں پکے تو اس میں سے اللہ کے واسطے بھی غریبوں کو دے۔

(۱۵) انوار شریعت ج ۱۵/ص ۴۶۳ : ابن ابی الدنیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھانا رکھ کر فاتحہ دیتے اور فرمایا کرتے کہ یا اللہ اس کا ثواب مردوں کو پہنچا دیجئے۔

(۱۶) ب ج ۳/۴۷۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں چنانچہ آپ ہر شخص کو سات کھجوریں عطا فرمائیں۔ مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائی گئیں۔

(۱۷) ب۔ج ۳/ ۴۰۶، ۴۰۷ : ابو عثمان نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے سات کھجوریں ملیں۔

(۱۸) سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے نبی پاک نے ارشاد فرمایا تو آیۃ الکرسی سے کہاں غافل رہا تو کھانے اور سالن پر آیت الکرسی پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کھانے اور سالن میں برکت بڑھادے گا۔ (تفسیر درمنثور ص ۳۲۳۔ از علامہ سیوطی)

کھانے کی اشیاء سامنے رکھ کر دعا کرنا

(۱) الشفاء (اردو) ج ۱ ص ۴۵۷ : حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی بغل میں چند روٹیاں لائے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور ان پر جو خدا کو منظور ہوا وہ پڑھا اور کثیر لوگوں کو پیٹ بھر کر کھلا دیا۔

(۲) الشفاء (اردو) ج ۱ ص ۴۵۷ : حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہِ رسالت میں مٹھی بھر آٹا پیش کیا گیا تھا آپ نے وہ آٹا مختلف برتنوں میں پھیلا دیا اور جو خدا نے چاہا وہ اس پر پڑھا اور تمام حاضرین نے کھایا۔

(۳) الشفاء (اردو) ج ۱ ص ۴۶۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ توشہ دان میں کچھ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ عرض گزار ہوئے کچھ کھجوریں ہیں۔ فرمایا میرے پاس لے آؤ۔ جب میں نے توشہ دان پیش کردیا تو آپ نے مٹھی بھر کھجوریں نکال لیں، انہیں پھیلایا اور دعائے برکت کی۔

(۴) الشفاء (اردو) ج ۱ ص ۴۶۳ : حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبحہ کر کے بارگاہ رسالت میں پیش کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت میں سے خود تناول فرمایا اور باقی گوشت حضرت خالد کے ڈول میں ڈال کر برکت کی دعا فرمادی۔

(۵) الشفاء (اردو) ج ۱ ص ۴۶۴ : ایک مرتبہ ام سلیم نے ایک پرات حلیسہ (حلوہ) تیار کر کے بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔ اس کھانے پر حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست رحمت پھیرا اور جو کچھ خدا نے چاہا وہ پڑھا اس کے بعد لوگوں نے کھانا شروع کردیا۔

الشفاء (اردو) ج ا ص ۴۶۴ : قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ یہ اکثر احادیث صحیح ہیں اوران احادیث کے مفہوم پر دس سے زیادہ صحابہ کرام متفق ہیں اور کئی گنا تابعین نے ان احادیث کی حضور ﷺ سے روایت کی ہے۔

اصحابِ رسولُ اللہ ﷺ کا طریقۂ ایصالِ ثواب

(ا) مشکوٰۃ [۲۳۸۳] : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھائی نے اپنی بہن کی وفات کے بعد اس کی مانی ہوئی نذر حضور کی اجازت سے پوری کی۔ (ب۔م)

(۲) مدارج النبوۃ۔ ج ا/ص ۲۸۵ : حضرت مولا علی شیر خدا حیدر کرار حضور اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد آپ کی طرف سے قربانی دیتے تھے۔

(۳) مشکوٰۃ باب فی الاضحیہ: حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو دنبے قربانی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول کریم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ ان کی طرف بھی قربانی کیا کرو۔ لہٰذا ایک حضور ﷺ کی طرف سے کرتا ہوں حضور کے وصال مبارک کے بعد۔

(۴) شرح الصدور (ص ۲۸۸) : حضرت مالک بن دینار ہر جمعرات کو پابندی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھ کر ایصال ثواب کیا کرتے تھے۔

(۵) کتاب الروح [ص ۲۷] : امام بیہقی نے عثمان بن سورہ سے روایت کیا ہے کہ میری والدہ بہت ہی عابدہ صالحہ تھیں' لوگ ان کو راہبہ کہتے تھے۔ جب ان کا

انتقال ہو گیا تو میں پابندی کے ساتھ ہر جمعرات کو ان کی قبر پر زیارت کیلئے جاتا اور والدہ مرحومہ کیلئے ایصال ثواب کرتا۔

(۶) گیارہویں شریف : [ص ۲۴۔ از علامہ نعیم الدین مرادآبادی] بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کو اس کے حقائق و دقائق کے ساتھ بارہ سال پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ختم کے روز ایک اونٹ ذبح فرما کر بہت کثیر کھانا پکوایا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلایا۔ (تفسیر فتح العزیز فارسی ص ۸۶)

(۷) مدارج النبوۃ / ج ۲، ص ۷۳۴ : فرشتہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے دن اہل بیت سے تعزیت کی۔

(۸) مدارج النبوۃ۔ ج ۲۔ ص ۷۳۴ : حضرت خضر علیہ السلام نے حضور کے گھر والوں سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر تعزیت کی اس کے راوی حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں۔

(۹) نشر الطیب، ص ۲۲۵ : ابن ابی الدنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی وفات کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کا تعزیت کیلئے اصحاب کے پاس آنا اور ان کا رونا روایت کیا ہے۔ (اشرف علی تھانوی)

(۱۰) شرح الصدور [ص ۱۹۳] : حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم بھی ہر سال شہداء اُحد کی قبور پر تشریف لاتے اور ان کے پاس دعا فرماتے۔

اس حدیث سے ہر سال اہل اللہ کا عرس منانا سنت صحابہ اور سنت حضرت فاطمہ ثابت ہوا۔

(۱۱) ملفوظات [شاہ شرف الدین یحییٰ منیری]: حضور ﷺ کے وصال شریف کے گیارہ دن بعد جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو بارہویں دن آپ نے بہت سا کھانا پکوایا تاکہ اس کا ثواب حضور ﷺ کی روح کی نذر کریں۔ جب تمام مدینہ منورہ میں اس کا چرچا ہو گیا تو لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ آج کیا ہے۔ جن کو معلوم تھا وہ فرماتے تھے۔ ''الیوم عرس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم''۔

(۱۲) موطا امام مالک ص۲۰۲ [باب دعا کے بارے میں روایات] سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ مرنے کے بعد آدمی کا درجہ اس کی اولاد کی دعا سے بلند کر دیا جاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

(۱۳) موطا امام مالک [۴۹۳]: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر بحالت خواب ہی وفات پا گئے تھے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف سے کتنے ہی غلام آزاد کئے۔

(۱۴) م۔ ج۳ [۲۸۱۰]: ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے مجھ سے فرمایا۔ اے بھانجے لوگوں کو (قرآن کریم میں) حکم دیا گیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیلئے دعائے مغفرت کریں مگر انہوں نے صحابہ کو بُرا کہا۔

(۱) م۔ ج۳ [۱۰۶۹]: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں عورتیں (تعزیت کیلئے) جمع ہوتیں۔

باب۳ دن مقرر کرنا

(۱) حضرت ابن عباس کی روایت کے مطابق شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو مسلمانوں کی ارواح مقدسہ اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتی ہیں اور اپنے وارثوں سے کہتی ہیں، کہ ہمارا کوئی ہے جو ہمیں یاد کرے یا ہم پر رحم کھائے۔

(روزنامہ جنگ ۱۶ مئی ۱۹۸۴ء "شب برات ایڈیشن" تحریر ارشاد تھانوی)

(۲) غنیۃ الطالبین [۳۴۰] : حضور ﷺ نے فرمایا کہ سنو رجب حرمت والے مہینوں میں سے ہے، اس مہینے میں اللہ نے نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار کرایا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ اللہ نے ماہ رجب میں نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے کا حکم دیا۔

(۳) غنیۃ الطالبین [۳۴۱] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رجب کے پہلے جمعہ کی رات سے غافل نہ رہنا کیونکہ یہ رات ایسی ہے کہ فرشتے اس رات کو لیلۃ الرغائب (مقاصد کی رات) کہتے ہیں۔

(۴) ب۔ج ۳۔[۱۲۷۰] : ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ہمارے لئے بھی کوئی دن مقرر فرمادیجئے۔ تاکہ ہم بھی آپ سے علم سیکھ سکیں۔ آپ نے فرمایا فلاں فلاں دن میں فلاں فلاں جگہ پر حاضر ہو جایا کرو۔

(۵) خصائص الکبریٰ : [حصہ دوم ص ۵۷۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ پیر کے دن روزہ کبھی ترک نہ کرنا کیونکہ میں پیر کے دن

پیدا ہوا۔ پیر کے دن ہی مجھ پر وحی نازل ہوئی اور پیر کے دن میں نے ہجرت کی اور پیر کے دن ہی میرا وصال ہوگا۔

(۶) **غنیۃ الطالبین** : [ص۳۴۳] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوشنبہ (سوموار) ایسا دن ہے کہ اس دن میں پیدا ہوا۔

(۷) **موطا امام مالک** [ص۱۲] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے دنوں میں سب سے بہتر دن روز جمعہ ہے۔ اس دن حضرت آدم پیدا ہوئے اور اس دن ان کی روح قبض کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت ہونی ہے۔ لہٰذا مجھ پر اس دن درود کثرت سے پڑھو کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۱/ص۵۷۰)

(۸) **ب۔ ج۲/۲۰۶** : حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو جمعرات کے دن نکلے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات پسند کرتے تھے کہ سفر کیلئے جمعرات کو نکلا جائے۔

(۹) **شرح الصدور** (۲۴۴): حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم سب کے اعمال اللہ کے دربار میں ہر دوشنبہ اور جمعرات کو پیش ہوتے ہیں اور ہر جمعہ کو انبیاء کرام اور والدین کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں۔ (عوارف المعارف ص۵۲۸۔ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۰) **ادب المفرد** (ص۴۵، ۶۹۱): اللہ کریم نے لوگوں کے اعمال اپنی بارگاہ میں پیش فرمانے کیلئے جمعرات کی شام اور جمعہ کی رات مقرر فرمائے ہیں۔

(۱۱) **ابن ماجہ** [ج۲/۱۸۰۶] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعرات اور پیر

کو اللہ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے سوائے باہم لڑنے والوں کے۔

(۱۲) مشکوٰۃ [۱۲۷۶] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو وفات پائے وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔

(۱۳) مشکوٰۃ [۱۲۷۸] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی رات روشن رات اور جمعہ کا دن چمکتا دن ہے۔

(۱۴) م۔ج ۳ [۱۸۲۵] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ہر ایماندار بندہ کی مغفرت کردی جاتی ہے ہاں اس بندہ کو نہیں بخشا جاتا جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو۔

(۱۵) م۔ج ۳ (۲۱۳۹) : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ کبھی کسی خانہ خدا میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور اس کے درس و تدریس میں مشغول ہوں تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے پاس والوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

(۱۶) مشکوٰۃ [۱۹۵۶] : یوم عاشورہ پر حضور ﷺ نے یہودیوں کو روزہ رکھتے دیکھا تو ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی اور دریا کو پھاڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی کہا کہ روزہ رکھو اور فرمایا کہ تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حقدار ہیں۔

(۱۷) ب۔ج ۲ [۱۰۱۳] : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔ (عاشورہ کے دن دسواں اور رات گیارہویں ہوتی ہے)

(۱۸) غنیۃ الطالبین [ص ۳۳۶]: حضرت خالد بن معدان نے فرمایا کہ..... ایک شخص عاشورہ کی رات قیام کرے اور دن کو روزہ رکھے۔ اللہ اس کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

(۱۹) مشکوٰۃ [۱۹۳۰] : ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ عاشورہ کے دن کا روزہ باقی روزوں کی نسبت زیادہ اہتمام سے رکھتے تھے۔ (ب، م)

(۲۰) مشکوٰۃ [۱۹۳۱]: ابن عباس کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس دن کے روزے کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس دن کی تو یہود و نصاریٰ عظمت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر زندہ رہا میں اگلے سال تک تو روزہ رکھوں گا نویں تاریخ کا بھی۔ (م)

(۲۱) مدارج النبوت [ج ۲ ص ۱۲۳] : یوم عاشورہ کا ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ اس سے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲) غنیۃ الطالبین [۳۴۳]: حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ روشن رات روشن دن یعنی جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن اپنے پیغمبر پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

(۲۳) غنیۃ الطالبین [ص ۳۶۲] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر فضیلت والی راتوں میں روشن دنوں میں جمعہ کے دن اور اس کی رات میں کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرو۔

(۲۴) غنیۃ الطالبین [ص ۳۶۲]: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جمعہ کی رات میں تمام مسلمانوں کو بخش دیتا ہے۔

(۲۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ماہ حرام کے جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے روزے رکھے تو اللہ اس کے لئے سو سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۳۲۵)

(۲۶) غنیۃ الطالبین [ص ۴۵۸] : پیر اور جمعرات کو بندہ کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔

بعض بزرگان ملت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے پاس بندوں کے اس مقررہ رزق کا فضل اور ہے۔ جس سے سوائے اس شخص کے جو جمعرات کی شام یا جمعہ کے دن سوال کرے کسی اور کو کچھ نہیں دیا جاتا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۴۴۱)

(۲۷) غنیۃ الطالبین [ص ۳۶۳] : شب جمعہ جنت میں بھی باقی رہے گی کیونکہ اس دن میں اللہ کا دیدار واقع ہوگا اور شب جمعہ دنیا میں قطعی اور یقینی طور پر متعین و معلوم ہے۔

(۲۸) مسند امام اعظم [ص ۱۰۳] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب سے فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ آج روزہ رکھیں۔

(۲۹) مسند امام اعظم [ص ۱۴۴] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی کوئی رات ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف تین مرتبہ نہ دیکھتا ہو اللہ مغفرت فرماتا ہے۔ اس شخص کی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

(۳۰) م۔ ج ۳ [۱۸۴۲] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر اس بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۴۵۸)

ارواحِ مؤمنین کا جمعرات کو گھر آنا

(۱) اشعۃ اللمعات (باب زیارت قبور) : بعض رواتیوں میں آیا ہے کہ میت کی روح آتی ہے اپنے گھر جمعرات کو، یعنی جمعرات کو روح اپنے گھر آ کر نظر کرتی ہے لوگ اس کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں یا نہیں۔

(۲) عوارف المعارف (باب ۵۶) : روایت کیا سعید بن مسیب نے رسول اللہ ﷺ سے۔ کہ روحیں مومنوں کی جاتی ہیں زمین کے برزخ میں جہاں چاہتی ہیں آسمان وزمین کے بیچ میں یہاں تک کہ ردکرے ان کو طرف بدنوں ان کے۔

(۳) تذکرۃ الموتی والقبور (قاضی ثناء اللہ) : ابن ابی الدنیا از مالک روایت کردکہ "ارواح مومنین ہرجا کہ خواہندمی روند"۔

(۴) روزنامہ جنگ (شب برات ایڈیشن ۱۶ مئی ۱۹۸۴ء۔ ارشاد الحق تھانوی) :

"حضرت ابن عباس کی روایت کے مطابق شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو مسلمانوں کی ارواح مقدسہ اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتی ہیں اور اپنے وارثوں سے کہتی ہیں، کہ ہمارا کوئی ہے جو ہمیں یاد کرے"۔

(۵) شرح الصدور (ص ۱۲۲، اردو۔ علامہ سیوطی) : قرآن پڑھنے والا (فوت ہونے کے بعد) اپنے گھر والوں کے پاس ہر روز ایک بار یا دومرتبہ آتا ہے اور ان کیلئے سربلندی اور بھلائی کی دعا کرتا ہے، اگر اس کی اولاد میں سے کوئی قرآن حفظ کرتا ہے تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اگر کوئی بُرا ہوتا ہے تو وہ اس پر افسوس کرتا ہے اور روتا ہے۔ (عبادہ بن صامت سے روایت ہے) یہ خبر حسن ہے، ابوموسیٰ مدنی۔

اس کو احمد بن حنبل اور ابوخیثمہ نے روایت کیا۔

(۶) کتاب الروح (ص ۱۲۵، اردو، ابن قیم) : طلحہ بن عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ "غابتہ" میں اپنے کھیتوں پر گیا، رات ہوگئی۔ آخر عبد اللہ بن عمر بن حرام کی قبر کے پاس ٹھہر گیا، میں نے قبر سے قرأت کی آواز سنی اس سے اچھی قرأت کبھی سنی ہی نہیں تھی۔ پھر میں نے یہ واقعہ رحمت عالم ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ عبد اللہ ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے ان کی روحیں قبض کر کے یاقوت زبرجد کی قندیلوں میں رکھ کر انہیں جنت کے درمیان لٹکا دیا ہے، راتوں کو روحیں آتی ہیں اور صبح کو اپنی جگہ چلی جاتی ہیں۔ (ابن مندہ)

اس حدیث میں روحوں کی سرعت حرکت کی صراحت ہے کہ وہ ذرا سی دیر میں عرش سے فرش تک فرش سے عرش تک پہنچ جاتی ہیں۔ اس وجہ سے امام مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ روحیں چھوڑی ہوئی ہیں جہاں چاہتی ہیں آتی جاتی ہیں۔

نیک کام کرنے کیلئے دن مقرر کرنا سنت صحابہ ہے

(۱) غنیۃ الطالبین (ص ۳۲۸): حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ آپ سال میں چار راتیں ہر کام سے خالی کر کے عبادت کیلئے مخصوص کرتے تھے۔ رجب کی پہلی، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، پندرہ شعبان۔

(۲) ب۔ج ۳[۱۱۷۸] : صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم کو جمعہ کے دن آنے کی بہت خوشی ہوتی تھی کیونکہ ایک بڑھیا ہر جمعہ کو چقندر پکا کر ہماری ضیافت کرتی تھی،

جمعہ کی نماز کے بعد ہم بڑھیا کے پاس جاتے تو اس کو سلام کرتے وہ ہمارے سامنے وہی کھانا پیش کرتی۔ اس لئے ہم بہت خوش ہوتے۔

(۳) ب۔ج ا[۷۰] : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو پنج شنبہ (جمعرات) میں وعظ سنایا کرتے تھے تو ان سے ایک شخص نے کہا کہ ابو عبدالرحمٰن ہمیں ہر روز وعظ سنایا کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہاری نصیحت کیلئے اس طرح وقت معین رکھتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نصیحت کیلئے وقت مقرر رکھتے تھے۔

(۴) ب۔ج ا[۲۳۹۲،۲۳۹۹] : حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے کیلئے اس دن کا انتظار کرتے جب حضرت عائشہ کی باری ہوتی اس سے ان کی غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی مقصود تھی۔ (ب۔ج ۲۔۹۶۱)

(۵) ب۔ج ۳ [۳۷۰] : حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت ہر جمعہ مبارک کو صحابہ کی ضیافت کیا کرتی تھی۔ اس سبب سے ہمیں بہت خوشی ہوتی۔ (باب کتاب الاطعمہ۔ کھانوں کا بیان)

(۵) مشکوٰۃ [کتاب العلم] : ابن عباس وعظ جمعہ کے دن کرتے تھے۔

(۶) م۔ج ۳ (۲۴۱۳) : صحابہ کرام بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سنایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا.... ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمیں روزانہ دو حدیثیں سنایا کریں فرمایا میں تمہیں تنگ دل نہیں کرنا چاہتا۔

(۷) م۔ج ۳[۲۴۱۱] : صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ "ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس سے یزید بن

معاویہ نخعی کا گزر ہوا ہم نے کہا کہ حضرت عبداللہ کو ہمارے ہاں آنے کی اطلاع کر دینا۔ یزید اندر آ گئے حضرت عبداللہ فوراً تشریف لائے اور فرمایا میں نے تمہیں تنگ دل کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ حضور بھی وعظ و نصیحت کو بعض دن ناغہ کر دیا کرتے تھے تا کہ ہم اکتا نہ جائیں۔"

(۸) راحت القلوب [ص ۱۹۳] : حاکم امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ ہر جمعہ کو سید الشہداء حضرت حمزہ کی قبر پر جاتی تھیں۔ نماز ادا کرتی تھیں اور روتی تھیں۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

(۹) راحت القلوب [ص ۱۹۳] : حضرت فاطمہ ہر دوسرے تیسرے دن شہدائے احد کی قبر پر جاتیں اور نماز پڑھتی تھیں اور دعا کرتی تھیں۔

❖ جمعہ کا دن دعاؤں کی قبول ہونے کیلئے ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۳۲۵)

اقوال و اعمال فقہاء اولیاء اللہ (عرس، گیارہویں اور فاتحہ)

(۱) ماثبت من السنہ [ص ۲۲۹، اردو]: بے شک ہمارے ملک (ہندوستان) میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد مشائخ میں متعارف ہے۔ اس طرح ہمارے شیخ سید موسیٰ الحسینی نے نقل کر کے لکھا ہے کہ امام عبدالوہاب متقی مکی بھی اسی تاریخ کو گیارہویں شریف کا ختم دلایا کرتے تھے۔

(۲) مکتوبات شریف [دفتر سوم، حصہ نہم ص ۱۷۴]: ختم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنانا اور خوشی کرنا بہت بابرکت ہے۔

(۳) ماثبت من السنۃ [اردو، ص ۳۲۱] : بعض متاخرین مغرب نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کسی بزرگ ولی اللہ کا وصال ہو اس دن ایصال ثواب میں برکت و نورانیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بہ نسبت دوسرے دنوں کے۔

(۴) زبدۃ النصائح [از شاہ ولی اللہ ص ۱۳۲] : دودھ چاول پر کسی بزرگ کی فاتحہ دی جائے ان کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکائیں اور کھائیں اور اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دی جائے تو مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے۔

(۵) فتاویٰ عزیزی [ص ۱۵۸] : اگر دودھ مالیدہ کسی بزرگ کی فاتحہ کیلئے ایصال ثواب کی نیت سے پکا کر کھلائے تو جائز ہے کوئی مضائقہ نہیں ..... اگر کوئی چیز کسی بزرگ کے نام پر فاتحہ کی جائے تو اس کا کھانا مالداروں کیلئے جائز ہے۔

(۶) فتاویٰ عزیزی [ص ۱۶۷] : جس کھانے پر حضرات حسنین کی نیاز کریں اس پر قل اور فاتحہ اور درود پڑھنا باعث برکت ہے۔ اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

(۷) فتاویٰ عزیزی [ص ۱۶۶] : شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ فاتحہ پڑھنا اور اس کا ثواب ارواح کو پہنچانا فی نفسہ جائز اور درست ہے۔

(۸) غنیۃ الطالبین [اردو] : فرض زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد نفل، خیرات ہر زمانے میں اور ہر وقت مستحب ہے خصوصاً برکت والے مہینوں اور دنوں میں اور بھی افضل ہے .... مثلاً رجب، شعبان اور رمضان کے مہینوں میں، عید کے ایام اور محرم کے دس دن صدقہ نفل ادا کرنے والوں کے مال میں خیر و برکت ہوتی ہے اور اس کے اہل و عیال امن امان اور آرام سے رہتے ہیں اس کے علاوہ آخرت

میں بڑا ثواب ملتا ہے۔

(۹) الانتباہ فی سلاسل اولیاء [شاہ ولی اللہ، ص ۱۰۰]: پھر دس بار درود پڑھیں اور پورا ختم کریں اور تھوڑی شیرینی پر ختم خواجگان چشت کی فاتحہ دیں پھر خدا سے دعا کریں۔

(۱۰) مدارج النبوۃ [ج ۲ ص ۳۲۰]: علماء کا عبادت بدنی کا ثواب میت کو پہنچنے میں اختلاف ہے اور عبادت مال میں نہیں ہے یہ بالاتفاق جائز ہے۔

علماء بیان کرتے ہیں شیخ عزالدین بن عبدالسلام کے اس جہاں سے رخصت ہونے کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھا۔ اس باب میں ان سے پوچھا کہ ہم مردوں کو ثواب پہنچانے کی نیت سے قرآن پڑھتے ہیں۔ کیا تمہیں پہنچتا ہے۔ فرمایا ہم دنیا میں اس کے خلاف فتویٰ دیتے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ پہنچتا ہے۔ (مدارج النبوت ص ۳۸۴ ج ۲)

(۱۱) فتاویٰ عزیزی [ص ۱۷۷]: سال میں دو مجلسیں فقیر کے مکان میں منعقد ہوا کرتی ہیں۔ مجلس ذکر وفات شریف اور مجلس شہادت حسین اور اس کھانے کی چیز پر فاتحہ پڑھا جاتا ہے۔

(۱۲) انوار شریعت [ج ۱۵، ص ۴۶۴]: علامہ نابلسی کتاب ''حدیقۃ الندیہ'' میں فرماتے ہیں کہ روبرو کھانا یا میوہ یا دیگر اشیاء ماکولات رکھ کر فاتحہ دینا اور بعد اس کو تناول کرنا جائز و مستحب ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اب تک اس پر عمل ہے..... پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ یہ فعل زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر

تمام مسلمانوں میں ہر زمانہ دہر ملک میں چلا آتا ہے۔

(۱۳) درمختار[کتاب الجنائز۔ص ۲۰۵]: سورۃ یٰسین واخلاص وتکاثر وغیرہ سورتیں پڑھ کر اور ثواب طعام ان کا میت کو پہچانا چاہئے۔

(۱۴) تفسیر عزیزی پارہ ۳۰ [سورۃ اذالسما انشقت وعین العلم] اس میں صاف صاف تحریر ہے کہ ششم وچہلم وغیرہ ایام میں فاتحہ دینا مستحب ہے اور ثواب کا کام ہے۔

(۱۵) راحت القلوب [ص۱۹۶]: اہل بقیع کی زیارت میں سنت یہ ہے کہ جب بقیع کے دروازے پر پہنچے تو مستحب ہے کہ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْر'' پڑھ کر دعا پڑھے..... اس سے پہلے یا اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب اہل مقبرہ کو ہدیہ کرے تو اہل مقبرہ کو ثواب ملے گا۔

(۱۶) شرح الصدور [ص۱۸۵]: ابوبکر بن سعید نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد دس بار یا سات بار پڑھ کر ثواب پہنچائے۔ اگر میت گنہگار ہے تو اس کی مغفرت ہوگی اور نیک ہے تو پڑھنے والے کو ثواب ملے گا۔

(۱۷) ملفوظات عزیزی [فارسی، ص۶۲] غوث پاک کے روضہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وقت اور شہر کے اکابرین جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور غوث پاک کی مدح میں قصائد اور منقبت پڑھتے اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار ہوتی ہے تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے۔

(۱۸) شامی، بحث قرأۃ للمیت [باب دفن]: جس قدر ممکن ہو قرآن مجید پڑھے سورۃ بقرہ کی اول آیات، آیت الکرسی، امن الرسول، سورۃ یس، سورۃ ملک، سورۃ تکاثر اور سورۃ اخلاص بارہ یا گیارہ یا سات یا تین دفعہ پڑھے پھر کہے یا اللہ جو کچھ میں نے پڑھا اس کا ثواب فلاں یا فلاں لوگوں کو پہنچا دے۔

(مسلک امام ربانی، ص ۱۳۹)

(۱۹) مکتوبات شریف [دفتر اول مکتوب نمبر ۸۹]: اب تم پر لازم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان سے دو اور ہر گھڑی دعا و صدقہ کے ذریعہ ان کی مدد کرتے رہو کیونکہ میت قبر میں ڈوبنے والے کی طرح ہے اور مردہ ہر وقت اپنے باپ ماں بھائی یا دوست کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے۔

(مسلک امام ربانی ص ۱۶۱)

(۲۰) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ [ص ۱۰۰/ شاہ ولی اللہ] جب کوئی حاجت پیش آئے وضو کرے اور بقبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے۔ لا ملجا ولا منجی من اللہ الا الیہ ......
بعد اس کے تین سو ساٹھ بار الم نشرح، پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے پھر دس دفعہ درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور تھوڑی شیرینی پر فاتحہ تمام خواجگان چشت کے نام سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے۔ اس طرح روز کرے، انشاء اللہ چند یوم میں مقصد حاصل ہوگا۔

(۲۱) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ [ص ۲۵، از شاہ ولی اللہ]: شاہ ولی اللہ لکھتے

ہیں کہ ایک وظیفہ کرنے کے بعد جوکہ جمعرات کو شروع کرے۔ پہلے حضرت غوث پاک اور سب مشائخ سلسلہ پہلے پچھلے سب کی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا ہے مشائخ نے۔

(۲۲) مکتوبات شریف [دفتر دوم۔مکتوب نمبر۱۴] :ستر ستر ہزار کلمہ طیبہ پڑھ کر خواجہ محمد صادق مرحوم اور اسکی ہمشیرہ ام کلثوم مرحومہ کی روحانیت کو بخشیں۔ دونسبتوں سے دعا فاتحہ مسئول مطلوب ہے۔

﴿﴾ مجدد صاحب کو اہل حدیث حضرات بھی مجدد وقت اور مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ ہفت روزہ اہل حدیث میں لکھا ہے۔(۱) مجدد الف ثانی... ..اس وقت کے علماء کرام کے امیر کارواں، ہندوسان کی ایک برگزیدہ ہستی مجدد وقت، حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کی دوربین نگاہوں نے اس کا جائزہ لیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث۔ص ۷، ۱۷فروری ۱۹۸۶)

﴿﴾ محدث [فروری ۱۹۸۴ء۔ص ۶۰] : آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے علمی تصنیف مکتوبات ہیں جو ۳ جلدوں میں ہیں۔آپ کے مکتوبات آپ کے علمی تبحر قطعی حجت ہیں۔(وہابی ماہنامہ)

(۲۳) مکتوبات شریف [دفتر دوم، مکتوب نمبر ۳۰] : دیگر یہ کہ آپ نے اپنے فرزندوں کی والدہ کے فوت ہونے کی خبر لکھی تھی۔انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر فاتحہ پڑھا گیا اور پڑھتے وقت قبولیت کا اثر مفہوم ہوا۔

(۲۴) مکتوبات شریف [دفتر اول مکتوب نمبر ۱۶۲] : آپ نے جو نیاز

درویشوں کیلئے روانہ کی تھی وہ مل گئی ہے اور اس پر سلامتی کیلئے فاتحہ بھی پڑھ دی گئی۔ (مسلک امام ربانی ص۱۶۲)

(۲۵) **فتاویٰ عزیزی** [اردو، ص۵۶] : بہت اشیاء ہیں مجلس عرس و مولود، اہل عرب سے معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ حضرت سید احمد بدوی کا عرس دھوم دھام سے کرتے ہیں۔ خاص کر علماء مدینہ امیر حمزہ کا عرس کرتے ہیں جن کا مزار اقدس احد پہاڑ پر ہے۔

(۲۶) **درثمین** [ص۷] : شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی ہر سال نبی کریم کے نام کی فاتحہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو دلایا کرتے تھے۔

(۲۷) **اخبار الاخیار** [ص۳۹۳، اردو] : خواجہ حسن ناگوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے جد امجد کا عرس کرتے تھے اور کھانا تیار کروا کر لوگوں کو کھلایا کرتے تھے۔ اہل ناگور بھی آپ کے جد امجد کے عرس پر چاول اور ساگ تیار کرتے تھے۔

(۲۸) **اشعۃ اللمعات** [باب زیارت قبور] : بعض روایتوں میں آیا ہے کہ میت کی روح آتی ہے اپنے گھر جمعرات کو یعنی جمعرات کو روح اپنے گھر آ کر نظر کرتی ہے کہ لوگ اس کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

❁ مرزا مظہر جان جاناں فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا، جہاں بہت سے اولیاء اللہ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر حضرت علی اور خواجہ اویس قرنی تشریف لائے تو سب اولیاء اللہ ان کے استقبال کیلئے گئے پھر یہ تمام باکمال بزرگ ایک نور کے حجرہ میں داخل ہوگئے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ایک شخص

نے کہا کہ آج حضرت غوث پاک کا عرس (گیارھویں شریف) ہے۔ یہ حضرات عرس کی تقریبات پر تشریف لے گئے ہیں۔ (کلمات طیبات (فارسی) ص ۷۸/ از شاہ ولی اللہ دہلوی)

(۲۹) فتاویٰ مظہری [ص ۴۳۸]: شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی فرماتے ہیں۔ ہمارے عرف میں گیارھویں اس ایصال ثواب کو کہا جاتا ہے جو گیارہ تاریخ کو اہل اسلام غوث اعظم کی روح کیلئے کرتے ہیں۔

(۳۰) اخبار الاخیار [ص ۹۸] : شیخ امان اللہ پانی پتی گیارھویں دلاتے تھے۔

اقوال وافعال علمائے دیوبند (گیارھویں وفاتحہ)

(۱) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۱۰۷، اردو] :ایصال ثواب ہر روز درست اور موجب ثواب ہے کوئی تاریخ وقت شرع سے موقت نہیں۔ روز ولادت اور روز وفات بھی درست ہے۔ پس اگر کسی دن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل دیگر ایام کے جانے۔ ایصال ثواب میں اور کسی عوام کو بھی اس قسم کے ایصال میں ضرر نہ ہو۔ تو کچھ حرج نہیں۔ سب کے نزدیک درست ہے۔

(۲) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۱۰۲] : بلا تعین کھانا تقسیم کرنا یا دینا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ کرنا طعام کا کسی کے نزدیک ناجائز نہیں۔ ثواب اس کا میت کو پہنچتا ہے۔

(۳) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۱۰۵]: اگر بلا تعین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں یا کلمہ طیبہ اور ایصال ثواب اس کا کریں تو جائز ہے اکثر علماء کے نزدیک۔

(۴) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۱۰۶] : ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں توشہ کرنا درست ہے۔تبدیلی یوم طعام کیا کرے پھر کوئی خدشہ نہیں۔

(۵) شمائم امدادیہ [ص ۶۸] : عرس کرنا بھی جائز ہے کیونکہ حدیث مشکوٰۃ سے ثابت ہے۔

(۶) فیصلہ ہفت مسئلہ [حاجی امداد اللہ] : رہا تعین یوم یا تعین تاریخ تو یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ جو امر کسی خاص دن میں معمول رہا ہو۔اس وقت وہ یاد آجاتا ہے اور ضرور ہو رہتا ہے۔نہیں تو سالہا سال گزر جاتے ہیں کبھی خیال نہیں ہوتا، پس اس مصلحت کی بنا پر گیارہویں شریف اور اعراس وغیرہ کیلئے دن مقرر کیا جاتا ہے۔

(۷) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۱۰۲] : قرون ثلاثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔اس کی اصل شرع سے ثابت ہے۔

(۸) فتاویٰ رشیدیہ [ج ۱، ص ۴۷] : سالگرہ بچوں کی اور اس کی خوشی میں الطعام الطعام کرنے میں حرج معلوم نہیں ہوتا اور کھانا لوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے۔

(۹) فیصلہ ہفت مسئلہ [ص ۸] : پس یہ ہیئت مروجہ ایصال ثواب کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں شریف حضرت غوث پاک کی۔دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالانہ (عرس) وغیرہ اور توشہ عبدالحق رودلوی اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندر حلوائے شب برات و دیگر طریق ثواب کے اس قاعدے پر مبنی ہیں۔

(۱۰) ارواحِ ثلاثہ [ص ۶۰/ اشرف علی تھانوی] : شاہ عبدالعزیز کا معمول تھا کہ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالرحیم کے مزار پاک پر ہر سال کے بعد حاضری دیتے اور شرینی پر فاتحہ پڑھ کر تقسیم کرتے۔

(۱۱) مکتوب نمبر ۸۲ [عبدالقدوس گنگوہی] : پیروں کا عرس پیروں کے طریقے سے قوالی اور صفائی کے ساتھ جاری رکھیں۔

(۱۲) ارواحِ ثلاثہ [ص ۴۵۴/ اشرف علی تھانوی] : شاہ عبدالعزیز کا معمول تھا کہ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالرحیم صاحب کے مزارات پر سال بھر ایک مرتبہ تشریف لے جاتے، آپ کے مرید بھی ساتھ ہوتے اور وہاں جا کر فاتحہ پڑھتے فاتحہ کے بعد قرآن یا مثنوی کا وعظ ہوتا۔ پھر چنے، الائچی دانے یا اور کچھ تقسیم فرمادیتے۔

(۱۳) شمائم امدادیہ [ص ۶۸/ اشرف علی تھانوی] : جب مثنوی شریف ختم ہوگئی بعد ختم حکم شریعت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائیگی۔ گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت بٹنا شروع ہوا۔

(۱۴) شمائم امدادیہ [ص ۱۲/ حصہ اول] : اسی دن خدمت اشہر فقرائے زماں صاحب تمکین وعرفان مولانا سید قطب علی صاحب جلال آبادی قادری رحمۃ اللہ علیہ میں بتقریب فاتحہ والدہ صاحبہ حضرت ممدوح گیا تھا۔ حضرت سید صاحب موصوف بکمال عنایت واخلاق پیش آئے۔

(۱۵) فتاویٰ عزیزیہ [ص ۱۷۷] : مجلس شہادت حسین بروز عاشورہ یا اس سے دو ایک دن قبل ہوتی ہے۔ لوگ جمع ہوتے اور درود شریف پڑھتے ہیں اس

کے بعد جب فقیر آتا ہے تو لوگ بیٹھتے ہیں اور فضائل حسین کا ذکر جو حدیث میں ہے بیان کیا جاتا ہے۔ پھر ختم قرآن مجید کیا جاتا ہے۔ اور پنج آیات پڑھ کر کھانے کی جو چیز موجود ہوتی ہے۔ اس پر فاتحہ کیا جاتا ہے اور اس اثنا میں اگر کوئی ''خوش الحان'' شخص سلام پڑھتا ہے تو اہل مجلس اور فقیر کو بھی حالت رقت میں لاحق ہو جاتی ہے۔

(۱۶) شمائم امدادیہ [حصہ دوم ص ۷۰] : فرمایا کہ حنبلی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء (احیاء العلوم از غزالی) تبرکا ہوتی ہے۔ جب ختم ہوئی تبرکا دودھ لایا گیا اور دعا کے بعد کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے، طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے۔ اس زمانے میں لوگ انکار کرتے ہیں۔

(۱۷) ضمیمہ بہشتی زیور [ص ۸۲۔ دوسرا حصہ] : سلف صالحین کے موافق ایصال ثواب کریں وہ اس طرح کہ کسی رسم کی قید اور کسی دن کی تخصیص نہ کریں۔ اپنی ہمت کے موافق حلال مال سے مساکین کی خفیہ مدد کریں اور جس قدر توفیق ہو بطور قرآن مجید وغیرہ پڑھ کر اس کو ثواب پہنچا دیں۔

(۱۸) بہشتی زیور [چوتھا حصہ/ص ۴۸] : ماں باپ کے انتقال کے بعد اس کیلئے دعائے مغفرت و رحمت کرتا رہے۔ نفل عبادت اور خیرات کا ثواب انکو پہنچاتا رہے۔

(۱۹) فضائل درود شریف [ص ۳۲ / مولوی زکریا سہارنپوری] : علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ درود پاک کی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال

ثواب کیا جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے۔

(۲۰) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۱۶۱] : مردہ کو ثواب کھانے کا اور کلمہ تہلیل اور قرآن کا پہنچانا ہر روز بغیر کسی تاریخ کے درست ہے۔

(۲۱) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۱۶۹]: جس وقت میت کے مکان پر جمع ہوتے ہیں تو وہاں ۵۰۰ ۷ مرتبہ کلمہ پڑھ کر میت کو بخشنا جائز ہے۔ حدیث سے ثابت ہے۔

(۲۲) بہشتی زیور [حصہ اول ص ۶۰] مردے کیلئے دعا کرنے سے کچھ خیر، خیرات دیگر بخشنے سے اسی کو ثواب پہنچتا ہے۔

﴿﴾ جنگ [۱۶ فروری ۱۹۸۳]: سکھر ۲۲۔ فروری کو مولانا ابوالکلام آزاد کی یاد میں ایک تقریب منعقد ہوگی۔ جس میں ڈاکٹر خالد محمود سومرو اور دیگر مقررین خطاب کریں گے۔

﴿﴾ سوانح حیات [مولوی غلام رسول/ص ۱۲] : داتا گنج بخش علی ہجویری کا دودھ والا واقعہ تفصیلاً بیان کرنے کے بعد فرمایا ”جو لوگ دودھ جوگی کے پاس لے جاتے تھے اس واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ آئندہ جمعرات کو اس گاؤں کی تمام عورتیں سارا دودھ علی ہجویری صاحب کی نذر کرگئیں۔“

(۲۳) بہشتی زیور [چھٹا حصہ ص ۶۳] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جا کر مردوں کیلئے بخشش کی دعا مانگی ہے تو اگر اس تاریخ کو مردوں کو کچھ بخش دیا کرے چاہے قرآن مجید پڑھ کر چاہے کھانا کھلا کر چاہے نقد دیکر ویسے ہی دعائے بخشش کی کردے تو یہ طریقہ سنت کے موافق ہے۔

(۲۴) تحذیر الناس [ص ۳۸۔ (اردو) قاسم نانوتوی]: حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کا رنگ یکایک متغیر ہوگیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے

کہا اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا تو یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کا ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی میں ہی اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کی اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔

﴿﴾ **نوائے وقت** [۲۳ جنوری ۱۹۸۴ء] : دیوبندی فکر کے مولوی عبدالشکور دین پوری نے مطالبہ کیا ہے کہ خلفاء راشدین کے ایام (یوم صدیق اکبر، یوم عمر فاروق اعظم، یوم عثمان غنی، یوم علی المرتضیٰ) سرکاری طور پر منائے جائیں۔

(جنگ ۲۵ جنوری ۱۹۸۴ء)

﴿﴾ **نوائے وقت** [۱۴ فروری ۱۹۸۴ء] : شیخ الہند سوسائٹی گوجرانوالہ کے صدر حافظ گلزار احمد آزاد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ "یوم شبیر احمد عثمانی" سرکاری طور پر منایا جائے۔

﴿﴾ **پریس نوٹ** [۱۸ فروری ۔ ۱۹۸۴ء] : سیالکوٹ، مولوی محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کو پورا ایک سال ہونے پر ۱۷ فروری کو "یوم اسلم قریشی منایا گیا۔ شہر میں ہڑتال کی گئی اور ختم نبوت کانفرنس میں مولوی سرفراز گکھڑوی کے بیٹے مولوی زاہد الراشدی، ضیاء القاسمی، منظور چنیوٹی اور احسان الٰہی ظہیر نے خطاب کیا۔

﴿﴾ **دعوۃ الحق** [گل بادشاہ اکوڑہ خٹک] ص ۱۵ : کبھی کبھی عام اہل اسلام کے مزاروں پر جا کر موت یاد کرے اور فاتحہ پڑھ کر ان کو ثواب پہنچائے۔ (ہفت روزہ "الاعتصام" ۔ شوال ۱۳۸۷ھ)

اقوال واعمال علماء اہل حدیث (وہابی) (ایصال ثواب، فاتحہ)

(۱) صراط مستقیم [فارسی۔ص ۵۵] : پس امور مروجہ یعنی اموات کے فاتحوں اور عرسوں اور نذر و نیاز سے اس قدر امر خوبی میں کچھ شک و شبہ نہیں۔

(۲) سراجا منیرا [ص ۷۷/ ابراہیم سیالکوٹی] : یہ بندہ حقیر سراپا تقصیر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی خدائے تعالیٰ کے حسن توفیق سے سالہا سال سے عموماً ہر شب کو بوقت تہجد حدیث کی رو سے خاص خاص فوت شدہ اور زندہ احباب .....کیلئے دعائے مغفرت کرنے کے بعد ستائیس دفعہ حضرت نوح والا استغفار پڑھا کرتا ہوں کہ وہ بہت جامع ہے۔

(۳) صراط مستقیم [فارسی۔ص ۱۲۷/ مولوی اسماعیل دہلوی] : جب میت کو کچھ نفع پہنچانا مقصود ہوتو اسے کھانے پر ہی موقوف نہیں سمجھنا چاہئے اگر ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ صرف سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کا ثواب بہتر ہے۔

(۴) صراط مستقیم [فارسی۔ص ۱۱۱] : مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ "دوزانو بطور نماز بیٹھ کر چشتیہ طریقہ کے بزرگوں یعنی حضرت خواجہ معین الدین اجمیری اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہ حضرات کے نام کی فاتحہ پڑھ کر بارگاہ خداوندی میں ان بزرگوں کے توسط اور وسیلہ سے التجا کرے۔"

◈ روزنامہ جنگ لاہور [ص ۶ کالم ۵۔ ۱۲ جون ۱۹۸۲ء] : جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی درسگاہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں ختم بخاری شریف کی پُر وقار تقریب میں جامعہ کے ناظم .....رکن وفاقی مجلس شوریٰ پاکستان مولانا معین

الدین لکھوی نے خطاب کیا۔

﴿﴾ اہل حدیث حضرات بھی سالانہ کانفرنس مناتے ہیں۔ایک عظیم تاریخی یادگار اور ملک گیر "خواتین کانفرنس" ۲ اپریل ۱۹۸۴ء کو فیصل آباد میں منعقد ہو رہی ہے۔کیا آپ بھی شریک ہو رہی ہیں۔(ہفت روزہ اہل حدیث ص۲۔۱۷ فروری ۱۹۸۴ء)

(۵) ہدیۃ المہدی [ص ۳۸۔۶۱۔۱۰۷]: ہر بدنی و مالی عبادت کا ثواب، صدقہ و ختم قرآن کی طرح بخاری شریف کا ختم کا ثواب اموات کو پہنچتا ہے۔اور انہیں زندوں کے عمل سے نفع ہوتا ہے۔

﴿﴾ اگر کوئی اللہ کیلئے نذر دے اور اس کا ثواب بطریق ہدیہ نبی ولی یا کسی مسلمان کی روح کو پہنچائے جسے لوگ فاتحہ خوانی کہتے ہیں تو یہ جائز ہے۔

﴿﴾ حاشیہ تاریخ اہل حدیث [ص۱۱۰،۱۱۵] : مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ میں نے مصر میں عبدالوہاب شعرانی کی مسجد میں نماز مغرب ادا کی اور ان کے مرقد منور کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھی۔

(۶) قائداعظم کے یوم ولادت پر دیگر علماء کرام کے علاوہ احسان الٰہی ظہیر نے بھی خطاب کیا اور اس دن کو عید کی طرح منانا جائز قرار دیا۔(بحوالہ رضائے مصطفےٰ ربیع الآخر/جنوری ۱۹۸۵ء)

(۷) ماثبت من السنۃ : میں امام شافعی صاحب سے نقل کیا ہے کہ پانچ راتیں دعا کی قبولیت کی ہیں جمعہ کی رات،عید کی رات اور رجب کی رات اور نصف

شعبان کی رات۔ (فضائل رمضان ص ۶۸۔ از مولوی زکریا سہارنپوری)

(۸) محدث ص ۱۷ [اکتوبر، نومبر ۱۹۸۵ء] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا۔ اب تم قبروں کی زیارت کر سکتے ہو۔

(مسلم کتاب الجائز۔ باب زیارت قبور، مشکوٰۃ۔ ۱۶۶۵)

اب دیکھئے اس رخصت میں عورتوں کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ تاہم اس مسئلہ میں اہل علم کا اتنا اختلاف ضرور ہے کہ بعض تو اس رخصت میں عورتوں کو بھی شامل کرتے ہیں اور دوسرے عورتوں کیلئے قبروں کی زیارت کو منع نہیں کرتے البتہ مکروہ ضرور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امام ترمذی اس کا محاکمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ زائرات قبور پر اللہ کی لعنت کی وعید اس رخصت سے قبل کا معاملہ ہے جو آپ نے زیارت قبور کے سلسلہ میں دی پھر جب آپ ﷺ نے رخصت دے دی تو اس رخصت میں مرد اور عورتیں سب شامل ہیں۔"

(مشکوٰۃ ۱۶۶۶ باب زیارت قبور)
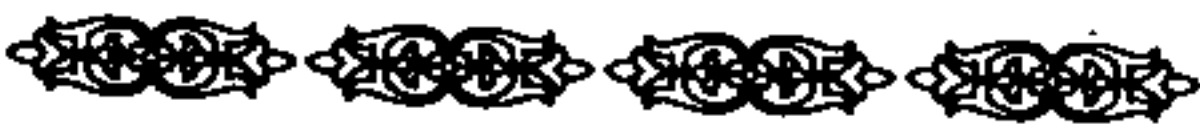
باب۴ فضائل وبرکات زیارتِ قبور وتعظیمِ قبور

انبیاء واولیاء کرام کے اعراس میں ایک اہم رکن مزارات انبیاء واولیاء کی زیارت اور وہاں سے برکات حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ کام اللہ کا حکم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان وصحابہ کرام کی سنت اور محدثین وفقہاء اولیاء اللہ کا طریقہ ہے۔

(۱) الحج [۳۲] : ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

(کنزالایمان)

مراد آبادی : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد بدنے اور ہدایا ہیں اوران کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ۔ خوبصورت اور قیمتی لئے جائیں۔

تفہیم القرآن: یعنی خدا پرستی کی علامات۔

نورالعرفان : مزاراتِ اولیاء شعائر اللہ ہیں ان کی تعظیم کرنا جائز ہے۔ عرس منانا بھی تعظیم اولیاء اللہ میں داخل ہے۔ تفسیر روح البیان میں فرمایا کہ بزرگوں کی قبریں بھی شعائر اللہ ہیں اور جن لوگوں کو اللہ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ سب شعائر اللہ ہیں۔ (نورالعرفان)

(۲) البقرہ [۱۲۵] : وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ۔ اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (کنزالایمان)

تفسیر کبیر : مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم نے کعبہ بنایا۔

ثابت ہوا کہ جس جگہ نبی کے پاؤں لگے اس کی تعظیم کروائی گئی اور وہاں سجدہ کرنے کیلئے جانا ثابت ہوا۔

مرادآبادی : اس مقام میں ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کا نشان تھا اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استحباب کیلئے ہے۔

ب۔ج ۲ [۱۶۰۰] : حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ نے میری اس بات سے اتفاق فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ طواف کے بعد مقام ابراہیم میں نماز ادا فرمائیں چنانچہ اس کے موافق یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳) البقرہ [۵۸] وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو۔ اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو زیادہ دیں۔ (کنز الایمان)

مرادآبادی : اس بستی سے مراد بیت المقدس ہے ....اس سے یہ معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے۔ (فتح العزیز)

اس لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے مولد و مزارات پر جا کر حاضر ہو کر استغفار و طاعت بجالاتے ہیں۔ عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے۔

﴿﴾ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہوں اور زبان سے (حطۃ) کلمہ توبہ استغفار کہتے جائیں۔

(م۔ج۳۔۲۳۹۴)

﴿﴾ اس بستی کی تعظیم کروائی گئی کیونکہ اس میں انبیاء کرام کے مزارات اور قدموں کے نشانات ہیں۔

﴿﴾ راحت القلوب[ص۲۴۷] : جیسا کہ شیخ محقق نے فرمایا ہے! زائر اس خیال سے کہ یہ سرزمین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے سرفراز ہوئی ہے۔ غافل نہ ہو قدم رکھنے اور اٹھانے میں وہ ہیئت اور سکون جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم رہا کرتی تھی ان سے موصوف رہے۔

(۴) النساء [۱۰۰] : وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہوگیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مرادآبادی: طلب علم، جہاد، حج، زیارت، اطاعت، زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کیلئے ترک وطن کرنا خدا اور رسول کی طرف ہجرت ہے۔ اس راہ میں مرنے والا اجر پائے گا۔

﴿﴾ راحت القلوب[۲۰۶] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرنا اور آپ کی مسجد شریف کی زیارت سے مشرف ہونا حج مقبول کے برابر ہے بلکہ قبولیت حج کا سبب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہماری زیارت کرے، مدینہ میں ہم اس کیلئے شفیع ہوں گے اور گواہ۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا وَّشَهِیْدًا۔

تفسیر عزیزی [سورۃ بقرہ/۲۶۳]: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کعبہ معظمہ بروز محشر میرے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُحَمَّدُ ﷺ کہے گا۔

موضح القرآن: وہ تمام سفر جو اللہ ورسول کی خوشنودی کیلئے کئے جائیں مثلاً حج، طلب علم و تصوف (اولیاء اللہ کے مزارات واعرس وغیرہ) وہ سب اس میں داخل ہیں۔

(۵) النساء [۶۴]: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ﷺ تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنزالایمان)

تفسیر مراد آبادی: اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے۔

تفسیر ابن کثیر و مدارک [راحت القلوب ص۲۲۶]: میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنے کو روتے اور سر پر خاک ڈالتے ہوئے قبر شریف پر گرادیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے استغفار فرمائیں، قبر

مبارک سے آواز آئی کہ جا تجھ کو بخش دیا گیا۔ (نشر الطیب ص ۲۷۹)

﴿﴾ اللہ کی بارگاہ میں عرض حاجت کیلئے جانا بھی جاء وک میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے۔ بعد وصال مقبولان حق کو "یا" کے ساتھ نداء کرنا جائز ہے اور مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اوران کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

﴿﴾ محمد بن حزب ہلالی کہتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ آیا تو نبی ﷺ کی زیارت کر کے آپ کے سامنے بیٹھا ہی تھا کہ یکا یک ایک اعرابی نے آ کر زیارت کی اور کہنے لگا۔ یا خیر الرسل ﷺ حق تعالیٰ نے آپ پر جو سچی کتاب نازل فرمائی ہے، اس میں یہ لکھا ہے کہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا .... میں آپ ﷺ کے پاس گناہوں سے بخشش کا طالب آیا ہوں۔ آپ میرے لئے استغفار کریں۔ یہ کہہ کر رونے لگا اور التجائیں کرنے لگا اس کے بعد خواب میں دیکھتا ہوں کہ آپ مجھ سے فرماتے ہیں اس شخص کو بلا کر خوش خبری سنادو کہ حق تعالیٰ نے میری شفاعت سے اس کے گناہ بخش دیئے۔ (راحت القلوب ص ۲۲۵/نشر الطیب ص ۲۷۹)

﴿﴾ حضور ﷺ کی مرقد منور کے نزدیک استغاثہ اور استبداد طلب کرنے کے اور مقصد کے پورا ہونے کے متعلق بہت سے آثار آئے ہیں۔ (راحت القلوب ص ۲۳۹)

(۲) المائدہ [۲] : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ .... اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی ..... (اشرف علی تھانوی)

نور العرفان : معلوم ہوا کہ دینی عظمت والی چیزوں کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔ شعائر اللہ میں خانہ کعبہ بزرگوں کے مزارات، قرآن شریف وغیرہ سب ہی

داخل ہیں بلکہ جس چیز کو اللہ کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے وہ بھی شعائر اللہ بن جاتی ہے۔ دیکھو حضرت حاجرہ کے قدم صفاء و مروہ پہاڑ پر پڑے تو وہ شعائر اللہ بن گئے۔

(۷) الکہف [۲۱] : قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِھِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْھِمْ مَّسْجِدًا۔ وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔ (از اشرف علی تھانوی)

مراد آبادی : جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور برکت حاصل کریں۔ (مدارک)

﴿﴾ بزرگوں کے قرب اور بزرگوں کے مزارات کے قریب برکت حاصل ہوتی ہے۔

﴿﴾ خصوصاً روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے تو اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ رسول خدا کی زیارت کی نیت تقرب الی اللہ ہے اور کونسا تقرب و توسل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچنے سے بڑھ کر ہوگا کیونکہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہ۔ جس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

﴿﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ۔ بیشک جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ (راحت القلوب ص ۲۴۳)

﴿﴾ غنیۃ الطالبین [ص ۴۳۰] حمزہ بن زیارت نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ یہ دونوں پیغمبر حضرت حسین کی قبر پر نماز پڑھ رہے ہیں۔

شیخ ابونصر نے بالاسناد ابواسار کے حوالہ سے بیان کیا کہ جعفر بن محمد نے جو قیامت تک آپ کیلئے اشک باری کرتے رہیں گے۔(غنیۃ الطالبین۔ص ۴۳۰)

زادالمعاد[ج ۳ص ۱۵۴]: خولان وفد حضور ﷺ خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا ”تمام احسان اللہ کا اور اس کے رسول کا ہے اور ہم آپ کی زیارت کے مقصد سے حاضر ہوئے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔تو نے میری خاطر سفر کیا جو بات کی تو جان لو تمہارے لئے اونٹ کے ہر قدم پر ایک نیکی ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا۔ جس نے مدینہ میں میری زیارت کی قیامت کو میرا پڑوسی ہوگا۔“

زیارتِ قبور سنّتِ رسول اللہ اور حکمِ مصطفےٰ ﷺ ہے

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قبروں کی زیارت موت کو یاد دلاتی ہے۔(مسلم)

زیارتِ قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔(وہابی ماہنامہ محدث، اکتوبر نومبر ۱۹۸۵ء)

(۲) ب۔ج ۳[۱۵۰۰]: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔

(۳) بخاری اور مسلم کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کرو۔(محدث اکتوبر، نومبر ۱۹۸۵ء)

(۴) مشکوٰۃ[۱۶۵۸]: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔منع کیا تھا تم کو قبروں کی زیارت سے پس اب زیارت کرو تم ان

کی۔ (مسلم/محدث نومبر ص ۱۷۔۱۹۸۵ء)

❖ لیکن بُرا کلمہ زبان پر نہ ہو۔ (مسند امام اعظم ۔ ۱۹۶)

(۵) مشکوٰۃ [۱۶۶۰] : بریدہ کہتے ہیں ... ل اللہ ﷺ مسلمانوں کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ۔

یعنی اے گھر والو! مومنو اور مسلمانوں تم پر سلامتی ہو۔ (مسلم)

(۶) مشکوٰۃ [۱۶۶۱] : ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں چند قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ ۔ (ترمذی ج ۱، ۱۰۴۲)

(۷) ب ۔ ج ۲ [۱۱۹۹]: نبی ﷺ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ مردوں کو پکارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔ (مشکوٰۃ ۳۷۷۲)

(۸) مشکوٰۃ [۱۶۵۹] : حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی پس آپ روئے اور ان لوگوں کو بھی رُلایا جو آپ کے گرد تھے۔ (مسلم)

(۹) مشکوٰۃ [۱۶۶۴] : فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرے یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی جمعہ کے دن تو بخشش کی جاتی ہے اس کے لئے اور لکھا جاتا ہے وہ نیکی کرنے والا ۔ (بیہقی / راحت القلوب ص ۲۲۸/ بہشتی زیور گیارہواں حصہ ص ۱۳۱)

(۱۱) مشکوٰۃ [۱۶۶۵] : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ (بہشتی زیور گیارہواں حصہ ص ۱۳۱)

(۱۲) شرح الصدور [ص ۱۷۳] : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک رات سیر کر رہا تھا تو میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا ایک سرخ ٹیلے کے قریب اس حال میں کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۶۵)

(۱۳) موطا امام مالک [ص ۴۰۸] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب کر لیا کرو لیکن بری بات نہ کہنا۔

(۱۴) م ج ۳ [۱۶۳۵] : حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کا عرش سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی خوشی میں جھوم گیا۔

(۱۵) مدارج النبوۃ ج ۲ [۷۵۶] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد ایسا ہوا جیسا کہ میری حیات میں زیارت کی۔ (راحت القلوب ص ۲۰۵)

(۱۶) راحت القلوب [ص ۲۰۶] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے استطاعت پائی اور میری طرف وہ نہ آیا اس نے یقیناً مجھ پر ظلم کیا۔ (مدارج النبوۃ ۔۲۔ ص ۷۵۶)

(۱۷) خصائص الکبریٰ [حصہ دوم اردو / ص ۵۹۶] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ

عیسیٰ بن مریم ضرور آسمان سے نازل ہوں گے اس کے بعد اگر وہ میری قبر پر آ کر "یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کہہ کر پکاریں تو میں انہیں ضرور جواب دوں گا۔

(۱۸) راحت القلوب [ص ۳۰] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے اور اس میں میری خواب گاہ ہے اور مدینہ میں میری بعثت اور اسی مقام پر ستر ہزار رحمت کے فرشتے اُترتے ہیں جن سے قبر شریف ڈھکی رہتی ہے۔

(۱۹) مدارج النبوۃ [ج ا/ص ۵۶۸] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود وسلام عرض کرتا ہے میں اسے خود سنتا ہوں۔

(۲۰) مؤطا امام مالک [ص ۵۸ (اردو)] : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبرستان کی طرف نکلے تو فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ ۔ اے اہل ایمان کی جماعت تم پر سلامتی ہو۔

(۲۱) مؤطا امام مالک [ص ۲۱۹۔ اردو] : حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے کپڑے پہنے اور باہر نکل گئے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا کہ آپ پیچھے جائیں تو وہ پیچھے گئی یہاں تک کہ آپ بقیع جا پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ بقیع والوں کیلئے دعا کروں۔

(۲۲) شرح الصدور [ص ۱۸۶] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد سے واپسی پر حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کی قبروں پر ٹھہرے اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے نزدیک زندہ ہو۔ تو اے لوگو ان سے ملاقات کرو اور

انہیں سلام کرو کیونکہ یہ قیامت تک جواب دیتے ہیں۔

(۲۳) ریاض الصالحین باب زیارت قبور [ج ا/۵۸۷۳] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ۔ (ترمذی۔حسن)

(۲۴) مسند امام اعظم [ص ۴۲۱] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی والدہ ماجدہ کی قبر کی اجازت مل گئی تو فرمایا قبروں کی زیارت کرو مگر ناشائستہ نازیبا بات منہ سے نہ نکالو۔

(۲۵) مدارج النبوۃ [ج ۲/ص ۲۳۵] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہداء اُحد کی زیارت کرتا ہے اور تحیت وسلام بجالاتا ہے یہ قیامت تک ان کو جواب دیتے ہیں۔

(۲۶) بہشتی زیور [ص ۴۹/ تیسرا حصہ] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی جیسے اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔ (مدارج النبوۃ۔ج ۲۔ص ۷۵۶)

(۲۷) بہشتی زیور [ص ۴۹/ تیسرا حصہ] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خالی حج کرے اور میری زیارت کو نہ آئے اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی۔ (فضائل حج ص ۱۸۷)

(۲۸) مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۳۵ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہدائے اُحد کی زیارت کرتے اور فرماتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔ (راحت القلوب ص ۲۰۲)

(۲۹) مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۴۱ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان لو کہ جو میری زیارت کیلئے مدینہ آئے گا روز قیامت وہ میرے پڑوس میں ہوگا۔

(۳۰) مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۵۶ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی میری شفاعت اس کیلئے واجب ہوگئی۔

(۳۱) فضائل حج، ص ۱۸۳: حضور نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے اور اسکے سوا اور نیت اس کی نہ ہو تو مجھ پر حق ہوگیا کہ اسکی سفارش کروں۔ (راحت القلوب ص ۲۰۵)

(۳۲) جمال الاولیاء۔ ص ۱۰۵ : ابو عبد اللہ محمد بن یوسف یمنی فنجاغی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ حضور ان کو فرمارہے ہیں کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تم پر علم کھولدے تو ضریری قبر کی مٹی سے کچھ لے لو اور اس کو نہار منہ نگل جاؤ ان فقیہہ نے ایسا ہی کیا تو اس کی برکتیں ظاہر ہوگئیں۔

(۳۳) مشکوٰۃ [۵۰۶۸]: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک روز مسجد نبوی کی طرف گئے تو معاذ بن جبل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا۔ (ابن ماجہ)

(۳۴) مسند امام اعظم [ص ۱۹۷]: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان تشریف لے جاتے تو فرماتے کہ اے قبروں میں رہنے والے مسلمانو! سلامتی ہو تم پر ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کے طلب گار ہیں۔

(۳۵) غنیۃ الطالبین [ص ۳۴۶] : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا میں گھر سے نکلی میں نے دیکھا کہ آپ بقیع میں موجود ہیں۔

زیارتِ قبور سُنّتِ صحابہ ہے

(۱) مدارج النبوۃ (ج۲ص ۲۳۵) : فاطمہ خزاع کہتی ہے کہ میں ایک روز صحرائے اُحد سے گزر رہی تھی تو میں نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا عَمَّ رَسُوْلَ اللّٰہ۔ میں نے سلام کے جواب میں سنا۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(۲) مدارج النبوۃ (ج۲ص ۷۵۲): محمد بن ابی بکر نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا۔ اماں جان میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے اور صاحبین کی قبروں سے اچھاڑ ہٹایئے۔ آپ نے میرے لئے تین قبروں سے اچھاڑ ہٹایا۔ (ابوداؤد)

(۳) مدارج النبوۃ [ج۲ص ۲۳۵] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی یارت کرتے رہے اور سلام کرتے رہے شہدائے احد کو۔

(۴) مدارج النبوۃ [ج ا۔ص ۵۲۵] : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور التجا کی کہ میرے لئے قبر انور کا دروازہ کھول دیجئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے قبر شریف کا دروازہ کھول دیا تو اس نے وہیں جان دے دی۔

(۵) مدارج النبوۃ [ج۲/ص ۷۵۴] : حضرت سیدہ فاطمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کو گئیں اور اس جگہ کی مٹی اُٹھا کر غمزدہ آنکھوں پر رکھی۔

(۶) فضائل حج [ص ۱۹۶] : حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سفر شام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کیلئے عمدہ سندوں سے ثابت ہے۔

(۷) مشکوٰۃ [۵۶۶۸] :ایک دفعہ مدینہ شریف میں بارش بند ہو گئی اور قحط پڑ گیا لوگوں نے حضرت عائشہ سے عرض کیا۔آپ نے فرمایا کہ روضہ رسول ﷺ کی چھت کھول دو۔لوگوں نے ایسا ہی کیا تو فوراً بارش ہوئی۔(نشر الطیب ص ۲۷۶)

(۸) شرح الصدور [ص ۱۹۵] : حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جو شخص آپ کے ساتھ تھا ایک قبر کے پاس تشریف لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔اے فلاں اور جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرے اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔پس جوان نے آپ کو قبر کے اندر سے جواب دیا اے عمر تحقیق میرے رب نے دوبار مجھے جنت عطا کئے ہیں۔

(۹) مدارج النبوۃ [ج۱/ص۴۸۰] : کعب بن مالک نے کہا کہ ہر فجر کو ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کا طواف کرتے ہیں اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں۔(نشر الطیب ص ۳۳۴)

(۱۰) غنیۃ الطالبین [ص ۳۶۵]: شب قدر کو جبرائیل اور فرشتے اپنے جھنڈے چار جگہ گاڑ دیتے ہیں خانہ کعبہ، حضور کے روضہ اقدس، مسجد بیت المقدس اور مسجد طور سینا کے پاس۔

(۱۱) مشکوٰۃ [۵۶۶۹] :حرہ کے واقعہ میں سعید بن مسیتب مسجد نبوی کے اندر تھے ان ایام میں وہ نماز کا وقت اس آواز سے شناخت کرتے جو نبی علیہ السلام کی قبر مبارک سے آتی تھی۔(شرح الصدور ص ۱۹۶، خصائص الکبریٰ ص ۵۹۵/حصہ دوم)

(۱۲) مشکوٰۃ [۱۶۶۷] :حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ میں اس حجرے میں

جایا کرتی تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون تھے۔ میں اپنے کپڑے (چادر) کو اُتار کر رکھ دیتی اور دل میں کہتی کہ یہ میرے شوہر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ میرے باپ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسی حجرے میں دفن کیا گیا تو قسم ہے خدا کی کہ میں کبھی حجرہ میں داخل نہیں ہوئی مگر اس حال میں کہ لپٹے ہوئے ہوتی حضرت عمر سے حیا کے سبب۔ (احمد)

(۱۳) جمال الاولیاء [ص ۲۹] : امام فخر الدین رازی سورۃ کہف کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جب سیدنا حضرت ابوبکر کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے سامنے لاکر رکھا گیا اور نداء کی گئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہے۔ دروازہ خود بخود کھل گیا اور قبر مبارک کے اندر سے جواب آیا کہ دوست کو دوست کے یہاں داخل کر دو۔

(۱۴) کتاب الروح [ص ۱۲۵] : حضرت طلحہ بن عبداللہ اپنے صحابی والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں عبداللہ بن عمر کی قبر پر آیا تو ان کی قبر سے میں نے ایسی قرأت سنی کہ اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی۔

(۱۵) مدارج النبوۃ [ج ۲/ص ۱۰۰۵] : حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شام میں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال اتنا ظلم کہ ہماری زیارت کو نہیں آتے۔ اس کے بعد حضرت بلال اسی وقت مدینہ طیبہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

(۱۶) راحت القلوب [ص ۲۳۳] : آئمہ اہل بیت سلام اللہ علیہ سے روایات

صحیح آئی ہیں کہ جب یہ حضرات آنحضرت کے سلام کو حاضر ہوتے تھے تو اس ستون کے قریب جو روضہ شریف کے متصل ہے کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے۔

(۱۷) فضائل حج [ص ۱۵۵]: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ قحط پڑا ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر جا کر حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کی امت ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ سے بارش مانگ دیجئے۔ انہوں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ ارشاد فرمایا کہ عمر سے میرا اسلام کہہ دو اور یہ کہہ دو کہ بارش ہو گی۔

(۱۸) شرح الصدور [ص ۱۹۲]: حضرت سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبرستان گئے آپ رضی اللہ عنہ نے اہل قبور کو سلام کیا۔ اہل قبور نے جواب دیا۔ پھر آپ نے ان کے بعد دنیا کے احوال بیان کیے اور اہل قبور نے اپنا حال بیان کیا۔

(۱۹) غنیۃ الطالبین [ص ۵۶۱]: حسن بصری فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک اور آپ کے دونوں رفیقوں کے مزارات کو دیکھا ہے وہ کوہان نما ہیں۔

(۲۰) مدارج النبوۃ [ج ۲/ص ۳۳۵] حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم بھی زیارت کرتے رہے اور سلام کرتے۔

(۲۱) راحت القلوب [ص ۲۲۶]: سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کا شہدائے اُحد کی زیارت کرنا اور سید الشہداء کی زیارت کیلئے ان کا تشریف لے جانا ثابت ہو چکا ہے۔

(۲۲) جمال الاولیاء [ص ۶۵]: حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے قبرستان میں داخل ہوئے تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا۔ اے قبر والو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(۲۳) مسند امام اعظم [ص ۱۵۶]: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر قبلہ کی طرف سے آئے۔ قبلہ کو پیٹھ ہو اور قبر کی طرف چہرہ ہو پھر کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(۲۴) حاشیہ مسند امام اعظم [ص ۲۰۶]: موطا امام محمد میں عبداللہ بن دینار سے رویت ہے کہ ابن عمر جب سفر پر جانے کا ارادہ رکھتے یا سفر سے واپس آتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آتے آپ پر درود بھیجتے اور دعا فرماتے پھر واپس ہوتے۔

(۲۵) راحت القلوب [ص ۱۸۵]: شیخ ابوالعباس مرسی بقیع کی زیارت کرتے تھے تو قبہ عباس کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت فاطمہ زہرا پر سلام بھیجتے تھے۔

(۲۶) بخاری شریف: حسن بن حسن بن علی جب فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے سال بھر ان کی قبر پر خیمہ لگایا پھر اُٹھالیا، بخاری میں مذکور ہونے کی وجہ سے ہم اس واقعہ کو تو درست تسلیم کرتے ہیں۔ (محدث۔ اکتوبر، نومبر ۱۹۸۵ء)

﴿﴾ ترمذی: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اپنے بھائی (عبدالرحمٰن بن ابی بکر) کی قبر پر آنا ثابت ہے اور جس میں آپ کے چند اشعار کا بھی ذکر ہے جو بھائی کی قبر پر کھڑے ہوکر پڑھے تھے۔ (وہابی ماہنامہ محدث اکتوبر، نومبر ۱۹۸۵ء)

اقوال واعمال فقہاء محدثین واولیاء اللہ (زیارتِ قبور)

(۱) نزہۃ الخاطر الفاطر [ص ۸۷، ملا علی قاری] : حضور غوث پاک، حضرت علی بن الہیتی کے ہمراہ حضرت معروف کرخی کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ حضور غوث پاک نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَیْخْ مَعْرُوْف عبرناك بلدر جتن۔ یعنی اے معروف کرخی السلام علیک ہم آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے۔ تو شیخ معروف کرخی نے قبر شریف میں سے جواب دیا۔ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا سَیِّدَ اَھْلَ زَمَانِہٖ۔ اے اہل زمانہ کے سردار وعلیک السلام۔

(۲) فضائل حج [ص ۲۵۲۔۲۵۳] : شیخ احمد رفاعی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر حاضر ہو کر اشعار میں حضور کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی خواہش کا اظہار کیا تو عرض کرنے پر حضور نے ہاتھ مبارک باہر نکالا اور انہوں نے بوسہ دینے کا شرف حاصل کیا۔

(۳) تذکرۃ الاولیاء [ص ۱۵۷/ از فرید الدین عطار] : ایک شخص حضرت عبداللہ تستری کے سامنے سے گذرا تو فرمایا کہ یہ اہل باطن ہے اور آپ کی وفات کے بعد اسی شخص کو آپ کے مزار پر دیکھ کر کسی نے کہا کہ حضرت سہل تو آپ کو اہل باطن کہا کرتے تھے۔ لہٰذا کوئی کرامت ہمیں بھی دکھایئے چنانچہ اس نے قبر سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سہل کچھ تو فرمایئے اور اندر سے آواز آئی کہ خدا کے سوا نہ کوئی معبود ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ پھر اس شخص نے کہا سہل کہنے والے کی قبر منور ہو جاتی ہے۔ آواز آئی کہ میری بھی قبر خدا نے منور کر دی ہے۔

(۴) راحت القلوب [ص ۲۳۲] : مروان بن حکیم نے ایک شخص دیکھا کہ اپنا روئے نیاز قبر شریف نبوی پر رکھے ہوئے تھا۔ مروان نے اس کی گردن پکڑ لی اور کہا تو جانتا ہے جس فعل کا مرتکب ہو رہا ہے۔ یہ کیسا ہے؟ اس نے کہا خبردار مجھے چھوڑ دے میں نے اپنا چہرہ پتھر پر نہیں رکھا ہے بلکہ محمد ﷺ کی تربت پر رکھا ہے۔

(۵) راحت القلوب [ص ۲۰۲] : سید الشہداء اور دوسرے شہیدوں کی قبریں اُحد میں ہیں سلام کا جواب دینے کی سلف سے آثار اور خبریں ملی ہیں۔

(۶) راحت القلوب [ص ۲۲۷] : امام شافعی نے فرمایا ہے کہ موسیٰ کاظم کی قبر اجابت دعا کیلئے تریاق اکبر ہے اور بعض مشائخ نے کہا ہے کہ ہم نے چار اولیاء اللہ کو پایا ہے کہ وہ اپنی قبور میں اس طرح سے تصرف کرتے ہیں جس طرح سے حالت حیات میں کرتے تھے۔

(۷) تذکرۃ الاولیاء [ص ۲۳۱۔ از فرید الدین عطار] : ایک ولی اللہ کی قبر پر کوئی درویش طالب دنیا حاضر ہوا تو رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ ولی اللہ فرما رہے ہیں اگر دنیا طلب کرنی ہے تو بادشاہوں کے مزار پر جا۔ اگر عقبیٰ کا خواہشمند ہے تو ہم سے رجوع کر۔

(۸) فتاویٰ عزیزی [ص ۱۸۳] : جو عوام مومنین کی قبر کی زیارت کیلئے جائیں تو پہلے قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میت کے سینہ کے سامنے منہ کر کے سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے۔

(۹) اشعۃ اللمعات [باب الدفن / شیخ عبدالحق محدث دہلوی] : والدین کی قبر کو

چومنا جائز ہے۔

(۱۰) راحت القلوب[ص ۲۲۸] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وفات کے بعد آپ کی حیات کا حکم رکھتی ہے۔

(۱۱) مدارج النبوۃ[ج ۲۔ص ۷۵۶] : شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس اور مسجد نبوی شریف کی زیارت کرنا اعظم عبادت اور اعلیٰ درجات میں سے ہے۔

(۱۲) مدارج النبوۃ[ج ۲۔ص ۷۶۹] : امام تاج الدین سبکی نے فرمایا کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی ہر چیز سے افضل ہے بلکہ عرش اعظم سے بھی افضل ہے۔

(۱۳) نقوش [رسول نمبر ص ۲۱۸/ دسمبر ۱۹۸۲] : روضہ مطہرہ کے جس حصہ زمین سے آپ کا جسم اطہر مس کئے ہوئے ہے وہ عرش کرسی تک سے افضل ہے۔

(۱۴) مکتوبات شریف[دفتر اول/ حصہ سوم مکتوب نمبر ۲۳۰] : حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ اتفاقاً ایک ولی اللہ کے مزار کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہوا اور اس مدفون ولی اللہ سے میں نے امداد واعانت طلب کی چنانچہ اس دوران اللہ کی عنایت شامل حال ہوگئی۔

(۱۵) مدارج النبوۃ[ج ۲/ص ۶۳۱] : مدینہ طیبہ میں ایک درویش کہتا تھا کہ زیارت کرنے والے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا معنوی صحبت کے درجہ میں داخل ہے۔

(۱۶) مدارج النبوۃ[ج ۲/ص ۷۹۲] : جب شیخ ابو العاص مرسی جو کہ شیخ

ابوالحسن شاذلی کے شاگرد ہیں۔ وہ بقیع کی زیارت کرتے تو حضرت عباس کے قبہ کے آگے کھڑے ہوکر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سلام پڑھتے تھے۔

(۱۷) نفحات الانس[ص ۳۴۸/ علامہ جامی]: (دربیان داتا گنج بخش) داتا گنج بخش فرماتے ہیں کہ میہنہ میں حضرت ابوسعید کے مزار میں تنہا بیٹھا ہوا تھا ایک سفید کبوتر کو میں نے دیکھا وہ آیا اور قبر پر جو کپڑا ڈالا ہوا تھا اس میں چھپ گیا۔ جب اُٹھا اور دیکھا تو اس کپڑے کے نیچے کچھ بھی نہ تھا۔ دوسرے دن بھی ویسے ہی دیکھا یہاں تک کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا اور اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ کبوتر میری "صفائی معاملہ" کا ہے اور میری ہمنشینی کیلئے قبر میں آتا ہے۔

(۱۸) ارواح ثلاثہ۔ [اشرف علی تھانوی۔ص ۲۲۳] : ایک صاحب کشف حافظ ضامن کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے۔ بعد فاتحہ کہنے لگے کہ بھائی یہ کون بزرگ ہیں۔ بڑے دل لگی باز ہیں۔ جب میں فاتحہ پڑھنے لگا تو مجھ سے فرمانے لگے کہ جاؤ فاتحہ کسی مردہ پر پڑھو یہاں زندوں پر فاتحہ پڑھنے آئے ہو۔

(۱۹) تذکرۃ الاولیاء[ص ۲۸۶/ شیخ عطار] : حضرت شیخ ابوسعید، حضرت ابوالحسن خرقانی کی خانقاہ کی چوکھٹ کا بوسہ دیا کرتے تھے۔

(۲۰) کشف المحجوب[ص ۹/ سوانح حیات] : داتا صاحب فرماتے ہیں میں جب ملک شام میں تھا۔ ایک دفعہ حضرت بلال کے مزار کے سرہانے سوگیا۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

(۲۱) تذکرۃ الاولیاء[مقدمہ/ فریدالدین عطار] : ایک روایت میں ہے کہ

حضرت جمال موصلی کی پوری زندگی اس تمنا میں خون دل پیتے اور دولت صرف کرتے گذری کہ کسی طرح حضور کے روضہ اطہر کے قریب مجھے ایک قبر کی جگہ مل جائے اور جب مل گئی تو انتقال کے وقت یہ وصیت کی کہ میری قبر پر یہ کتبہ لگا دینا۔ آپ کا کتا آپ ہی کے در پر پڑا ہے۔

(۲۲) راحت القلوب [ص ۲۲۶] : مگر صحیح یہ کہ آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبین یعنی ابوبکر و عمر کی زیارت عورت و مرد دونوں کیلئے مستحب ہے۔

(۲۳) مکتوبات [دفتر دوم/حصہ ششم ص ۶۱/مکتوب نمبر ۱۶] : آپ نے سنا ہوگا کہ انبیاء قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے پیغمبر ﷺ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گزرے تو دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور جب اسی وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو وہاں بھی پایا۔

(۲۴) اخبار الاخیار [ص ۳۹۳] : خواجہ حسین ناگوری بہت بڑے ولی اللہ اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ وہ عرصہ دراز تک خواجہ معین الدین اجمیری کے مزار پر مجاور رہے۔ اور خدا کی عبادت کرتے رہے۔

(۲۵) شرح الصدور [ص ۲۸۸] : (مالک بن دینار ایک قبرستان میں) ابن نجار نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جمعرات کو ایک قبرستان میں پہنچا اچانک ایک چمکدار روشنی دیکھی۔

(۲۶) غنیۃ الطالبین [ص ۵۹] : پھر روضہ مبارک پر حاضر ہو........ پھر اس طرح عرض کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(۲۷) **راحت القلوب** [ص ۲۴۴] حدیث میں ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ایک جماعت فرشتوں کی پیدا کی ہے۔ جو قاصدین زیارت کے تحفہ درود کو دربار نبوی میں پہنچاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں زیارت کو آتا ہے اور یہ تحفہ پہلے بھیجتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کون سی سعادت ہوگی کہ اس کا اور اس کے باپ کا نام حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لیا جائے۔

(۲۸) **راحت القلوب** [ص ۲۴۵] : حدیث میں آتا ہے کہ جب مدینہ طیبہ کا زائر قریب پہنچتا ہے تو رحمت کے فرشتے تحفے لیکر اس کے استقبال کو آتے ہیں اور طرح طرح کے بشارات سے شامل حال ہوتے ہیں۔ نورانی طبق اس کے اوپر نثار کرتے ہیں۔

(۲۹) **راحت القلوب** [ص ۲۴۳] : سرور کائنات ﷺ کی زیارت کے ساتھ مسجد شریف کا قصد بھی ملحوظ رکھے..... زیارت ہی کی نیت کرنا اولیٰ ہے۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد جب زیارت حاصل ہو جائے تو زیارت مسجد کی نیت علیحدہ کرے... یہ قول رسول خدا ﷺ کے قول کے موافق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ لائی ہو اس کو کوئی حاجت سوائے میری زیارت کے۔

(۳۰) **راحت القلوب** [ص ۲۴۴] : زیارت نبوی ﷺ میں، منجملہ مستحبات کے یہ ہے کہ راستہ میں اکثر اوقات بلکہ ہر وقت سوائے ادائے فرائض اور فراغت ضروریات کے آنسرور ﷺ پر صلوۃ وسلام کے ساتھ بصفت شوق اور حضور وطہارت ولطافت کے مشغول رہے......

یقیناً قریب ہی یا کچھ دنوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے جمال دیدار سے فیض یاب ہوگا۔

(۳۱) راحت القلوب [ص ۲۵۰۔۲۵۱]: مسجد نبوی میں تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد زیارت کی طرف متوجہ ہو اور قبر شریف کی طرف اپنا منہ کرے پھر پروردگار عالم کے دربار سے مدد و استعانت طلب کرے.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرتے وقت اور آپ کے دربار میں حاضری کے وقت دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے جیسا کہ نماز میں کرتے ہیں..... دل میں یہ خیال ہو کہ آنحضرت ﷺ اس کی حاضری سے مطلع ہیں۔

(۳۲) راحت القلوب [ص ۲۱۰]: سلیمان بن سحیم نے آنسرور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ سلیمان نے کہا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ آپ ﷺ کی زیارت کو آتے ہیں اور آپ کو سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کا سلام سنتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں میں سنتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

(۳۳) راحت القلوب [ص ۲۵۲]: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس مقدار کا اختصار تو غالباً روزانہ کی زیارت کرنے والے کو یا کسی دوسرے کے لئے ہوسکتا ہے۔......
اکثر علماء کے نزدیک صلوٰۃ و سلام میں دیر کرنا پسندیدہ ہے۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے دربار میں کھڑا ہونا اور آنحضرت ﷺ سے خطاب کرنا کتنی بڑی سعادت ہے۔ اگر دوستوں میں سے کسی نے آنحضرت ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کی

وصیت کی ہو تو کہے۔ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فَلَان بِن فَلَان یَافَلَان بِن فَلَان یسلم عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

(۳۴) راحت القلوب [ص ۲۵۶] : سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد بقیع کی زیارت کرے جو آل واصحاب وامہات المومنین وتابعین اور تبع تابعین وعلماء وصلحائے امت کی خواب گاہ ہے اور زیارت سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب کرے۔

(۳۵) راحت القلوب [ص ۲۵۶]: امام نووی اور ان کے متبعین تو کہتے ہیں کہ ہر روز زیارت (بقیع) کرے..... شیخ ابوالحسن بکری کہتے ہیں کہ زیارت قبور سنت موکدہ ہے اور یہ حکم ہر روز کیلئے شامل ہے۔ انتہائی درجہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن مؤکدترین اور افضل ہے۔

(۳۶) راحت القلوب [ص ۲۵۷] : (زائر) جب وطن واپسی کا ارادہ کرے روضہ مقدس کی زیارت آداب زیارت کے موافق ادا کرے۔ اپنے اور اپنے دوستوں کیلئے دونوں جہاں کی سعادت طلب کرے اور پروردگار سے قبول زیارت نیز اپنے اہل وعیال میں سلامتی سے پہنچنے کی دعا کرے.... ایسے وقت میں گریہ وزاری کا غلبہ ہو تو یہ علامت قبولیت بلکہ ہر حالت میں گریہ وزاری ذریعہ شوق وعلامت امیدواری سے ہو۔

(۳۷) راحت القلوب [ص ۲۲۷] : کبھی زیارت قبور اہل قبور پر دعا اور استغفار کیلئے ہے جس طرح آنحضرت نے اہل بقیع کی زیارت کی اور کبھی اہل

قبور کے انتفاع کی وجہ سے اسطرح قبور صالحین کی زیارت کے متعلق آیا ہے۔

(۳۸) کتاب الروح [ص ۲۷] : امام بیہقی نے عثمان بن سودہ سے روایت کیا ہے کہ میری والدہ بہت ہی عابدہ صالحہ تھیں لوگ ان کو راہبہ کہتے تھے جب ان کا انتقال ہو گیا تو میں پابندی کے ساتھ ہر جمعرات کو ان کی قبر پر زیارت کیلئے جاتا اور والدہ مرحومہ کیلئے ایصال ثواب کرتا۔

(۳۹) اخبار الاخیار [ص ۱۳] : (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کو حضور ﷺ سے عشق تھا۔ جب دیار محبوب ﷺ میں پہنچتے تو برہنہ پا ہو جاتے۔ چار بار حضور کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

(۴۰) انیس الارواح [ص ۵۴] (خواجہ اجمیری) جس دن شمس العارفین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو وہاں سے آواز آئی۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا شَمْسَ الْعَارِفِیْنَ۔

(۴۱) انیس الارواح [ص ۵۵] : امام ابوحنیفہ جب شروع میں آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَاسَیِّدَ الْعَالَمِیْنَ۔ تو روضہ اقدس سے ان کو سلام کا جواب ملا۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (تذکرۃ الاولیاء۔ ص ۱۲۴)

(۴۲) مدارج النبوۃ [ص ۵۵۵۔ ج ۲] : حضور کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب، ان کے مکانات اور جگہ کو اس جسم پاک سے مس بھی ہو گیا ہو اور جس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ان سب کی تعظیم کرے۔

(۴۳) راحت القلوب [ص ۱۹۳] (شیخ عبدالحق دہلوی) ابو جعفر محمد باقر سلام اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ زہرہ، حمزہ کی قبر پر زیارت کیلئے آتی تھیں اور مرمت بھی کرتی تھیں۔ آپ کی قبر پر ایک پتھر سے علامت بھی بنائی تھی۔ حاکم امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ ہر جمعہ کو حضرت حمزہ کی قبر پر جاتی تھیں اور نماز ادا کرتی تھیں اور روتی تھیں۔

(۴۴) دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ ہر دوسرے تیسرے دن شہدائے احد کی قبر پر جاتیں اور نماز پڑھتی تھیں اور دعا بھی کرتی تھیں۔

(۴۵) راحت القلوب [ص ۲۲۰] تمام مومنین کی قبروں اور ان کی روحوں میں خاص دائمی تعلق ہے جس کی وجہ سے زائرین کو پہچانتے ہیں اور ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ جمیع اوقات میں زیارت کا مستحب ہونا اس کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

(۴۶) راحت القلوب [ص ۲۲۷] : بعض علماء نے کہا ہے کہ قبور کی زیارت سے مقصود محض یاد آوری آخرت ہے۔ جب کہ حدیث میں آیا ہے۔ قبروں کی زیارت کرو وہ تم کو آخرت کی یاد دلائیں گی۔

(۴۷) راحت القلوب [ص ۲۴۸] : مسجد نبوی میں حضور ﷺ کی زیارت کے قصد سے آنا تمام چیزوں اور سب کاموں سے مقدم سمجھے کسی دوسرے کام میں مصروف نہ ہو۔

اقوال واعمال علماء دیوبند علماء اہل حدیث (زیارت قبور)

(۱) جمال الاولیاء [ص ۳۶] (اشرف علی تھانوی) عارف باللہ شیخ کردی نے سیدنا حمزہ کی قبر کی زیارت کی، توجہ سلام کیا تو اپنے کان سے واقعی طریقے سے سلام کا جواب سنا۔

(۲) جمال الاولیاء [ص ۱۰۶]: محمد بن ابی بکر الحکمی کی کرامتوں میں یہ بھی ہے جو امام یافعی کی روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں رہنے کے واسطے آیا تھا مگر ان کی وفات ہو چکی تھی۔ آپ قبر سے نکلے اور اسے بیعت کرلیا۔

(۳) جمال الاولیاء [ص ۸۰] : محمد بن المکندر ررات بھر مسجد نبوی میں رہے کبھی مرقد مبارک کو اور کبھی منبر شریف کو لپٹے رہے اور حاجت بیان کرتے رہے صبح ایک شخص آئے اور ۸۰ دینار کی تھیلی دے گئے۔

(۴) جمال الاولیاء [ص ۷۶] : شیخ عارف ابو بکر موصلی لکھتے ہیں کہ میں خشوع وخضوع کے ساتھ حضرت سیدہ زینب ام کلثوم کی قبر مبارک پر رو رہا تھا کہ میرے سامنے ان کی شکل آئی اور انہوں نے کہا کہ بیٹا کیا تم نہیں جانتے کہ میرے نانا صاحب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب حضرت ام ایمن کی قبر کی اس وجہ سے زیارت کیا کرتے تھے کہ وہ ایک مفتخر عورت تھیں۔

(۵) جمال الاولیاء [ص ۷۵] : حضرت سیدہ زینب ام کلثوم (حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر کی بیوی) کی قبر شریف الست کے نام سے مشہور ہے، شیخ عارف ابو بکر موصلی کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ آپ کی قبر کی

زیارت کی ہے۔

(۶) **جمال الاولیاء**[ص۱۸۱] : ابو عبداللہ محمد بن یحییٰ ہمدانی قروضہ کے رہنے والے تھے۔ان کی قبر ایک خانقاہ میں ہے۔اس کی زیارت کے قصد سے لوگ آتے رہتے ہیں۔

(۷) **حفظ الایمان**[اشرف علی تھانوی] : شاہ ولی اللہ کشف قبور میں تحریر فرماتے ہیں۔اس کے بعد قبر کا سات چکر طواف کرے اور اس طواف میں تکبیر کہے۔دائیں سے شروع کرے بعد میں قبر کی بائیں طرف اپنا رخسار رکھے۔اس عبارت کو اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں نقل فرما کر اس عمل کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۸) **محدث**[ص۲۰/ربیع الآخر ۱۴۰۵ھ] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جب آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو بلاشبہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

ثابت ہوا اس وقت اس جسم میں روح بھی ہوتی ہے، جو موت کے وقت فرشتے نکال کے لے گئے تھے اس سے اعادہ روح کا اثبات ہوتا ہے۔....امام بخاری نے بخاری شریف میں یہ روایت درج کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ قبر میں اعادہ روح کے قائل ہیں۔

(۹) کتاب وسنت کی نص سے ارواح انبیاء واولیاء کا حکم زندوں کا حکم ہے، انکی قبروں پر حاضر ہو کر مدد مانگ سکتے ہیں، فریاد کر سکتے ہیں۔(ہدیۃ المہدی۔ص ۲۷،۲۲)

(۱۰) صراط مستقیم (اردو) [ص ۳۱۸] : سید احمد شہید کو چشتیہ نسبت خواجہ قطب الاقطاب کی مرقد منور پر تشریف لے جا کر مراقبہ کرنے سے حاصل ہوئی۔

(۱۱) حیات وحید الزماں [ص ۷۹] : مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں کہ حرم شریف کے اندر جب جاتا ہوں اور سبز گنبد پر نظر ڈالتا تو ساری تکلیفیں کافور ہو جاتیں اور حضور ﷺ کے شرف قدم بوسی سے دل میں خوشی کی کوئی حد نہ رہتی۔

(۱۲) ارواح ثلاثہ [ص ۳۳۹، ۳۲۲] : اپنے مذہب کے ایک بزرگ مولوی محمد یعقوب کی کرامت لکھی ہے کہ ایک بار نانوتہ میں جاڑا بخار کی وباء بہت پھیلی جو شخص مولانا کی قبر کی مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے شفاء ہو جاتی، کثرت سے لوگ مٹی لے گئے کہ جب ڈلواؤ ختم۔

(۱۳) ہدیۃ المہدی [ص ۲۲، ۳۲، ۳۳] : میرے نزدیک مواضع متبرکہ بالخصوص قبر نبوی پر دعا کی جلد قبولیت کی امید ہے۔ علامہ جزری نے فرمایا۔ اگر قبر نبوی پر دعا قبول نہیں تو اور کہاں قبول ہوگی۔ امام شافعی نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم کی قبر تریاق مجرب ہے۔ ابن حجر مکی نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب کوئی حاجت ہوتی ہے۔ آپ کی قبر کے پاس دوگانہ پڑھ کر دعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہوتی ہے۔ حضرت فاطمہ شہداء اُحد کی قبروں پر جا کر دعا مانگتی تھیں۔

(۱۴) ہدیۃ المہدی [ص ۳۰] : آداب زیارت میں سے ہے کہ قبلہ کی طرف پشت کرکے روضہ پاک کی طرف منہ کرکے نماز کی طرح داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر

رکھ کر دست بستہ کھڑا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت ودعا کیلئے سوال کرے اور سلام پڑھے۔

(۱۵) فضائل درود شریف [ص۲۲]: روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چار ہاتھ دور نیچی نگاہ کر کے خشوع وخضوع کے ساتھ اور ادب کے ساتھ یہ پڑھے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔

(۱۶) محدث [ص۲۷/ ربیع الآخر ۱۴۰۵]: قرآن کی رو سے یہ ثابت ہے کہ مردے سن نہیں سکتے اور ہم خود بھی اس بات کے قائل ہیں۔ پھر قرآن ہی کی رو سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس قانون الٰہی میں بھی استثناء موجود ہے اور وہ استثناء یہ ہے کہ ان اللہ یسمع من یشاء۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا سنا سکتا ہے۔

(۱۷) کتاب التوحید [ص۲۱۰]: آپ کی قبر کی زیارت شرعی حدود میں افضل ترین عمل ہے۔

(۱۸) ارواح ثلاثہ [از مولوی محمد طیب دیوبندی/ص۳۳۹]: پیر کی قبر کی مٹی سے بیمار صحت یاب ہوتے ہیں۔

(۱۹) جمال الاولیاء [ص۱۵۸۔۱۵۷]: محمد بن حسن المعلم باعلوی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک چور نے آپ کے کھجور کے درختوں سے کچھ پھل چوری کر لیا تھا تو اس کے بدن میں زخم ہو گئے اور اس قدر تکلیف کہ نیند حرام کر دی صبح ہوئی وہ حضرت شیخ کی خدمت میں معذرت کیلئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ فلاں صاحب کی قبر پر جاؤ اور اس قبر کی مٹی اپنے زخم پر لگاؤ اس نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا۔

(۲۰) فیض الباری شرح صحیح بخاری[مطبوعہ مصر ج ا۔ص ۲۰۴] علامہ انور شاہ کشمیری صاحب رویت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عالم بیداری میں سرکار کا دیدار ثابت ہے اور اس بات کا انکار وجہالت ہے۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے بائیس مرتبہ سرکار علیہ السلام کی زیارت کی اور آپ سے احادیث کے بارے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصحیح فرمانے سے انہوں نے تصحیح کرلی۔

(۲۱) ہفت روزہ اہل حدیث[ص ۱۱/ ۱۷ افروری ۱۹۶۴ء]: امام نووی نے نقل کیا ہے کہ ابوالعلاء محسن نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ فرما رہے تھے۔من اراد ان یستمك بالسنن فلیقراء سنن ابی داؤد۔ (تہذیب اسماء۔ج ۳/ص ۲۲۷)

(۲۲) کمالات عزیزی [ص ۵۷]: اگر منجملہ اولیاء وصلحاء کے کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کیلئے جائے تو چاہئے کہ اس بزرگ کے سینہ کی طرف بیٹھے اور اکیس مرتبہ چار ضرب سے یہ پڑھے۔سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ وَرَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحُ اور سورۃ انا انزلنا تین مرتبہ پڑھے اور دل سے خطرات کو دور کرے اور دل کو اس بزرگ کے سامنے رکھے تو اس بزرگ کی روح کی برکات، زیارت کرنے والے کے دل میں پہنچیں گی۔ (فتاویٰ عزیزی/ص ۱۸۳)

(۲۳) محدث[ص ۳۵/ ربیع الآخر ۱۴۰۵]: حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں اس فقیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح سے سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اہل بیت کی محبت کے مدعی

ہیں۔ وہ صحابہ کو بُرا کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی کلام کی ایک قسم کے ذریعہ اَلْقَافِر فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے۔ (بحوالہ وصیت نامہ/ شاہ ولی اللہ)

(۲۴) سوانح حیات [ص ۳۶] : مولوی صاحب سیدھے شاہ صاحب کے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے لیکن آپ کے پہنچنے سے پیشتر ہی شاہ صاحب رحلت فرما چکے تھے۔ مولوی صاحب نے ان کے مزار شریف پر پھر نماز جنازہ ادا کی اور اپنے گاؤں میں واپس چلے گئے۔

(۲۵) کمالات عزیزی [ص ۲۰]: ایک روز مولانا شاہ عبدالعزیز نے ایک طالب علم سے فرمایا کہ تم شاہ نظام الدین اولیاء کے مزار پر جاؤ۔ نماز مغرب ادا کرو۔

حیاتِ اولیاءاللہ بعد از وصال

(۱) النحل [۱۶/ آیت ۹۷] : مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو۔ تو ہم اس کو پاک بالطف زندگی دیں گے اور انکے اچھے کاموں کے عوض ان کا اجر دیں گے۔

﴿﴾ یہ قید ایمانی بتاتی ہے کہ یہ وعدہ مخصوص مومنین ہے۔

(۲) آلِ عمران [آیت ۱۶۹] : وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا

بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

نور العرفان: اگرچہ آیت شہداء اُحد کے حق میں اُتری مگر تاقیامت تمام شہداء کی زندگی ثابت فرما رہی ہے کیونکہ آیت کی عبارت عام ہے اس میں کوئی قید نہیں اس سے معلوم ہوا کہ شہداء کے جسم وروح دونوں ہی زندہ ہیں۔ اس لئے ان کے اجسام قبر میں گلنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

مراد آبادی : سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح وجسم دونوں کیلئے ہے۔ علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں۔ مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تروتازہ پائے گئے۔ (خازن)

عزیز البیان : خزائن العرفان میں بحوالہ خازن وغیرہ ہے۔ سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح وجسم دونوں کیلئے ہے۔

غنیۃ الطالبین [ص ۱۵۱] : شہدائے اُحد خدا سے کہتے ہیں کہ اے رب کون ہے جو ہماری خبر ہمارے ان بھائیوں کو پہنچا دے جو دنیا میں ہیں۔ حق سبحانہ نے فرمایا کہ میں پہنچاؤں گا۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابوداؤد)

راحت القلوب [ص ۲۰۲] : صحیح خبروں میں آیا ہے کہ چھیالیس سال بعد جب شہدائے احد کی قبروں کو کھولا گیا تو تروتازہ مع کفنوں کے نکلے۔

(۳) البقرہ [آیت ۱۵۴] : وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ادراک نہیں کر سکتے۔

عزیز البیان: یہ حیات شہیدوں کیلئے مخصوص نہیں بلکہ انبیاء و اولیاء بھی زندہ ہیں بلکہ بتواتر معلوم ہوا کہ ارواح اولیاء سے نصرت، ہدایت فیضان، تصرفات ظاہر ہوتے ہیں۔

راحت القلوب [ص ۲۱۱] : انس بن مالک سے روایت ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔

نور العرفان: مگر یہ حیات ابدی ہر شہید کو عطا ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس سے بھی زیادہ قوی ہوتی ہے کہ ان کا مال وراثت میں تقسیم نہیں ہوتا ان کی بیویاں نکاح نہیں کر سکتیں۔

تفسیر مراد آبادی : یہ آیت شہداء بدر کے حق میں نازل ہوئی۔ موت کے بعد ہی اللہ شہداء کو حیات عطا فرماتا ہے۔ ان کی ارواح پر رزق پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کے عمل جاری رہتے ہیں۔ اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے۔

راحت القلوب [ص ۲۲۰] : ان سب کی (تمام مومنین) حیات شہداء کی حیات سے کم درجہ رکھتی ہے۔ اور انبیاء کی حیات شہداء کی حیات سے کامل تر ہے۔

راحت القلوب [ص ۲۱۴] : جملہ اہل حق اس پر متفق ہیں کہ قبر میں روح اس حد تک لوٹائی جاتی ہے کہ جس کے ذریعہ سے مردہ قبر کی نعمت اور عذاب کا ادراک کر سکے۔

مشکوٰۃ [۱۵۳۲] : حدیث میں ہے۔ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب

میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔

تفہیم القرآن [البقرہ] :اہل ایمان اپنے ذہن میں یہ تصور جمائے رکھیں کہ جو شخص خدا کی راہ میں جان دیتا ہے وہ حقیقت میں حیات جاوداں پاتا ہے۔

روح البیان: جو حضرات عشق الٰہی کی تلوار سے مقتول ہوئے، وہ بھی اس میں داخل ہیں۔

ماہنامہ محدث [جنوری ۱۹۸۵ء ص ۱۹] : وہ شہداء فی الحقیقت زندگی کے دور میں ہیں جیسا کہ قرآن میں دونوں مقامات پر "بل احیاء" کے الفاظ آئے ہیں۔

ماہنامہ محدث [اکتوبر نومبر ۱۹۸۵ء ص ۱۵]: شہداء کا معاملہ باقی تمام اموات سے علیحدہ ہوتا ہے کیونکہ ان کیلئے نہ مقام برزخ ہے نہ عذاب وثواب قبر۔ (وہابی ماہنامہ)

(۴) الممتحنہ [۶۰/۱۳] : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۔

اے ایمان والو۔ جس قوم پر اللہ نے غضب کیا ہے تم ان سے دوستی نہ کرو کہ وہ آخرت سے ناامید ہو چکے ہیں جیسا کہ کفار قبر والوں سے آس توڑے بیٹھے ہیں۔

﴿﴾ نور العرفان: جیسا کہ کفار مردوں کی مدد یا ان کے سننے سے مایوس ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبر والوں سے مایوس ہو جانا کہ وہ اب کچھ نہیں کر سکتے کافروں کا عقیدہ ہے۔ مومن کا عقیدہ یہ ہے کہ قبر والے صالحین بندوں کی مدد کرتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پچاس نمازوں کی پانچ کرادیں۔ اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے ہم مسلمان ہوتے ہیں۔

راحت القلوب [ص ۲۰۹] : صحیح اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شخص مسلمان بھائی کو دنیا میں پہچانتا تھا اب وہ اس کی قبر پر گزرا اور سلام کیا تو وہ اس کو پہچان کر سلام کا جواب دیتا ہے۔ابن عبدالبر نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ابن تیمیہ نے بھی معمولی لفظی فرق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

راحت القلوب [ص ۲۱۰] : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کوئی آدمی جو اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے نزدیک بیٹھے مگر وہ اس سے انسیت پکڑتا ہے کھڑے ہونے تک۔

عوارف المعارف [ص ۵۴۸] : حدیث میں ہے کہ تمہارے اعمال کنبہ والوں اور اقارب کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جو مر گئے پھر اگر وہ عمل حسنہ ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اس کے سوا اور کچھ ہو تو کہتے ہیں الٰہی مت ان کو موت دے جب تک کہ تو ان کو ہدایت کرے جیسے کہ تو نے ہم کو ہدایت کی ہے۔

فتاویٰ عزیزی [ص ۱۶۹] : حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم متحیر ہو جاؤ امور میں یعنی کوئی کام انجام کرنے میں متحیر ہو جاؤ تو چاہئے کہ مدد چاہو اصحاب قبور سے۔

مشکوٰۃ [۵۰۹۷] : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔(ترمذی)

باب۵ انبیاءاللہ واولیاءاللہ کی مدداور وسیلہ

انبیاء کرام، اولیاء اللہ اور مؤمنین، مومنوں کے مددگار ہیں۔ ان سے مدد مانگنا اور ان کا وسیلہ پکڑنا قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ قرآن میں ہے۔

(۱) التوبہ : (آیت ۷۱) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىٕكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۔

ترجمہ کنزالایمان : اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں، اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ ورسول کا حکم مانیں۔ یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا، بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

تفسیر مرادآبادی : اور باہم دینی محبت وموالات رکھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے معین ومددگار ہیں۔

نورالعرفان: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان ایک دوسرے کے ولی ہیں، مومنوں کی یہ ولایت موت سے ٹوٹ نہیں جاتی، بلکہ باقی رہتی ہے اس لئے بعد وصال زندہ مومن فوت شدہ کیلئے دعائیں اور ایصال ثواب کرتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔ (مدارج النبوۃ ص ۲۸۵۔ ج ۱)

(۲) المائدہ (آیت ۲) : وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔

''اور مددگاری کرو اوپر بھلائی کے اور پرہیزگاری کے اور مت مدد کرو اوپر گناہ کے تعدی کے''.....(شاہ رفیع الدین)

ترجمہ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

نور العرفان: اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ غیر خدا سے مدد لینا جائز ہے، دوسرے یہ کہ امداد باہمی اچھی چیز ہے۔ مالی ہو، جسمانی ہو، روحانی ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ کی مدد کرنا بھی گناہ ہے۔

(۳) سورۃ صٓ (۴۲): اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ○

ترجمہ : ہم نے فرمایا۔ زمین پر پاؤں مار یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو۔ خدا نے ایوب علیہ السلام سے فرمایا۔

(۴) التحریم (آیت ۴) : وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبرائیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

نور العرفان : یعنی اے بیویو حضور ﷺ کی ! اگر تم نے ہمارے نبی ﷺ کی خدمت و مدد نہ کی تو ان کے مددگار بہت ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ، حضرت جبرائیل، نیک مسلمان اور سارے فرشتے۔

خیال رہے: کہ نبی ﷺ مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں جیسے بادشاہ رعایا کا مددگار

اور مومن حضور کے ایسے مددگار ہیں جیسے خدام وسپاہی بادشاہ کے۔

❖ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مددگار ہیں کیونکہ اس آیت میں جبرائیل اور صالح مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر یعنی معاون۔ قرار دیا گیا جہاں غیر اللہ کی مدد کی نفی ہے۔ وہاں حقیقی مدد مراد ہے۔ لہٰذا آیت میں تعارض نہیں اور اولیاء اللہ وانبیاء غیر اللہ (بت) نہیں ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں جتھہ بندی کر کے تم اپنا ہی نقصان کرو گے، کیونکہ جس کا مولیٰ اللہ ہے اور جبرائیل ہے اور ملائکہ اور تمام صالح اہل ایمان جس کے ساتھ ہیں۔ (تفہیم القرآن، ج ۶۔ ص ۲۶)

❖ سلمان فارسی کا ارشاد ہے کہ بندہ جب خوشی میں اللہ کو پکارتا ہے جب اس پر مصیبت پڑتی ہے تو فرشتے بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں پروردگار تیرے بندے پر مصیبت آپڑی ہے۔ اس طرح فرشتے جب اس کی سفارش کرتے ہیں تو اللہ ان کی سفارش قبول فرمالیتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۶۱۰)

(۵) المائدہ (آیت ۵۵): اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○

ترجمہ کنز الایمان: تمہارے دوست (مددگار) نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

❖ مشکوٰۃ : (۴۶۷۰) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میرا دوست خدا اور نیک بخت مومن ہیں۔ (بخاری ومسلم)

نورالعرفان: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں کو دوست یا مددگار بنانا مومنوں کا طریقہ ہے۔ ان سے محبت اللہ سے محبت ہے اور ان سے عداوت اللہ سے عداوت ہے۔

ب۔ ج ۳ (۱۴۲۲) : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ارشاد باری تعالیٰ ہے، جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔"

(۶) مریم (۳۱) : وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ

ترجمہ : اور مجھے برکت والا بنایا گیا جہاں کہیں بھی میں ہوں۔

غنیۃ الطالبین (ص ۳۴۳) : یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی برکت تھی کہ حضرت کی والدہ مریم علیہا السلام کیلئے اللہ تعالیٰ نے کھجور کے خشک درخت میں پھل پیدا کر دیئے تھے، اور نیچے چشمہ رواں کر دیا تھا، مادر زاد نابینا اور کوڑھوں کو تندرست کر دینا، دعا سے مردوں کو زندہ کر دینا، عیسیٰ علیہ السلام کی برکتیں ہیں۔

(۷) النساء (۵۲) : اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ ؕ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا ؕ ○

ترجمہ شاہ رفیع الدین : یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس کو لعنت کرے اللہ پس ہرگز نہ پائے گا تو واسطے اس کے مدد دینے والا۔

(۸) آل عمران (۵۲) : فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ الْکُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ۚ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

پھر جب عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کفر پایا۔ بولا! کون میرے مددگار ہوتے ہیں

اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں۔

مرادآبادی : حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے۔ اور آپ پر اول ایمان لائے یہ بارہ اشخاص تھے۔

نورالعرفان : اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بوقت مصیبت اللہ کے بندوں سے مدد مانگنا سنت پیغمبر ہے۔ دوسرے یہ کہ نبی کی مدد گویا خدا کی مدد ہے۔ ان لوگوں نے عیسیٰ کی مدد کی مگر انہیں انصار اللہ کہا گیا۔

(۸) سورۃ طٰہٰ (۲۹۔۳۱) : وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ ۝ ھٰرُوْنَ اَخِی ۝ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۝

ترجمہ : اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے وہ کون میرا بھائی ہارون، اس سے میری کمر مضبوط کر۔

تفسیر مرادآبادی : جو میرا معاون معتمد ہو۔

نورالعرفان : اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو دعا سے نبوت ملی تھی۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ کے ماسوا سے قوت و مدد حاصل کرنی توکل کے خلاف نہیں، اور توحید کے بھی منافی نہیں۔

ب۔ ج ۲ (۱۱۰۔۱۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری (مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

م۔ ج ۳ (۱۵۳۲) : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے کچھ خصوصی مددگار

ہوتے ہیں اور میرا خصوصی مددگار زبیر ہے۔

راحت القلوب (ص ۱۱۲): حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام آدمیوں سے زائد مجھ پر خرچ کرنے والے اور میری مدد کرنے والے ابوبکر صدیق ہیں۔

(۹) سورۃ الاعراف (۱۵۷): فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○

"پس جو لوگ ایمان لائے ساتھ اس کے، تعظیم کریں اس کی اور قوت دی اس کو، اور مدد کی اس کی، اور پیروی کی اس نور کی کہ اُتارا گیا ہے ساتھ اس کے یہ لوگ وہ ہیں فلاح پانے والے"۔ (شاہ رفیع الدین)

(۱۰) النساء (آیت ۷۵) وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا○

ترجمہ کنز الایمان: "اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔"

تفسیر مراد آبادی: جو کمزور مسلمان مکہ میں تھے۔ ان پر مشرکین ظلم کرتے تھے، وہ لوگ اللہ سے اپنی خلاصی اور مدد الٰہی کی دعائیں کرتے تھے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ اپنے حبیب ﷺ کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انہیں مشرکین کے ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ فتح کر کے ان کی زبردست مدد فرمائی۔

(۱۱) الکھف [آیت ۹۵] قَالَ مَا مَکَّنِّیْ فِیْہِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ اَجْعَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ رَدْمًا۔

ترجمہ کنز الایمان: کہا وہ جس پر میرے رب نے قابو دیا ہے۔ بہتر ہے تو میری مدد طاقت سے کرو میں تم میں اور ان میں ایک آڑ مضبوط بنادوں۔

نور العرفان : اس سے معلوم ہوا کہ بندوں سے مدد مانگنا جائز ہے۔ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے خلاف نہیں۔ اللہ کے مقابل مددگار ڈھونڈنا شرک ہے۔ ذوالقرنین نے اس کام میں رعایا سے مدد مانگی۔

موضح القرآن : یعنی مال میرے پاس بہت ہے مگر ہاتھ پاؤں سے ہمارے ساتھ تم بھی مدد کرو اور محنت کرو۔

تفہیم القرآن: البتہ ہاتھ پاؤں کی محنت سے تم کو میری مدد کرنی ہوگی۔

(۱۲) الانفال[۷۶] :وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ۔

ترجمہ کنز الایمان : اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

(۱۳) البقرۃ [آیت ۲۷۰] : وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔

﴿﴾ اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے کوئی مدد دینے والا۔ (شاہ رفیع الدین)

﴿﴾ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (کنز الایمان)

(۱۴) النساء [آیت ۱۲۳] : مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ وَلَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا۔

ترجمہ کنز الایمان: جو کوئی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا کوئی

اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار۔
تفسیر مرادآبادی :خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصاریٰ میں سے۔ یہ وعید کفار کیلئے ہے۔
(۱۵) آل عمران [آیت ۸۱] : وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ۔
ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔
نورالعرفان :اس سے معلوم ہوا کہ صالحین بعد وفات بھی مدد کرتے ہیں کیونکہ انبیاء سے دین محمدی کی مدد کا عہد لیا گیا حالانکہ رب جانتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں یہ حضرات وفات پا چکے ہوں گے اور موسیٰ علیہ السلام نے مدد کی اس طرح کہ شب معراج پچاس نمازوں کی پانچ کرا دیں۔
ب۔ج ۲[۴۴۰] مشکوٰۃ[۵۵۸۳] :اس طرح اب بھی حضور اکرم ﷺ کی مدد اپنی امت پر برابر جاری ہے کہ اگر ان کی مدد نہ ہو تو ہم کوئی نیکی نہیں کر سکتے۔
موضح القرآن: یعنی خدا تعالیٰ نے سب پیغمبروں سے ان کی امتوں سے اقرار لیا کہ تم سب ایمان لاؤ اور مدد کرو اسکی اگر تمہارے وقت میں آوے اور نہیں تو اپنی قوم کو تعریف سنا کر نصیحت کرو کہ جب حضور ان کے پاس آئیں تو وہ ان پر ایمان

لائیں اوران کی مدد کریں۔

(۱۶) آل عمران [آیت ۱۵۳] : اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ ۔

ترجمہ کنزالایمان: جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے۔

نورالعرفان : اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صحابہ کا فعل حضور ﷺ کا فعل ہے کہ پکارنے والے صحابہ تھے مگر فرمایا گیا کہ تم کو رسول پکار رہے تھے۔ دوسرے یہ کہ جن آیتوں میں فرمایا گیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو وہاں پکارنے سے مراد پوجنا ہے ورنہ مصیبت کے وقت کسی بندے کو پکارنا مدد کیلئے جائز ہے کہ اس آفت میں مسلمانوں کو مدد کیلئے پکارا گیا۔

(۱۷) المائدہ [آیت ۳۵] : یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

ترجمہ کنزالایمان: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔''

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو طرف اس کے وسیلہ اور محنت کرو بیچ راہ اس کی کہ تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (شاہ رفیع الدین)

الخصائص الصغریٰ [ص ۴۵]: وسیلہ سے مراد توسل ہے جس کو جو چیز بھی ملے گی حضور ﷺ کے وسیلہ سے ملے گی۔

نورالعرفان: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اعمال کے ساتھ انبیاء و اولیاء اللہ کا وسیلہ بھی ڈھونڈنا چاہئے کیونکہ اعمال تو اُتَّقُوا اللّٰہَ میں آگئے ہیں پھر تلاش وسیلہ کا حکم ہوا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ وسیلہ کی راہ میں کوشش کرنا چاہئے تاکہ وسیلہ حاصل ہو۔

❖ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نیک عمل وسیلہ ہے لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کرے گا بلکہ اللہ کا فضل و رحمت۔ (ب۔ ج۳/۸۴_۶۳۲_۱۳۸۳)

فیض القدیر (للمناوی۔ج۳،ص۵۶۴): حدیث پاک! انبیاء کا ذکر کرنا عبادت ہے اور صالحین کا (اولیاء اللہ کا) ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ (جامع الصغیر۔۲۔ص۱۹۔فتح الکبیر للبھانی۔ص۱۲۰ ج۲)

❖ ملا علی قاری: فرماتے ہیں۔ محض ذکر رسول ﷺ اور ذکر صحابہ سے قلوب مطمئن ہوتے ہیں کیونکہ صالحین کے پاک ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے اور بوقت نزول رحمت دلوں کو اطمینان اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔ (شرح شفاء القاری۔ص۱۴۲،ج۱۔زرقانی شرح مواہب ص۲۷۰۔ج۳)

❖ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نبی رحمت ہوں، میں رسول رحمت ہوں۔ (مسلم، باب اسماء النبی۔مشکوٰۃ)

صراط مستقیم [ص۱۰۱]: کہ بے شک مرشد اللہ تعالیٰ کے راستے کا وسیلہ ہے۔ یہی آیت بطور دلیل پیش کی ہے۔

غنیۃ الطالبین [ص ۶۱۵] : یہ مشائخ ہی اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ اور راستہ ہیں۔ یہی خدا کا راستہ دکھانے والے ہیں اس دروازے سے اللہ کی بارگاہ میں راستہ ملتا ہے۔

﴿﴾ ''القول الجمیل'' کی اردو شرح میں مولوی خرم علی وہابی کہتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے اس حاشیہ میں لکھا ہے کہ اس آیت میں وسیلہ سے مراد مرشد کی بیعت ہے۔

صراط مستقیم [اردو/ص ۸۵] : اس آیت میں اللہ نے نجات کیلئے چار چیزیں ایمان، تقویٰ پس حقیقی نجات کیلئے مجاہدہ سے پہلے مرشد کا ڈھونڈنا ضروری ہے۔ اس واسطے رہبر کے سوا راستہ پالینا نہایت نادر اور کمیاب ہے۔

(۱۸) بنی اسرائیل [آیت ۵۷] : اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا۔

ترجمہ کنزالایمان: ''وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے۔ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔''

﴿﴾ سبکی کہتے ہیں جب اعمال صالحہ سے توسل جائز ہے باوجودیکہ یہ عقل انسانی ہے جو کوتاہی اور قصور کے ساتھ موصوف ہے اور دربار خداوندی میں مقبول ہے۔ پیغمبر خدا کو سفارش میں لانا جو اللہ کے محبوب اور محبّ ہیں بطریق اولیٰ جائز ہے۔

(راحت القلوب ص ۲۳۵)

♦ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان لوگوں کا توسل بھی پکڑا جا سکتا ہے جس کا حضور ﷺ کے دربار سے کسی قسم کا تعلق ہے۔ (راحت القلوب۔ص ۲۳۸)

تفسیر مراد آبادی : ابو مسعود نے فرمایا کہ یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے۔ وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مسلم ج ۳۔ ۲۶۔ ۸۵۲۵/ ب۔ ج ۲۔ ۱۸۲۶، کتاب التفسیر)

♦ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

نور العرفان : اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تک پہنچنے کیلئے وسیلہ ڈھونڈنا لازم ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار کے بعض معبودین بھی وسیلہ چاہتے ہیں جیسے مومن جن اور فرشتے کہ قیامت میں یہ سب ہمارے حضور ﷺ کا وسیلہ پکڑیں گے۔

موضح القرآن : یعنی جن کو کافر پوجتے ہیں۔ وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو اس کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب کا پیغمبر ہے۔

(۱۹) بنی اسرائیل [آیت ۷۱] یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۔

ترجمہ کنزالایمان: ''جس دن ہم جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔''

''جس دن بلائیں گے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں انکے کے''۔ (شاہ رفیع الدین)

تفسیر مراد آبادی : جس کا دنیا میں اتباع کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اس سے وہ امام زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں یہ لوگ چلے اور انہیں اس

کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین (یعنی اے چشتی۔ اے قادری اے نقشبندی وغیرہ)

نورالعرفان : اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے۔ شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔

غنیۃ الطالبین [ص ۶۱۵]: عادت الٰہی اسی طرح جاری ہے کہ اس زمین پر ایک پیر ہو ایک مرید۔ ایک مقتدر ہو دوسرا مصاحب۔ ایک پیشوا ہو اور دوسرا پیرو۔ یہ عادت الٰہی قیامت تک جاری رہے گی۔

م۔ج ۳ [ص ۷۵] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی نے امام کی بیعت کر لی ہو اور اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ اور اپنے دل کا ثمرہ دے چکا ہے تو بقدر امکان اس کی اطاعت کرے۔

م۔ج ۳ [ص ۹۲] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو اس حالت میں مرے کہ کسی سے بیعت نہ کی ہو گی تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہو گی۔

غوث پاک فرماتے ہیں کہ طالب کو اپنے شیخ کی خدمت سے اس وقت تک علیحدہ نہ ہونا چاہئے جب تک وہ منزل مقصود تک نہ پہنچ جائے۔

اللہ نے بعض صدیقین کو بذریعہ الہام خبر دی کہ اگر تم نے میرے بندوں جیسا عمل کیا تو میں تم کو محبوب بنالوں گا اور اگر تم ان کا طریقہ ترک کر دو گے تو میں بھی تم سے منہ موڑ لوں گا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۴۸۰)

(۲۰) التوبہ [۱۱۹] : یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔

ترجمہ کنزالایمان : ایمان والو۔اللہ سے ڈرواور سچوں کے ساتھ رہو۔

تفسیر مرادآبادی: جوصادق الایمان ہیں مخلص ہیں۔اس سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم ہے۔

اللہ نے مومنین کو صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔(زادالمعاد :ص۸۳/ ج۳)

نورالعرفان : معلوم ہوا کہ جس فرقہ میں اولیاء اللہ ہیں وہی برحق ہے کہ یہ صادقین کا فرقہ ہے۔لہٰذا ہمیشہ سچوں کے ساتھ رہواور اسی فرقہ میں رہو جس میں سچے لوگ ہوں۔

فضائل تبلیغ [ص۳۴۔ازمولوی زکریا] : مفسرین نے لکھا ہے کہ سچوں سے مراد اس جگہ مشائخ صوفیہ ہیں۔

(۲۱)الانبیاء [آیت ۷] وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ کنزالایمان : اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

تفسیر مرادآبادی: اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو۔

نورالعرفان : اس سے تقلید کا وجوب ثابت ہوا کیونکہ جو چیز معلوم نہ ہو وہ جاننے والے سے پوچھنا لازم ہے۔لہٰذا غیر مجتہد کو اجتہادی مسائل مجتہدین سے پوچھنا

اوران پرعمل کرنا ضروری ہے۔انہیں خوداجتہاد کرنا حرام ہے۔

(۲۲)الکھف[آیت ۱۷] : ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۔

''اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔جس کواللہ ہدایت دے ہدایت پاتا ہے اور جس کووہ بے راہ کردیں تواس کیلئے کوئی مددگار راہ بتلانے والا نہ پاویں گے۔''

نورالعرفان : اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گمراہ کا نہ کوئی مددگار ہے نہ کوئی مرشد رہبراور مومن کیلئے دونوں ہیں۔

تفہیم القرآن: یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے جس کواللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے۔اور جسے اللہ بھٹکادے اس کیلئے کوئی ولی مرشد نہیں پاسکتے۔

(۲۳)سورۃ یوسف [آیت ۱۰۱] : تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔

یوسف (علیہ السلام) نے کہا۔قبض کر مجھ کو مطیع اپنا اور ملادے مجھ کو ساتھ صالحوں کے۔

(۲۴)یوسف [آیت ۹۳] : اِذْھَبُوْا بِقَمِیْصِیْ ھٰذَا فَاَلْقُوْہُ عَلٰی وَجْہِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا۔

ترجمہ کنزالایمان : میرا یہ کرتہ لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

معلوم ہوا کہ بزرگوں کے لباس کے وسیلہ سے دکھ دور ہوجاتے ہیں' شفاء ملتی ہے۔

نورالعرفان : مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ قمیص حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تھی جو منتقل ہوتی ہوئی آپ تک پہنچی تھی۔(عوارف المعارف/ص ۱۲۰)

اس سے ثابت ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات ان کے جسم سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفاء، دافع البلاء و مشکل کشاء ہوتی ہیں۔

موضح القرآن : ہر مرض کی اللہ کے ہاں دوا ہے۔آنکھیں گئیں ایک شخص کے فراق میں اسی کے بدن کی چیز ملنے سے چنگی ہو گئیں۔

تذکرۃ الاولیاء : سلطان محمود غزنوی نے شیخ ابوالحسن خرقانی کا جبہ مبارک سامنے رکھ کر خدا سے دعا کی تو ایسی فتح پائی کہ آج تک مشہور ہے۔

(۲۵) الانفال [آیت ۳۳] : وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

ترجمہ کنز الایمان : ''اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

موضح القرآن : یعنی مکے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سے عذاب اٹک رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنہگار کو دو چیزیں پناہ ہیں ایک میرا وجود اور دوسرا استغفار۔

ب۔ج ۲/ ۱۰۸۷ : حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں صرف اللہ رب العزت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان پر زیادہ راضی ہوں۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات عذاب الٰہی سے امن کا وسیلہ ہے۔

وہابی مولوی ثناء اللہ کو ''امان'' سمجھتے ہیں۔اے امان مسلمان اے سرور ہندوستان (سیرت ثنائی۔ص ۴۰۵)

بخاری [ج۲:۶۰/۱۷۵۹]: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابوجہل نے یہ کہا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسا۔ ہمیں دردناک عذاب دے تو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (م۔ج۲/۲۳۴۸)

مسند امام اعظم [ص ۱۶۷]: ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کے انتقال کے دن سورج کو گرہن لگا..... ہم نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ (اے اللہ) کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ تو ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان میں ہوں۔

راحت القلوب [ص ۲۱۷]: حضور ﷺ کے فضائل میں آیا ہے کہ کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے جس کو تین دن کے بعد قبر سے نہ اٹھا لیتے ہوں سوائے میرے کہ میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ قیامت کے دن تک اپنی امت ہی میں رہوں تاکہ یہ لوگ بحکم وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ نزول بلا سے محفوظ رہیں۔

(۲۶) البقرہ [۸۹] وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت کافروں پر۔

تفسیر فتح العزیز [ج۱ص/۲۶۹]: یہودی علماء مشرکوں کے خلاف فتح کیلئے یہ

دعا مانگا کرتے۔اے رب ہم تجھ سے اس نبی امی احمد کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔

❖ معلوم ہوا کہ نبی کی تشریف آوری سے پہلے اہل کتاب آپ کے نام کے وسیلہ سے جنگوں میں دعائے فتح کرتے تھے اور قرآن نے ان کے فعل پر اعتراض نہ کیا بلکہ تائید کی اور فرمایا کہ ان کے نام کے وسیلہ سے تم دعائیں مانگا کرتے تھے۔اب ان پر ایمان کیوں نہیں لاتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ہمیشہ سے وسیلہ ہے۔

غنیۃ الطالبین (ص ۲۲۹) : امام حسن بن علی سے مروی ہے جب اللہ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو فرشتوں نے انہیں مبارک باد پیش کی اور جبرائیل، مکائیل، اسرافیل نے خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔اے آدم آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

(۲۷) البقرہ [آیت ۳۷] : فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

ترجمہ کنزالایمان : "پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔"

❖ بہت سے مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے حضور کے نام کے وسیلہ سے دعا کی جو قبول ہوئی۔(فتح العزیز، نشر الطیب، مدارج النبوت، ج ۲ ص ۳، راحت القلوب ص ۲۳۵)

❖ خدا نے آدم علیہ السلام سے فرمایا۔ اے آدم اگر محمد نہ ہوتے تو تم کو بھی نہ پیدا کرتا۔ (راحت القلوب ص ۲۳۵)

❖ پ۔۱۵ [بنی اسرائیل ۷۹] عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ کہ پہنچائے گا تم کو تمہارا رب مقام محمود پر۔

❖ حضرت ابی سعید خدری حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو اہل ایمان کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دے گا پھر محمد ﷺ کی شفاعت کے وسیلہ سے ان کو نکالے گا۔

تفسیر مراد آبادی : اور مقام محمود شفاعت ہے کہ اس میں اولیں و آخرین حضور ﷺ کی حمد کریں گے۔ اس پر جمہور ہیں۔

غنیۃ الطالبین [ص ۱۵۵] : عبداللہ بن عمر اس آیت کی تشریح کی تحت روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ آپ کو اپنے قرب میں تخت پر بٹھائے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے عرش پر بٹھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۲۸) البقرہ [۲۴۸] : وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ کنزالایمان : ”اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ معزز ہارون کے ترکہ کی اُٹھاتے لائیں گے

اسے فرشتے بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔

تفسیر مرادآبادی: تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا اس کو اللہ نے آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا۔ اس میں تمام انبیاء کی تصویریں تھیں ان مساکن مکانات کی تصویریں تھیں حضرت موسیٰ جنگ کے موقع پر اس تابوت کو آگے رکھتے تھے۔ اس کی برکت سے کامیاب ہوتے اور اس کی بے حرمتی سے نقصان اُٹھاتے اور امراض ومصائب میں مبتلا ہوتے۔ (موضح القرآن جلالین، وجمل، خازن، مدارک)

نورالعرفان : بزرگوں کے تبرکات مشکل کشاء اور باذن اللہ حاجت روا ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن وہ ہے جو مقبول بندوں کے تبرکات کی تاثیر کا قائل ہو اس کا انکار رب کی قدرت کا انکار ہے۔

(۲۹) آل عمران [آیت ۹۷] : فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

اس (حرم کعبہ) میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم اور جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن والا ہو جاتا ہے۔

ترجمہ کنزالایمان : ''اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔''

تفسیر مرادآبادی : جو اس کی حرمت وفضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ ہر شب جمعہ کو ارواح اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں۔ انہیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا۔ (مدارک، خازن، احمدی)

تفسیر کبیر : مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت اپنا قدم رکھا تھا تو اللہ نے اس حصہ کو جو ان کے قدم کے نیچے تھا نرم کر دیا تھا۔

یہاں تک کہ اس میں حضرت ابراہیم کا قدم گڑ گیا۔

راحت القلوب[ص۱۷۹]: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا حضور تشریف لائے تو فرمایا بحق نبیك والا انبیـــاء الذین من قبلی (بطفیل میرے نبی اوران نبیوں کے جو مجھ سے پہلے تھے۔.... اس حدیث میں دونوں حالت میں)

توسل کی دلیل موجود ہے باعتبار حضور ﷺ حالت وفات میں اور دیگر انبیاء کے اعتبار سے وفات کے بعد، جب دیگر انبیاء سے وفات کے بعد توسل جائز ہے تو سید الانبیاء ﷺ سے بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔

احادیثِ مُصطفٰے ﷺ (انبیاء واولیاء کا وسیلہ اور مدد)

(۱) ب۔ج۳ [۱۸۴۰] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے۔ اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے۔

(۲) عوارف المعارف[ص۱۳۰] : حضور ﷺ نے فرمایا سب مومن بھائی ہیں ان میں ایک دوسرے سے حاجت روائی چاہتا ہے تو وہ ایک دوسرے کی حاجت بر لاتے ہیں اللہ ان کی حاجات قیامت کے دن روا کرے گا۔

(۳) ب۔ج۳[۱۱۳۹] : حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ میری وجہ سے جہنم میں کم گہرائی پر ہیں۔

(۴) ب۔ج۳ [۱۸۴۱] : حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی

مدد کرو۔ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم کرنے سے روک دو۔

(۵) م۔ ج ۳ [۱۸۶۵] : حضور ﷺ نے فرمایا جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا تو اللہ اس کی حاجت پوری کریگا اور جو مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس کی دور کرے گا۔

(۶) مدارج النبوۃ۔ ج ۲ [ص ۵۲۱] : حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ اللہ نے جنگ حنین کے روز اپنے نبی ﷺ کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد فرمائی۔

(۷) الادب المفرد [ص ۲۸۱] : حضرت عبداللہ بن عمر کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی نے اسے کہا تو اپنے کسی بڑے کو یاد کر تو عبداللہ بن عمر نے کہا یا محمد ﷺ! اے محمد میری فریاد رسی فرمایئے۔

(۸) قول البدیع [ص ۲۲۵] : حضرت ابن عباس کو بھی کسی نے کہا کہ اپنی محبوب ترین ہستی کو یاد کر تو انہوں نے کہا.... یا محمد ﷺ! ان کی گراوٹ جاتی رہی۔

(۹) ب۔ ج ۳/ (۲۱۲۳) : نبی ﷺ نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا پھر لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا پھر لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری (مددگار) ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔

(۱۰) مدارج النبوۃ [ج ۲۔ ص ۵۱۸] : جنگ حنین کے دن حضور ﷺ نے مسلمانوں کو مدد کیلئے پکارا: جان لو میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں موجود ہوں۔ کہاں ہو اللہ کے بندو میں موجود ہوں کہاں ہو اے لوگو اور فرماتے۔ ''اے

خدا کے مددگار اور اے نبی کے مددگار۔"

(۱۱) ب، ج ۳ [۹۶۴] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ ایک مومن' مومن کیلئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے اور فرمایا کہ سفارش کرو تو تمہیں اجر ملے گا۔

(۱۲) مشکوٰۃ [۸۲۸] : ربیعہ بن کعب سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کچھ مانگ لو۔ میں نے کہا کہ میں آپ سے جنت میں آپ کی ہمراہی مانگتا ہوں۔ فرمایا کچھ اور مانگنا ہے۔ میں نے کہا صرف یہ ہی۔ فرمایا کہ اپنے نفس پر زیادہ نوافل سے میری مدد کرو۔ (مسلم)

(۱۳) مشکوٰۃ [۵۷۹۹] : عمران بن حصین کہتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے علی مجھ سے ہے میں علی سے ہوں اور علی ہر مومن کا دوست و مددگار ہے۔ (ترمذی)

(۱۴) مشکوٰۃ [۵۸۰۰] : نبی ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص کا میں دوست (مددگار) ہوں علی بھی اس کا دوست (مددگار) ہے۔ (احمد و ترمذی)

(۱۵) مسند امام اعظم [ص ۲۳] : حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہر نبی نے فرمایا کہ اللہ محمد ﷺ کی شفاعت کے صدقے مومنین (گناہگاروں کو) دوزخ سے نجات دے گا۔

(۱۶) م۔ ج ۳ [۱۸۶۹] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے خواہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔

(۱۷) ب۔ ج ۲ [۴۳۸] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ میری مدد باد صباء سے ہوئی اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک ہوئی۔

(۱۸) م۔ ج ۳ [۱۸۱۳] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ جب تک تو اس حالت (رشتہ داری سے نیک سلوک) پر قائم رہے گا خدا کی طرف سے ایک مدد گار انکے مقابلہ میں تیرے ساتھ رہے گا۔

(۱۹) مشکوٰۃ [۵۸۱۱] : حضور ﷺ نے فرمایا۔ مَنْ کُنْتُ مَوْلٰہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ جسکا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

(۲۰) مشکوٰۃ [۲۳۶۶] : عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی دعا سکھایئے کہ میں وہ دعا مانگوں تو اللہ میری آنکھوں کو بینا کر دے تو آپ نے ارشاد فرمایا تو کہہ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔

(ابن ماجہ ج ۱/۱۴۴۳)

اے اللہ وہ میرا سفارشی بنا۔ آپ کو مجھ میں اور میرے نفس میں، میں متوجہ ہوتا یا محمد ﷺ اپنے رب کی طرف تمہارے وسیلہ سے۔ تو اس نابینا نے یہ دعا کی پھر کھڑا ہوا تو اچانک بینا ہو گیا۔ (نشر الطیب، فضائل حج ص ۲۲۲، الوسیلہ ص ۲۳، ہدیۃ المہدی ص ۲۳، جامع الصغیر جز اول ص ۵۸۔ عربی، علامہ سیوطی)

(۲۱) غنیۃ الطالبین [ص ۶۰] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ عَلَیْہِ سَلَامُکَ

نَبِیَ الرَّحْمَۃِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِیَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ وَیَرْحَمَنِیْ

﴿﴾ راحت القلوب [ص ۲۳۵]: خصائص الکبریٰ (حصہ دوم ص ۶۳۴۔ صحیح اسناد کے ساتھ امام ابواسحاق) ترمذی نے اس کو صحیح اور حسن کہا ہے۔ بیہقی نے صحیح کہا۔

(۲۲) عثمان بن حنیف: کسی دوسرے شخص کو بھی یہ دعا سکھائی اور اس نے اس پر عمل کیا تو اس کا کام بھی ہو گیا۔ (راحت القلوب ص ۲۳۶)

(۲۳) خصائص الکبریٰ [ج ۲ ص ۵۵۵] : حضرت خالد سے روایت ہے کہ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا، میں اس کی حاجت پوری کرتا ہوں۔

(۲۴) ب۔ ج ۳ [۱۲۱۱] جب حضور ﷺ سو جاتے تو ام سلیم آپ کا پسینہ اور بال لیکر ایک شیشی میں جمع کر لیتی پھر اس کو خوشبو میں ملا کر جمع کرتی۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وصیت کی کہ اس خوشبو میں سے میرے حنوط میں ملا دینا چنانچہ ان کے حنوط میں وہ ملا دی گئی۔

(۲۵) ب۔ ج ۳ [۱۲۷۷] : بیمار صحابہ کرام حضور ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیتے تو تندرست ہو جاتے۔

(۲۶) مدارج النبوت [ج ۲۔ ص ۹۳۶] : حضرت خالد کو حضور ﷺ نے ایک ٹوپی عنایت کی تھی۔ جس میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ جس جنگ میں بھی شریک ہوا یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اللہ نے اس کی برکت سے مجھے فتح دی۔

(۲۷) مسند امام اعظم [۲۹] : حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ قیامت کے دن آپ کن کی شفاعت فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا اہل کبائر کی۔ اہل عظائم کی اور جنہوں نے ناحق خون کیا۔

(۲۸) ب۔ج ۳ [۱۶۲۹] : حضرت جابر بن عبداللہ بیمار ہوئے تو حضور ﷺ نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی ان پر چھڑکا تو وہ ہوش میں آگئے۔

(۲۹) مشکوٰۃ [۶۱۰۹] : اسماء بنت ابوبکر کہتی ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک جبہ مبارک تھا۔ نبی ﷺ اس کو کبھی کبھی پہنتے تھے اور اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو دیتے ہیں اور اس کے ذریعے ان کیلئے شفاء طلب کرتے ہیں۔ (مسلم ج ۳۔ص ۲۰۶، مدارج النبوۃ ج ۱ص ۷۹۲)

(۳۰) مشکوٰۃ [۶۵۸] : ایک جماعت نے حضور ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور عرض کیا کہ ہمارے ملک میں بیعہ (یہودیوں کی عبادت خانہ) ہے ہم چاہتے ہیں اس کو توڑ کر مسجد بنالیں۔ حضور ﷺ نے ایک برتن میں پانی لیکر اس میں کلی فرمادی اور فرمایا کہ اس بیعہ کو توڑ دو اور اس پانی کو وہاں زمین پر چھڑک دو اور اس کو مسجد بنالو۔ (نسائی)

(۳۱) مشکوٰۃ [۱۵۲۵] : ام عطیہ سے روایت ہے کہ جب ہم زینب بنت رسول ﷺ کو غسل دے کر فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی۔ ہم کو حضور ﷺ نے اپنا تہبند شریف دیا اور فرمایا کہ اس کو تم کفن کے اندر جسم میت سے متصل رکھ دو۔ (مدارج النبوت ج ۲ص ۷۸۳)

❖ یہ حدیث صالحین کی چیزوں اور ان کے کپڑوں سے برکت لینے کی اصل ہے جیسا کہ مشائخ کے مریدین قبر میں مشائخ کے کرتے پہنا دیتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات)

(۳۳) بخاری [ج ۳۔ ۸۳۰]: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے، پانی میں بھگو کر وہ پانی بیماروں کو پلایا جاتا تو انہیں شفاء ہو جاتی۔

(۳۴) خصائص الکبریٰ [ج ۱ ص ۱۱۲] : سنان بن طلق نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنی قمیص کا ایک ٹکڑا دے دیجئے۔ میں اسکو بطور تبرک اپنے پاس رکھوں گا محمد بن جابر کہتے ہیں میرے باپ نے کہا اس ٹکڑے کو دھو کر مریضوں کو پلایا جاتا ہے اور اس کی برکت سے شفا حاصل کی جاتی ہے۔

(۳۵) غنیۃ الطالبین [ص ۴۵۱] : حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسے عالم کی صحبت میں بیٹھو جو پانچ چیزوں کو چھڑا کر پانچ کی ترغیب دیتا ہو۔ دنیا کی رغبت سے نکال کر زہد کی ترغیب دیتا ہو، ریا سے نکال کر اخلاص کی تعلیم دیتا ہو، غرور سے چھڑا کر تواضع کی ترغیب، کاہلی اور سستی سے بچا کر پند و نصیحت کرنے کی ترغیب، جہالت سے نکال کر علم کی ترغیب دے۔

(۳۶) مدارج النبوت [ج ۱۔ ص ۴۹] : حضرت ام ایمن جو آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں، انہوں نے حضور ﷺ کا بول مبارک پی لیا۔ حضور ﷺ نے تبسم فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اب تمہیں پیٹ کا درد لاحق نہیں ہوگا۔

(۳۷) مسند امام اعظم [ص ۲۶۶] : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کی بیمار پرسی کو تشریف لے جاتے تو اس کے حق

میں دعا کرتے ،اے لوگوں کے پروردگار دور کر بیماری کو اور اس کو شفاء بخش۔

(۳۸) **مدارج النبوت** [ج ا۔۵۰] : ایک عورت برکہ نے بھی آپ کا بول مبارک پی لیا تھا۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا تم ہمیشہ کیلئے تندرست بن گئی ہو۔

(۳۹) **مدارج النبوت** [ج ا۔ص ۵۰] : اس حجام نے جس نے آپ کے پچھنے لگائے تھے۔وہ تمام خون اپنے شکم میں اُتارتا جاتا۔حضور ﷺ نے کہا تو ہر بلا و امراض سے بچ گیا۔

(۴۰) **مدارج النبوت** [ج ا ص ۵۰] : غزوہ اُحد کے دن حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے والد مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے آپ کے زخموں سے خون چوس لیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جنتی کو دیکھنا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

(۴۱) **مدارج النبوت** [ج ا ص ۵۰] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے پچھنے کا خون پی لیا تو حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

(۴۲) **بخاری** [ج ۲ ص ۷۰۹] : حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا مانگتے تھے تو بارش ہوتی تھی۔(خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۶۰۲ ، غنیۃ الطالبین ص ۵۴۲، راحت القلوب ص ۲۳۹،وہابی ماہنامہ محدث ص ۳۳۔فروری ۱۹۸۶ء)

(۴۳) **بخاری** [ج ۲۔۱۰۶۵۔۱۰۶۳] : حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو کچھ نفع پہنچایا کیونکہ وہ آپکی حمایت کرتے تھے۔آپ نے فرمایا کہ وہ صرف ٹخنوں

تک آگ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا وہ دوزخ کے نچلے طبقہ میں ہوتے۔

(۴۴) بخاری [ج ۲/۹۲] : ابولہب نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا تو اس کے صدقہ میں اسے سوموار کو میٹھا پانی ملتا ہے۔

(۴۵) مشکوٰۃ [۵۹۸۳] : حضور ﷺ نے فرمایا چالیس ابدال کے وسیلہ سے بارش ہوگی۔ دشمنوں پر فتح حاصل کی جائے گی اور شام والوں سے عذاب ہوگا۔

(۴۶) مشکوٰۃ [۵۶۶۸] : ایک دفعہ مدینہ شریف میں بارش بند ہوگئی اور قحط پڑ گیا۔ لوگوں نے حضرت عائشہ سے عرض۔ کیا آپ نے فرمایا کہ روضہ رسول ﷺ کی چھت کھولدو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو فوراً بارش ہوئی۔ (نشر الطیب ص ۲۷۶، الوسیلہ ص ۲۷، راحت القلوب ص ۲۳۸)

(۴۷) مسلم [ج ۳/ ۲۱۳۹] : حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مومن کی کوئی دنیاوی مشکل دور کرے گا اللہ قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کریگا اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد میں رہتا ہے۔

(۴۸) مسلم [ج ۳۔ ۶۱۵] : ایک صحابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا الٰہی ان کی روزی میں برکت عطا فرما اور انکی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

(۴۹) مشکوٰۃ [۴۹۸۸] : حضور ﷺ نے فرمایا تم کو تمہارے ضعیفوں کی بدولت رزق دیا جاتا ہے اور دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

(۵۰) مشکوٰۃ [۵۶۶۷] : حضور ﷺ کے غلام حضرت سفینہ عہد فاروقی میں

گرفتار ہو گئے آپ قید سے بھاگ نکلے کہ اچانک ایک شیر سے سامنا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے شیر میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو شیر نے ان کی ہر طرح حفاظت کی اور راستہ بتلاتے ہوئے لشکر اسلام تک پہنچا دیا۔

(۵۱) بخاری [ج۲/۴۴۰_۵۶۸]: معراج کی رات پچاس نمازیں فرض ہوئیں ۔ واپسی پر حضور ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام کے فرمانے پر حضور ﷺ نے پچاس کی بجائے پانچ نمازیں کروائیں ۔ (ابن ماجہ ج۱/۱۴۵۸)

(۵۲) مشکوٰۃ [۵۶۲۰] : حضور ﷺ کے زمانے میں ایک بار قحط پڑا تو ایک شخص کے عرض کرنے پر حضور ﷺ نے دعا کی تو بارش ہوئی ۔ صحابہ کرام حضور سے دعا کروایا کرتے تھے۔

(۵۳) راحت القلوب [ص۲۳۴] :ایک حدیث عمر بن خطاب سے ہے۔ علماء حدیث نے اس کو صحیح کہا ہے کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی تو توبہ کیلئے کہا، یارب! اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرْ لِیْ ۔ یعنی اے میرے رب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بطفیل محمد (ﷺ) کے مجھ کو بخش دے۔

(۵۴) بخاری [ج۲/۸۵۰_۸۰۳] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں میں صحابی رسول اور صحابی رسول کے صحبت یافتہ کی موجودگی میں فتح دے دی جائے گی۔

(۵۵) بخاری [ج۲/۱۲۱۰] :عبداللہ بن عتیق کا پاؤں ٹوٹ گیا تو حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیر دیا بس ایسا معلوم ہوا کہ اس کو کوئی تکلیف نہ تھی۔

(۵۶) بخاری [ج ۲/ ۱۵۸] : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے پس کہیں گے تم میں کوئی صحابی رسول بھی ہیں جواب ملے گا ہاں۔ اس صحابی رسول کے وسیلہ سے انہیں فتح نصیب ہو گی۔ (مشکوٰۃ ۵۷۲۵)

(۵۷) مشکوٰۃ [۵۷۹۴] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو نہیں فتح ملتی اور نہیں رزق ملتا مگر ضعیف اور فقیر مومنوں کی برکت سے اور وسیلہ سے۔ (ب)

(۵۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان (ولیوں) کی برکت سے اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔ (سراجا منیرا/ص ۷۷۔ ابراہیم سیالکوٹی)

(۵۹) مشکوٰۃ [۵۳۲۹] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ والوں کیلئے ہے۔ (مکتوبات شریف۔ مکتوب نمبر ۱۵)

(۶۰) مسلم [ج ۲۔ ۴] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے قبل میری قبر شق ہو گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی۔

(۶۱) مسلم [ج ۱/ ۱۷۵۵] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک زمانہ ایسا آئیگا جب جہاد میں صحابی رسول کی وجہ سے فتح ہو گی پھر ایک زمانہ آئے گا جس میں جہاد میں تابعین کی وجہ سے فتح ہو گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا جب تبع تابعین کی موجودگی کی وجہ سے فتح عطا کی جائیگی۔

(۶۲) مشکوٰۃ [۵۳۴۰] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن تین

گروہ شفاعت کریں گے۔انبیاء،اولیاء،شہداء۔

(۶۳) راحت القلوب[۲۳۹] : حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے خدا ہم تیرے پیغمبر کے چچا کے ذریعہ استسقاء کر رہے ہیں اور ہم ان کے بڑھاپے کو شفیع بناتے ہیں۔

(۶۴) مشکوٰۃ [۵۳۳۱] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔میرے ایک امتی کی شفاعت سے بنی تمیم قبیلہ سے زیادہ آدمی جنت میں جائیں گے۔

(۶۵) مشکوٰۃ[۵۶۰۱] : حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حدیبیہ میں لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کی کمی کی شکایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنی چھاگل پر رکھا اور پانی اس کے اندر سے ابلنے لگا یعنی انگلیوں سے گویا پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔

(۶۶) مشکوٰۃ [۵۶۰۲] : براء بن عازب کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے کنواں میں پانی کا ایک قطرہ نہ رہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور کنویں کے کنارے وضو کیا اور کلی کا پانی کنویں میں ڈالا اور دعا کی اور پھر فرمایا تھوڑی دیر کنویں کو چھوڑ دو۔اس کے بعد لوگوں نے جی بھر کر پیا اور استعمال کیا۔(بخاری)

(۶۷) مشکوٰۃ [۵۶۰۵] : یزید بن عبیدہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر چوٹ تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔سلمہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوٹ کی جگہ پر تین بار دم کیا یعنی پھونکا۔پھر اس وقت سے مجھ کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔(بخاری)

(۶۸) ب۔ج ۳ [۱۶۳۶] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو شخص قرض کے بار میں لد جائے پھر اس کے ادا کرنے میں پوری کوشش کرے پھر ادا کرنے سے پہلے مر جائے تو میں اس کا مددگار ہوں۔ (بہشتی زیور/ پانچواں حصہ ص ۸۰)

(۶۹) ب۔ج ۲[۲۱۱]: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سنو! امام ڈھال ہے۔ اس کی آڑ لیکر جنگ کی جاتی ہے اور اس کی پناہ لی جاتی ہے۔

(۷۰) مسلم ج ۳[۷۱] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سپر ہے اس کے پیچھے سے مسلمان لڑتے ہیں اور اس کے ذریعے سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔

(۷۱) ب۔ج ۳[۱۰۲۶] : جب مدینہ منورہ میں بارش نہ ہوتی تو صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے کہ بارش رُک گئی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دعا کرتے تو بارش ہونے لگتی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہی سے بارش رُکتی۔

(۷۲) مشکوٰۃ [۴۹۸۹] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقراء مہاجرین کے ذریعہ خدا سے فتح حاصل ہونے کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ (شرح السنۃ)

(۷۳) م۔ج ۳[۱۷۲۶] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار مزنیہ غفار وغیرہ اور جو عبداللہ کی اولاد ہے۔ یہ دوسرے لوگوں کے سوا میرے مددگار ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان سب کا مددگار ہے۔

(۷۴) راحت القلوب ص ۲۷ [شیخ عبدالحق محدث دہلوی] : حکیم مطلق نے

اس شہر (مدینہ) کی مٹی اور پھلوں میں شفا کی خاصیت رکھی ہے۔ بہت سی حدیثوں میں آیا ہے کہ مدینہ کے غبار میں شفا ہے۔ اور بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ جذام اور برص کو آرام ہو جاتا ہے۔..... آنحضرت نے اپنے بعض اصحاب سے حکماً فرمایا تھا کہ بخار کے مرض کا علاج اس پاک مٹی سے کرو۔

(۷۵) مدارج النبوۃ ج ۲ [۴۸۷] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کے گھر چند روٹیاں تنور میں اپنے دست اقدس سے لگائیں وہ سب کچی رہ گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تعجب نہ کرو ان روٹیوں کو میرا ہاتھ چھو جانے کا شرف حاصل ہو گیا ہے اور جو چیز ہمارے ہاتھ سے چھو جائے۔ آگ اس پر اثر نہیں کرتی۔

(۷۶) زاد المعاد [ج ۳ ص ۱۵۹]: وفد صداء میں سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خدا سے دعا کیجئے کہ ہمارا کنواں بھر جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات کنکریاں لاکر مجھے دو۔ وہ پیش کر دی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ہاتھ سے رگڑا پھر واپس کر دیا اور فرمایا کہ بسم اللہ کہہ کر ایک ایک کر کے کنویں میں ڈالنا، ایسا ہی کیا گیا۔ وہ کنواں پانی سے بھر گیا۔

(۷۷) جنگ خمیس کے دن شیبہ بن عثمان نے عرض کیا یارسول اللہ میرے لئے استغفار فرمایئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا۔

(۷۸) مدارج النبوۃ ج ۲ [۷۴۴] : غسل کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پلکوں کے نیچے اور ناف کے گوشہ میں پانی جمع ہو گیا تھا۔ حضرت علی نے اس پانی کو

اپنی زبان سے چوسا اور اُٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے مجھ میں علم کی کثرت اور حافظہ کی قوت زیادہ ہے۔ (ماثبت بالسنۃ ص ۲۵۱)

(۷۸) مؤطا امام مالک [ص ۱۶۸] : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چشمہ تبوک پر پہنچ گئے تو صحابہ نے چشمہ سے تھوڑا تھوڑا پانی نکال کر جمع کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں چہرہ انور اور دونوں ہاتھ دھو کر واپس اس میں ڈال دیئے پھر چشمے کا پانی خوب بہنے لگا تو لوگوں نے پانی پیا۔

(۷۹) مدارج النبوت [ج ۲ ص ۹۱۵] : فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ اے خدا اپنی راہ میں مجھے شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک میں میری وفات مقرر فرما۔

(۸۰) بہشتی زیور ضمیمہ اولیٰ [حصہ اول ص ۹۲] : ابودردا رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ عالم باعمل کیلئے مچھلیاں پانی کے اندر استغفار کرتی ہیں۔ مچھلیوں کی خصوصیت اس لئے کی گئی کہ پانی بابرکت وجود علماء کے آتا ہے جس سے ان کی نیز دیگر اہل دنیا کی زندگی ہے۔

بہشتی زیور ضمیمہ اولیٰ (ص ۸۱) : حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حافظ قرآن کی اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرے گا اس کے خاندان والوں میں سے دس آدمیوں کیلئے کہ ان میں سب کے سب ایسے ہوں گے کہ ان کیلئے دوزخ واجب ہو چکی ہو گی۔

(۸۱) مسند امام اعظم (ص ۷۵) : حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ ایک یہودی کے گھر اس کی تیمارداری کیلئے گئے تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے

پر کلمہ پڑھ لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایک انسان کو میرے طفیل دوزخ کی آنچ سے محفوظ رکھا۔

(۸۲) مؤطا امام مالک [ص ۱۸۸] : حضور ﷺ میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ سوائے مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے۔

(۸۳) راحت القلوب [ص ۲۴۹] : محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ کے والد نے مسجد نبوی میں رات گذاری۔ تھوڑی دیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اور تھوڑی دیر ممبر کے سامنے فریاد کی۔ ایک شخص نے ۸۰ دینار کی تھیلی والد کے ہاتھ میں تھما دی۔

اقوال واعمال فقہاء واولیاء اللہ، انبیاء واولیاء کا وسیلہ اور مدد

(۱) کتاب الروح (ص ۱۰): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

(۲) مکتوبات شریف دفتر سوم [مکتوب نمبر ۱۲۳] : مجدد فرماتے ہیں۔ ایک راہ وہ ہے جس کا تعلق ولایت سے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس راہ سے واصل ہوئے ہیں اور اس راہ سے واصل ہونے والوں کے پیشوا ہیں۔ گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قدم حضور نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک پر ہیں اور حضرت فاطمہ حضرات حسنین بھی اس مقام پر ان کے ساتھ شامل ہیں۔ حضرت حسنین کے بعد بالترتیب بارہ اماموں کو یہ منصب ولایت حاصل ہوا، یہاں تک کہ حضرت غوث اعظم اس مرتبہ تک پہنچ گئے اور اب اس راستے میں فیوضات وبرکات جتنے اقطاب، نجباء اور ولیوں کو

پہنچتے ہیں ان کے ذریعے پہنچتے ہیں کیونکہ فیض کا مرکز انکے بغیر کسی کو نہیں ملا۔

(۳) مکتوبات (دفتر دوم) [مکتوب نمبر ۲۲] : ناقصوں کی تکمیل ان کی توجہ اور صحبت پر منحصر ہے ان کی نظر امراض قلبی کو شفا بخشتی ہے اور ان کی توجہ باطنی بیماریوں کو دور کرتی ہے۔

(۴) مکتوبات دفتر دوم [مکتوب نمبر ۳۶] : صحابہ کرام حضور ﷺ کے لعاب دہن کو زمین پر نہ گرنے دیتے تھے بلکہ آب حیات کی طرح پی جاتے تھے اور خون کو بھی پی جاتے تھے۔

(۵) مدارج النبوت (ج ا ص ۵۵۶): جس منبر پر حضور ﷺ خطبہ فرماتے تھے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ لگا کر منبر پر رکھتے تھے۔

(۶) غنیۃ الطالبین [ص ۵۴۲] : خدا سے بارش کی دعا کرنے کیلئے زاہدوں، نیکو کاروں، عالموں اور دینداروں کا وسیلہ اختیار کریں۔

(۷) سفینۃ الاولیاء [ص ۸۱] : شیخ علی بن عثمان ہیتی رحمۃ اللہ علیہ وہ صاحب تصرف بزرگ ہیں کہ اگر کسی پر شیر حملہ کرتا اور اس کے سامنے آپ کا نام لیا جاتا تو شیر اُلٹے پاؤں لوٹ جاتا۔

(۸) اخبار الاخیار : غوث پاک نے فرمایا : جس نے اپنے کو میری طرف منسوب کیا اور میرے ارادتمندوں میں شامل ہو گیا، اللہ اس کو قبول فرماتا ہے اور اس پر رحمت نازل فرماتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے۔

(۹) زبدۃ الآثار [ص ۹۰] : حضور غوث پاک اللہ کے حکم سے اندھوں کو بینا،

کوڑھی کو تندرست اور مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔

(۱۰) غنیۃ الطالبین [ص ۶۱] : حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کر دیتے اور مادر زاد اندھوں کو بینا اور کوڑھ میں گرفتار لوگوں کو تندرست کر دیتے تھے۔

(۱۱) راحت القلوب [ص ۲۳۴]: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں توسل واستغاثہ اور استمداد انبیاء ومرسلین ومتقدمین اور متاخرین بزرگوں کا فعل ہے، خواہ یہ آپ کے عالم وجود میں آنے سے پہلے ہو یا اس کے بعد حیات دنیویہ ہو یا عالم برزخ خواہ میدان قیامت ہو۔

(۱۲) تذکرۃ الاولیاء [ص ۲۸۹]: سلطان محمود غزنوی جب سومنات کے حملہ میں گھر گیا تو آپ نے شیخ ابوالحسن خرقانی کے جبہ کو سامنے رکھ کر دعا کی کہ اے اللہ اس جبہ کے وسیلہ سے فتح دے اور ایسی فتح پائی کہ آج تک مشہور ہے۔ (تذکرہ خرقانی)

(۱۳) قصیدۃ النعمان [ص ۶۳] : انا طامع بالجود منك ولم یکن

لابی حنیفة فی الانام سواك

یارسول اللہ میں آپ کی دعا کا اُمیدوار ہوں اور مخلوق میں ابوحنیفہ کا آپ کے سوا کوئی نہیں۔

(۱۴) قصیدہ بردہ [امام بوصیری]

ومن تکن برسول اللہ نصرته

ان تلقه الاسد فی اجامها تجم

یعنی جس کی مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں وہ شیروں سے بھی بچ جاتا ہے۔

(۱۵) بوستان [شیخ سعدی] شنیدم کہ در روز امید و بیم

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ نیکوں کے وسیلہ سے بُروں کو بخش دے گا۔

(۱۶) مکتوبات۔ دفتر سوم [مکتوب نمبر ۱۲] : اور طریق سلوک میں چونکہ طالب کی انابت ورجوع ہے۔ اس لئے اس میں وسیلہ اور واسطہ کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۷) مدارج النبوۃ ج ۱ [ص ۲۸۰] : زمین میں چالیس شخص ہمیشہ رہتے ہیں ان کی برکت سے لوگوں کیلئے بارشیں ہوتی ہیں۔

(۱۸) مولانا جامی : اگر نام محمد را نہ آورے شفیع آدم

نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے سیلہ سے حضرت آدم توبہ نہ کرتے تو ان کی توبہ کبھی قبول نہ ہوتی، اگر حضرت نوح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ نہ پکڑتے تو غرق سے نجات نہ پاتے۔

(۱۹) نزہت الخاطر الناظر ترجمہ شیخ عبدالقادر [ص ۶۱] : حضور غوث پاک نے فرمایا۔ جو کوئی مصیبت میں مجھ سے مدد مانگے تو وہ مصیبت دور ہوگی اور جو تکالیف میں میرا نام لیکر پکارے گا تو تکلیف رفع ہوگی۔

(۲۰) راحت القلوب [ص ۲۳۶] حاجتمندوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل اور استمداد سے کشادگی رزق، حصول اولاد اور نزول بارش چاہنا، اور اس میں کامران و شادکام ہونا بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔

(۲۱) راحت القلوب [ص ۲۴۰] : ابن الجلا کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا ابھی مجھ پر ایک دو فاقے گذرے تھے کہ میں نے قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آپ کا مہمان ہوں۔ حضور ﷺ نے مجھے خواب میں ایک روٹی دی۔

(۲۲) مکتوبات دفتر سوم [مکتوب نمبر ۱۱۶] : یہ کس قدر اعلیٰ دولت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو بعض بزرگیوں اور فضیلتوں کے ساتھ مخصوص کر کے اپنے بندوں کی حاجتوں کی کنجی اس کے دست تصرف کے حوالے کر دے اور اس کو ان لوگوں کی جائے پناہ بنائے۔

(۲۳) مکتوبات دفتر سوم [مکتوب نمبر ۱۲۲] : حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ وسیلہ طلب کیا ہے اور یہ آرزو فرمائی ہے کہ ان کی امت میں داخل ہوں۔

(۲۴) مدارج النبوۃ [ص ۶۳۲] : جو کچھ کائنات میں موجود ہے اور جو کچھ نابود ہوا سب ہی کا وجود آپ ﷺ کے طفیل وصدقہ میں ہے اور خود مغفور بھی ہیں۔

(۲۵) مدارج النبوۃ [ص ۸۰۱/ ج ۱] : مقام درد پر (حضور ﷺ کے) نعلین شریف کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے۔

(۲۶) مدارج النبوۃ [ص ۵۷۱/ ج ۱] : حق تعالیٰ نے اس دن (جمعہ) کو تمام مخلوق کی ضرورتوں، حاجتوں اور مطلبوں کو شفقت و مہربانی سے پورا فرمایا ہے اور یہ تمام باتیں امت کو حاصل نہیں ہوتیں اور نہ وہ اس کی معرفت کر سکیں گے مگر سید

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت وسبب اور آپ کے دست اقدس کے ذریعہ سے۔

(۲۷) جمال الاولیاء [ص ۱۵۸-۵۹]: محمد بن حسن المعلم باعلوی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک چور نے آپ کے کھجور کے درختوں سے کچھ پھل چوری کر لئے تھے تو اس کے بدن میں زخم ہو گئے اور اس قدر تکلیف کہ نیند حرام کر دی۔ صبح ہوئی حضرت شیخ کی خدمت میں معذرت کیلئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ فلاں صاحب کی قبر پر جاؤ اور اس قبر کی مٹی اپنے زخم پر لگاؤ اس نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا۔

(۲۸) اخبار الاخیار [ص ۴۸] : حضور غوث پاک نے ارشاد فرمایا "جو شخص خود کو میری طرف منسوب کرے اور مجھ سے عقیدت رکھے تو حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا اور اس پر رحمت فرمائے گا۔ ایسا شخص میرے مریدوں سے ہے اور خدا نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ میرے مریدوں کو جنت میں داخل کرے گا۔"

(۲۹) راحت القلوب [ص ۲۳۷] : قاضی عیاض مالکی کتاب الشفاء میں بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر خلیفہ نے امام مالک سے فرمایا کہ اے ابو محمد عبد اللہ دعا کے وقت قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسول اللہ کی طرف تو امام مالک نے کہا کس واسطے پیغمبر سے منہ پھیرتا ہے حالانکہ وہ وسیلہ تیرے اور تیرے باپ آدم صفی اللہ کے ہیں۔ خدا کے نزدیک استقبال پیغمبر کی طرف کرو اور ان سے شفاعت مانگو۔

(۳۰) مدارج النبوۃ [ص ۱۰۴۹/ ج ۲] : ایک شخص بہت بیمار تھا اور اسے شفا نہ ہوتی تھی اس نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے عرض کیا تو انہوں نے حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کے قطیفہ کو دھویا اور اس کا پانی اس کی ناک میں ٹپکایا، وہ بیمار تندرست ہو گیا۔

(۳۰) مدارج النبوۃ [ص ۱۷۵/ج۱] : امت مرحومہ کو دنیا و آخرت میں جو کچھ ملا ہے اور جو نعمت حاصل ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے ہی ملی ہے۔

(۳۱) جمال الاولیاء [ص ۱۸] : اولیاء اللہ کی برکت سے لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ انہی کی بدولت شہروں سے بلائیں دفع کی جاتی ہیں اور انہی کے وجود کی برکت سے عذاب دفع کئے جاتے ہیں۔ (اشرف علی تھانوی)

(۳۲) تذکرۃ الاولیاء مقدمہ [ص ۳]: حضرت یحییٰ عمار کو بعد مرنے کے لوگوں نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے۔ جواب دیا کہ اللہ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے یحییٰ ہم تجھ سے بہت سخت جواب طلبی کرتے لیکن تو نے ایک محفل میں اس انداز سے ذکر کیا کہ ہمارا ایک دوست اس کو سن کر بہت محظوظ ہوا اور اس وجہ سے ہم نے تمہاری مغفرت کر دی۔

(۳۳) مدارج النبوۃ [حصہ دوم] : شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ اے عاقل! طالب اتباع محمدی کیلئے ہمارا کلام تاباں اور واضح ہے۔ لہٰذا تمہیں چاہئے کہ کسی ایسے شخص کی جستجو میں کوشش کرو۔ جو تمہیں معرفت الٰہی اور تمہاری اور تمہاری اپنی حالت کے پہچاننے میں تمہاری رہنمائی کرے اور جب تمہیں ایسا شخص مل جائے تو اس کے حکم کی مخالفت نہ کر اور اس سے جدا نہ ہو اگرچہ بلائیں اور مصیبتیں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔

(۴۴) جمال الاولیاء[ص ۲۳]: فقیہ ابوبکر بتائی نے فقیہ عالم ابوعبداللہ محمد بن الحسین بن ابی سعود ہمدانی کے وصال کے بعد غسل کے وقت ناف میں جو پانی جمع ہو گیا تھا اس کو اپنی آنکھوں پر لگالیا۔ تو اس کے بعد ان کی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں۔

(۴۵) راحت القلوب[ص ۲۸]: جس زمانہ میں مدینہ پاک کا قیام میرے لئے باعث شرف ہوا تھا میرے پیروں پر ایسا ورم ہوا کہ اطباء نے اس کو بالاتفاق ہلاکت اور فنا کی علامت تجویز کیا۔ میں نے اس پاک مٹی سے اپنا علاج کیا اور تھوڑے ہی دنوں میں سہولت اور آسانی کے ساتھ آرام ہو گیا۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

(۴۶) راحت القلوب[ص ۲۴۱]: حضرت عمر بن خطاب کا استسقاء کے واقعہ میں عباس سے توسل پکڑنا ثابت ہے۔ جمیع علماء میں سے کسی کو بھی اس میں اختلاف نہیں ہے۔ اسی طرح انبیاء واولیاء اور صالحین امت سے توسل اور استمداد آخرت کیلئے بوسیلہ شفاعت جائز ہے۔

(۴۷) راحت القلوب[ص ۲۳۹]: حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں کہتے کہ خداوندا یہ قوم میری طرف متوجہ ہوئی ہے۔ یہ سبب اس تعلق کے جو مجھ کو تیرے پیغمبر سے ہے۔ اے خدا مجھ کو ان کے سامنے شرمندہ نہ کر۔

﴿﴾ عباس بن عقبہ بن ابی لہب نے کہا کہ اللہ نے میرے چچا کے ذریعے سے حجاز اور اسکے باشندوں کو سیراب کیا اور یہ ان ایام میں ہوا جب کہ انہوں نے اپنے بڑھاپے کے ذریعے استسقاء کیا تھا۔

(۴۸) راحت القلوب[ص ۲۴۰]: امام ابوبکر بن مقری کہتے ہیں کہ میں طبرانی

اور ابوالشیخ تینوں حرم مصطفوی میں تھے کہ بھوک نے غلبہ کیا اور دو روز اسی حالت میں گذر گئے ۔جب عشاء کا وقت آیا میں قبر شریف کے سامنے گیا اور عرض کیا ''یارسول اللہ الجوع'' .... یہ کہہ کر میں واپس آگیا۔اچانک ایک شخص علوی آیا اور اس کو حضور ﷺ نے کہا تم ان لوگوں کے لئے کھانا حاضر کرو۔

(۳۹) راحت القلوب [ص ۲۴۰] : ابوبکر اقطع کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا اور مجھے پانچ دن گزر گئے کہ غذا نہیں چکھی تھی ۔چھٹے روز قبر شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کا مہمان ہوں۔خواب میں حضور ﷺ تشریف لائے حضرت ابوبکر داہنی طرف اور حضرت عمر بائیں طرف، علی بن ابی طالب آگے تھے مجھ سے کہتے ہیں کہ اٹھو پیغمبر خدا تشریف لے آئے۔میں آگے بڑھا اور آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان میں نے بوسہ دیا آپ نے مجھ کو ایک روٹی دی میں نے کھالی۔جب بیدار ہوا تو ایک ٹکڑا روٹی کا میرے ہاتھ میں بچا ہوا تھا۔

(۴۰) راحت القلوب [ص ۲۴۰]: احمد بن محمد صوفی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا، آپ کے دونوں ساتھیوں پر سلام عرض کر کے سو گیا۔آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے احمد تو آگیا ہے کیا حال ہے۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں بھوکا ہوں اور آپ کا مہمان ہوں۔فرمایا کہ ہاتھ پھیلا۔آپ نے چند درہم میرے ہاتھ میں دے دیئے ۔جب میں بیدار ہوا تو وہ درہم میرے ہاتھوں میں تھے۔میں بازار گیا۔گرم روٹی اور فالودہ خریدا پھر جنگل کو چلا گیا۔

(۴۱) راحت القلوب [ص ۱۳۶] : حدیث میں آیا ہے کہ جب عبدالقیس کے وفد کی نظر حضور ﷺ کے جمال پر پڑی تو اونٹ بٹھالنے سے پیشتر ہی اپنے کوزمین پر گرادیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں کیا۔

﴿﴾ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بزرگوں کی تعظیم کیلئے انہیں دیکھتے ہی سواری سے اُتر جانا چاہیے ۔

(۴۲) فضائل درود شریف [مولوی زکریا] : عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر ورم ہوگیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی، میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ.......... حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرت درود نے مجھے گھبرادیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا۔

(۴۳) غنیۃ الطالبین [ص ۵۶] اس کے بعد زم زم کی طرف جائے اور اس سے پانی پئے، پانی پیتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الٰہی اس پانی کو میرے لئے نفع بخش، علم وسیع رزق سیرابی اور شکم سیری اور ہر مرض سے شفا کا باعث بنادے اور میرے دل کو اس سے دھوکر اپنے محبت آمیز خوف سے بھردے۔

(۴۴) غنیۃ الطالبین [ص ۵۹] : روضہ پاک پر حاضر ہوکر عرض کرے........ الٰہی ہمارے آقا اور مولا سردار محمد مصطفےٰ ﷺ کو ہمارے لئے وسیلہ بنا اور دنیا اور آخرت میں ان کو بلند درجہ اور بزرگی عطا فرما.....اور بے شک الٰہی تونے اپنے

پیغمبر سے فرمایا۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا ....کہ اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر کے تیرے پاس آئیں اور اللہ سے بخشش چاہیں اور رسول اللہ ان کیلئے بخشش کی درخواست کریں تو وہ اللہ کو ضرور بخشنے والا اور مہربان پائیں گے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں تیرے پیغمبر کے پاس اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوا معافی کا طلب گار ہو کر حاضر ہوا ہوں۔ اور تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے ان لوگوں کیلئے واجب کر دی تھی جو تیرے نبی کی حیات میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے طلبگار ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کیلئے مغفرت طلب فرمائی۔

(۴۵) غنیۃ الطالبین [ص ۶۰] : (زائر) دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے روضہ اطہر کے اندر ہی مزار اقدس اور منبر شریف کے درمیان اگر نماز ادا کرے تو مستحب ہے۔ حصول برکت کیلئے منبر شریف کو چھوئے۔

(۴۶) غنیۃ الطالبین [ص ۵۵۷] : مبارک ہیں وہ لوگ اور بشارت ہے ان لوگوں کو جو ایسے متوکلین (اہل اللہ و اولیاء) کی خدمت میں کچھ مال پیش کریں اور ان کے ساتھ مہربانیاں کر کے ان کے ساتھ میل جول رکھیں۔ کسی روز ان کی خدمت کریں۔ ان کی دعا پر آمین کہیں۔ اور ان کیلئے کلمہ خیر زبان سے نکالیں.... ....بادشاہ کے حضور میں بادشاہ کے عمائدین کے بغیر رسائی نہیں ہوتی۔ ان کی خدمت کرے تو ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی بادشاہ کے حضور میں اس کو پیش کر دے۔ اور اسکی پسندیدہ عادتوں اور عمدہ خصائل کا ذکر کرے اور بادشاہ اس کے

حسن واخلاق سے خوش ہوکراس بندہ کو اپنی نعمتوں اور بخششوں سے نوازے۔

(۴۷) غنیۃ الطالبین[ص ۶۰۲] : وہ فقراء حقیقی جوان صوفیائے کرام کے راستے اور طریقے پر چلنے والے ہیں۔ جو نفسانی خواہشوں اور گمراہ کرنے والی آرزوؤں سے پاک اور عادات رذیلہ سے محفوظ ہیں۔ وہ سب لوگ ابدال اور اولیاء اللہ کے گروہ میں داخل ہیں۔

(۴۸) غنیۃ الطالبین[ص ۶۰۴] : وہ (ولی اللہ) اللہ کی زمین کے اوتاد میں سے ہو جاتا ہے وہ اللہ کے شہروں اور اللہ کے دوستوں کا نگہبان بن جاتا ہے۔

(۴۹) غنیۃ الطالبین [ص ۶۱۷] : مرید اگر شیخ سے کچھ سیکھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کو شیخ پر یقین راسخ اور پختہ اعتقاد ہو کہ اس ملک میں میرے شیخ سے بزرگ اور کوئی شیخ نہیں۔ اس عقتاد سے اس کو اپنے اصل متقصد میں فائدہ حاصل ہو گا۔ اللہ کے حضور میں اس کو قبولیت حاصل ہو گی اور جو کچھ وہ پیر کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اس کو آفات سے محفوظ رکھے گا۔

(۵۰) غنیۃ الطالبین[ص ۶۱۸] : مرید پر لازم ہے کہ اس کا شیخ اس کی ادب آموزی کیلئے جو کچھ حکم دے۔ اس کو بجالائے اگر اس سے اس بارے میں کوتاہی ہو تو شیخ کو اس سے آگاہ کردے تاکہ وہ اس سلسلہ میں غور و غوض کرے اور مرید کے حق میں عمل کی دعا فرمائے۔

(۵۱) غنیۃ الطالبین[ص ۶۲۱] : جب فقراء کے پاس پہنچو تو مسرت اور خوش اخلاقی کے ساتھ جاؤ بلکہ اللہ کا شکر بجالاؤ کہ اس نے تم کو جس خلق کی توفیق عطا

فرمائی اور تم کو اپنے اولیاء اپنے خاص بندوں اور اللہ والوں کی خدمت کا موقع عنایت فرمایا کیونکہ فقراء صالحین اہل اللہ اور اس کے خاص بندے ہوتے ہیں۔

(۵۲) فتاویٰ عزیزیہ [ص ۱۶۸] : اہل قبور سے استمداد کرنا ایک ایسا امر ہے۔ مشائخ صوفیہ جو کہ اہل کشف و کمال سے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ کامل طور پر ثابت ہے حتیٰ کہ وہ حضرات کہتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو ارواح سے فیض حاصل ہوا ہے۔ چنانچہ امام شافعی نے فرمایا کہ قبر امام موسیٰ کاظم کی، مجرب تریاق ہے دعا قبول ہونے کیلئے۔

(۵۳) غنیۃ الطالبین [ص ۶۵۱] : عکاشہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے ان لوگوں میں کر دے (جو بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل ہوں گے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ "اے اللہ ان کو ان لوگوں میں سے کر دے۔"

(۵۴) غنیۃ الطالبین [ص ۶۵۹] : روایت ہے کہ کسی نبی کا ایک چھوٹے سے پتھر کے پاس سے گذر ہوا۔ اس پتھر سے بڑی مقدار میں پانی جاری تھا۔ یہ بات دیکھ کر ان کو بہت تعجب ہوا۔ اللہ نے پتھر کو گویائی کی قوت عطا کر دی۔ نبی اللہ نے اس سے پانی نکلنے کی وجہ دریافت کی پتھر نے جواب دیا کہ جب سے اللہ نے یہ آیت وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۔ (آدمی اور پتھر دوزخ کا ایندھن ہوں گے) نازل فرمائی ہے۔ میں خوف کے باعث روتا رہتا ہوں۔ (یہ پانی میرے آنسو ہیں) نبی اللہ نے دعا کی الٰہی اس پتھر کو دوزخ سے محفوظ رکھ۔ وحی نازل ہوئی کہ ہم نے اس کو نجات دی۔

(۵۵) زادالمعاد [ج ۳/ص ۸۹] : کرامات اولیاء کا وقوع یا تو ضرورت دین

کیلئے ہوتا ہے یا اسلام اور اہل اسلام کے منفعت کیلئے ہے۔ یہ رحمانی احوال ہوتے ہیں اور اتباع رسول اللہ ﷺ ہی ان کا سبب ہوتا ہے۔

(۵۶) زاد المعاد [ج ۳/ص ۲۰۱]: رہی طب قلوب، تو یہ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جانب مسلم طور پر منسوب ہے اور ان کے بغیر اور ان کے دست کرم سے بے نیاز ہو کر اس کے حصول کا سرے سے امکان ہی نہیں۔

(۵۷) زاد المعاد [ج ۳/ص ۲۸۴]: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کون زیادہ طبیب ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا علاج میں بھی اس سے فائدہ ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے مرض اُتارا ہے، اس نے علاج بھی نازل کیا ہے۔

﴿﴾ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ہر علم و صفت میں جو زیادہ ماہر ہو۔ اس سے مدد لینی چاہیے۔

(۵۸) موضوعات کبیر [ص ۹۴]: ملا علی قاری فرماتے ہیں ہمارے شیخ المشائخ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ (رسول اللہ نے فرمایا) کہ فقراء سے نعمت حاصل کیا کرو کیونکہ قیامت کے روز ان کے پاس دولت ہوگی۔

(۵۹) موضوعات کبیر [ص ۳۷۶]: علماء، انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نہ جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو اور یہ بھی وارد ہے کہ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ نبی اپنی اُمت میں۔

(۶۰) تفسیر مظہری [ص ۸۹/زیر آیت البقرہ آیت ۱۹۵]: حضرت ابو ایوب قسطنطنیہ میں شہید ہوئے۔ قسطنطنیہ میں شہر پناہ کے قریب مدفون ہوئے۔ لوگ ان کی قبر پر بارش کی دعا اُن کے وسیلہ جلیلہ سے مانگتے ہیں۔

(۶۱) **غنیۃ الطالبین** [ص ۳۲۲] : جس نے رجب کے دو روزے رکھے اس کو مذکورہ ثواب کے علاوہ ایسے دس صدیقوں کا ثواب ملے گا اور صدیقین کی شفاعت کے برابر اس کی شفاعت اور سفارش قبول کی جائے گی۔

(۶۲) **غنیۃ الطالبین** [ص ۳۲۳] : جس نے ماہ رجب کے بیس دن کے روزے رکھے اس کو بیس گنا ثواب ملے گا۔ وہ حضرت ابراہیم کے قبہ کے رو برو ہوگا اور وہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں کے برابر خطا کاروں اور گنہگاروں کی شفاعت کرے گا۔

اقوال واعمال دیوبندی وہابی (انبیاء واولیاء اللہ کا وسیلہ اور مدد)

(۱) صراط مستقیم از مولوی اسماعیل دہلوی [ص ۱۱۵]: مقامات ولایت بلکہ قطبیت، غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسے باقی خدمات آپ رضی اللہ عنہ (علی) کے زمانہ سے لیکر دنیا ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت سے ہوتا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو دخل ہے۔ جو عالم ملکوت کی سیر کرنیوالوں پر مخفی نہیں۔

(۲) ضمیمہ بہشتی زیور حصہ ۵ [ص ۶۹] : بزرگوں کی بے ادبی اور ان پر لعن طعن سے دارین میں بلاء نازل ہو اور طعن کرنے والوں کو ہلاک کر دے بلکہ اولیاء کی بے ادبی سے ایمان جاتے رہنے اور بُرا خاتمہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۳) جمال الاولیاء [ص ۱۸] : اس طرح اس اُمت کے نیک بندوں کی کرامتیں بھی اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کے تتمے ہیں اور اولیاء امت کا وجود حضور کے ہمیشہ رہنے والے معجزات ہیں کہ انہی کی برکت سے لوگوں کی

حاجتیں پوری ہوتی ہیں انہی کی بدولت شہروں سے بلائیں دفعہ کی جاتی ہیں اور انہی کے وجود کی برکات سے عذاب دفع کئے جاتے ہیں۔

(۴) شمائم امدادیہ حصہ دوم[ص ۴۳] : ایک دن حضور غوث پاک سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ناگاہ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ جہاز قریب غرق ہونے کو ہے، آپ نے ہمت وتوجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا۔

(۵) فتاویٰ رشیدیہ[ص ۴۰۹] : بزرگوں کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا اور تعظیماً پاؤں چومنا حدیث سے ثابت ہے اور جائز ہے۔

(۶) ہدیۃ المہدی[ص ۲۲۔۴۷] : انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں بلکہ شہداء اور صالحین اولیاء بھی، کتاب وسنت کی نص سے ارواح انبیاء واولیاء کا حکم زندوں کا حکم ہے۔ ان کی قبروں پر حاضر ہو کر مدد مانگ سکتے ہیں، فریاد کر سکتے ہیں۔

(۷) صراط مستقیم[ص ۳۱۷] : سید احمد بریلوی پر حضور غوث پاک اور خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی مقدس روحیں آپ پر جلوہ گر ہیں اور ہر دو طریقہ کی نسبت سید احمد شہید کو نصیب ہوئی۔

(۸) سیرۃ النبی[ص ۳۴۴/ج ۳]: توراۃ میں اس (رسول ﷺ) کے اوصاف یہ بتائے گئے تھے کہ وہ فاران سے طلوع ہوگا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آئے گا۔ اس کے ہاتھ میں آتشیں شریعت ہوگی۔ وہ غریبوں اور مسکینوں کا مددگار ہوگا۔

(سید سلیمان ندوی)

(۹) ھدیۃ المہدی[ص ۲۳] : لیکن ''دعا'' کا لغوی معنی نداء (پکارنا) ہے اور یہ

غیر اللہ کیلئے مطلقاً جائز ہے خواہ زندہ ہو یا مردہ۔

(۱۰) **ارواح ثلاثہ** [ص۳۴۱] : رشید احمد گنگوہی تین سال تک اپنے مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے ہر بات کا مشورہ کرتے رہے اور تین سال تک ان سے رابطہ قائم رہا۔

(۱۱) **فضائل درود شریف** [ص۱۳۰۔۱۳۱] :

جو جبرائیل مدد پر ہو فکر کی میرے تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہاں کے سردار
تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین وزماں امیر لشکر پیغمبراں شہہ ابرار

(۱۲) **نشر الطیب** [صفحہ آخری] (اشرف علی تھانوی)

دستگیری کیجئے میرے نبی کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ فوج کلفت مجھ پر آ غالب ہوئی

(۱۳) **جمال الاولیاء** [ص۱۳۲] : محمد بن عبداللہ علوی کسی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے پھر لوٹے تو آپ کے کپڑے سے پانی ٹپک رہا تھا پوچھا گیا تو فرمایا میرے متوسلین میں سے بعض کا جہاز پھٹ گیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے مدد مانگی تو میں نے اس میں اپنا کپڑا لگا دیا، حتیٰ کہ انہوں نے جہاز درست کرلیا۔

(۱۴) **نشر الطیب** [ص۲،۳۲۵] : خرپوتی شرح قصیدہ بردہ میں ہے کہ صاحب قصیدہ بردہ کو فالج ہو گیا تھا۔ کوئی علاج مفید نہ ہوتا تھا، آخر کار قصیدہ بردہ شریف لکھا۔ رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑے ہو کر سنایا،

شفاء پائی اور انعام میں چادر مبارک بھی ملی۔

(۱۵) بہشتی زیور [ص ۹۱] : حدیث میں ہے کہ حج کرنے والا چار سو آدمیوں کی اپنے اہل قرابت میں سے (قیامت کے روز) شفاعت کرے گا۔

(۱۶) بہشتی زیور [ص ۶۱] : آخر ہمارے پیغمبر سفارش کریں گے۔ اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے۔

(۱۷) ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور [ص ۹۴] : حدیث میں ہے کہ عالم کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۱۸) الانتباہ فی سلاسل الاولیاء۔ از شاہ ولی اللہ دہلوی [ص ۳۹] : رسالہ مکیہ میں لکھا ہے کہ "جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان مرشد ہے"۔

(۱۹) صراط مستقیم [ص ۳۱۸] : ولیکن نسبت چشتیہ.... پس اس کا بیان اس طرح ہے کہ ایک دن حضرت خواجۂ خواجگاں خواجہ بختیار کاکی کی مرقد منور کی طرف تشریف لے گئے اور ان کی مرقد مبارک پر مراقب ہو کر بیٹھ گئے اس اثناء میں ان کی روح پُر فتوح سے آپ کو ملاقات حاصل ہوئی اور قطب الاقطاب نے آپ پر نہایت قوی توجہ کی، اس توجہ کے سبب سے ابتدائے حصول نسبت چشتیہ کا ثابت ہو گیا۔ (سید احمد بریلوی)

(۲۰) ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور [ص ۹۸] : جہاں تک ہو سکے استاد اور پیر کی طرح تابعداری اور دلداری کرے کہ یہ لوگ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتے ہیں اور حقیقی محبوب یعنی حق تعالیٰ تک پہنچاتے ہیں۔

(۲۱) نیل الشفاء بنعل مصطفیٰ (اشرف علی تھانوی): یہ تجربہ بزرگان نقشہ نعل مقدسہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت قوی البرکات اور سریع الاثر پایا گیا ہے۔اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی! جس مقدس پیغمبر کے نقشہ نعل پاک کو سر پر لئے ہوئے ہوں۔ان کا ادنیٰ درجہ کا غلام ہوں، الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر برکت اس نقشہ نعل پاک کے میری فلاں حاجت پوری فرما۔ (درود وسلام کے فضائل وبرکات ص ۷۳۔ انجمن نصرۃ القرآن گوجرانوالہ)

(۲۲) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۱۹۸] : شجرہ پڑھنا درست ہے کیونکہ اس میں بتوسل اولیاء حق تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں، اس کا کوئی حرج نہیں۔

(۲۳) قول الجمیل [شاہ ولی اللہ محدث دہلوی] : مرشد مرید کرتے وقت دو آیتیں پڑھے۔پہلی آیت..... یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ اور دوسری آیت وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔اس کی اردو شرح میں مولوی خرم علی وہابی کہتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے اسی حاشیہ میں لکھا ہے کہ دوسری آیت وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں وسیلہ سے مراد مرشد کی بیعت ہے۔

(۲۴) بہشتی زیور [ص ۴۱] : دوزخیوں میں سے جن میں ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں۔

(۲۵) ضمیمہ بہشتی زیور [ص ۷۵] : دونوں وقت یعنی صبح وشام ہمارے نامۂ

اعمال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں جو شخص نیکی کرتا ہے اس سے آپ بہت خوش ہوتے ہیں اور آپ کی خوشنودی اور رضا مندی سے دونوں جہاں میں رحمت اور چین میسر ہوتا ہے۔

(۲۶) کمالات عزیزی [ص ۱۹] : عالم رویا میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کو حضوری جناب حضرت علی کی حاصل ہوئی اور بیعت کر کے فیضیاب ہوئے۔

(۲۷) ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور [ص ۹۲] : حدیث میں ہے کہ جب تو حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر اور اس سے مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر اس بات کی کہ وہ تیرے لئے دعائے مغفرت کی دعا کرے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے مکان میں داخل ہو۔ اس لئے کہ اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔ پس وہ مقبول بارگاہ الٰہی ہے اس کی دعا قبول ہونے کی خاص طور پر امید ہے اور جو دعا چاہے اس سے وہ دعا کراوے دین کی یا دنیا کی مگر اس کے مکان میں پہنچنے سے پہلے۔

(۲۸) ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور [ص ۷۴] : حدیث میں ہے کہ خدا اس بچے کو کہے گا (جو بچہ حمل سے گر جاتا ہے) کہ داخل کر دے اپنے والدین کو جنت میں۔ پس کھینچ لے گا بچہ ان دونوں کو اپنے ناڑ سے یہاں تک کہ داخل کریگا ان دونوں کو جنت میں۔

﴿﴾ معلوم ہوا کہ آخرت میں ایسی اولاد بھی کام آئے گی جو نکاح کا نتیجہ ہے۔

(۲۹) ہدیۃ المہدی [ص ۲۷۔۲۸] : حدیث ابدال میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس مردان خدا ابدال ہیں، انہی کے وسیلہ وطفیل سے زمین قائم ہے، انہی کے وسیلہ سے بارش ہوتی ہے۔ انہی کے وسیلہ سے

تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

(۳۰) ہدیۃ المہدی [ص ۴۸،۴۷] : آدم علیہ السلام نے بحق محمد ﷺ دعا مانگی تو اللہ نے آدم کو فرمایا، تیرے بحق محمد سوال پر میں نے تجھے بخش دیا۔ محدث امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۳۱) شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب (شیخ احمد عبدالغفور عطار) [ص ۱۴۶] : شیخ الاسلام نے تحریر کیا۔ میں آئمہ اربعہ کے متبعین کے طریق پر چلنے میں ہی نجات اُخروی کا قائل ہوں۔

(۳۲) سراجاً منیراً۔ ابراہیم میر [ص ۳۹] : کتابی علم حرفوں کے ذریعے اہل علم استاد سے حاصل ہوتا ہے۔ قلبی علم اہل دل مرشد سے قلبی مناسبت پیدا کرنے سے اور زہد و عبادت اور مجاہدہ ریاضت سے ملتا ہے۔

(۳۳) سراجاً منیراً (ابراہیم میر) [ص ۶۳] : (ولیٔ کامل کے سینہ دل) کی جلالی حالت ہوتی ہے۔ ایک جلالی توجہ ہی کام کر جاتی ہے بلکہ ایسی حالت میں شیخ کے سامنے ہونے کی بھی حاجت نہیں بلکہ مسافت بعیدہ سے بھی اثر ہو سکتا ہے۔ اس اثر کو اہل طریقت کے ہاں تصرف کرنا یا فیض و برکت بخشنا کہتے ہیں۔

(۳۴) فتاویٰ عزیزیہ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رویت سے مشرف ہوا اور حضرت ممدوح کی بیعت سے سرفراز ہوا۔

(۳۵) سراجاً منیراً (ص ۴۶): حضرت محمد یحییٰ بن خواجہ عبیداللہ احرار سے منقول ہے اصحاب تصرف کئی قسم پر ہیں۔ بعضے ماذون مختار ہیں کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے

اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں تصرف کرتے ہیں۔ اور اسی (طالب) کو مقام فنا اور بے خودی پر پہنچا دیتے ہیں۔

(۳۶) تذکرۃُ الرشید [ج ۱/ص ۱۱۳]: مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق دیوبندی وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ مولانا تھانوی کے پاؤں دھوکر پینا نجات اُخروی کا سبب ہے۔ (بحوالہ وہابی مذہب حصہ اول ص ۴۸۰)

(۳۷) ہدیۃُ المھدی ص ۴۸-۴۷ [وحید الزمان] : رب تعالیٰ کی جناب میں اعمال صالحہ کا وسیلہ کتاب وسنت کی نص سے جائز ہے تو اس پر قیاس کرکے صالحین کا وسیلہ بھی جائز ہے۔ اسی طرح جب غیر اللہ کے وسیلہ کا جواز ثابت ہے تو پھر زندوں کے وسیلہ کی کیا تخصیص ہے؟ زندوں کے انتقال کرجانے والوں کا وسیلہ بھی جائز ہے؟

﴿﴾ بندہ اور اس کی ذات وصفات، افعال سب مخلوق ہیں۔ (زادالمعادج ۳ص ۹۲)

(۳۸) سراجاً منیراً : [ص ۸، ۵۹] :اہل صلاحیت کے دم قدم کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دور ہونا، بارشوں کا بوقت ضرورت برسنا اور رزق اور مال میں افزائش، احادیثِ صحیحہ مرفوعہ اور آثارِ صحابہ وتابعین اور دیگر بزرگانِ دین کے واقعات سے ثابت ہے اور یہ متواترات کی جنس ہے، اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔

(۳۹) سراجاً منیراً [ص ۱۷، ۱۸] : اسی طرح روحانی جنم کیلئے مرشد ذریعہ ہوتا ہے لیکن بہت بدقسمت ہیں کہ باوجود مدتوں مرشد کامل کی صحبت میں رہنے کے بے نصیب ہیں.........

﴿﴾ اسی طرح روحانی جنم یعنی بیعت کے بعد روحانی پرورش واصلاح کی

نگہداشت مرشد مشفق کرتا ہے۔

(۴۰) سراجاً منیراً [ص ۳۰] : سرور کائنات ﷺ تو سراج منیرا ہونے کی وجہ سے خزانہ روشنی ہیں اور وائرنگ مرشد و شیخ یا پیر استاد ہے۔ اور بلب فیض کے طالب مرید کا دل ہے۔ منبع سنت شیخ حضور سے قلبی تعلق رکھتے ہوئے حضور سے نور حاصل کرے اور اس کی انعکاسی شعائیں مرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔

(۴۱) فتاویٰ عزیزیہ [ص ۱۸۳] : ولی کامل سے استمداد کا طریقہ یہ ہے کہ اس بزرگ کی قبر کے سرہانے کی جانب قبر پر انگلی رکھے اور شروع سورۃ بقرہ سے مفلحون تک پڑھے۔ پھر قبر کی پائنتی کی طرف جائے اور امن الرسول سے آخر تک پڑھے۔ اور زبان سے کہے کہ اے میرے حضرت فلاں کام کیلئے درگاہ الٰہی میں دعا کی التجا کرتا ہوں۔ آپ بھی دعا کریں اور سفارش کے ذریعے سے میری مدد کریں پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی حاجت کیلئے اللہ سے دعا و التجا کرے۔

(۴۲) کلیات امدادیہ [ص ۹۰ از امداد اللہ مہاجر مکی] :

اے رسول کبریا فریاد ہے — یا محمد مصطفےٰ ﷺ فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل — اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(۴۳) قصائد قاسمی..... از قاسم نانوتوی [ص ۸]

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار

(۴۴) فتح الطیب ص ۵۷ [نواب صدیق حسن بھوپالوی]:

زمرہ رائے در افتاد بار باب سنن

شیخ سنت مدد دے قاضی شوکانی مدد دے

(۴۵) خطباتِ عثمانی ص ۶ [از شبیر احمد عثمانی]: پورے جزم وثوق کے ساتھ عرض کرسکتا ہوں کہ اب سے تقریباً ساڑھے تین سو سال پہلے حضرت مجدد الف ثانی نے اپنی کسی تحریر میں از راہ کشف ارشاد فرمایا تھا کہ آج کل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی توجہ یا نظر التفات شہر لاہور پر مرتکز ہے۔ "میں سوچتا ہوں کہ لاہور کے حق میں کیا اس محبوب خدا اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نظر کیمیا اثر خالی جاسکتی ہے؟ وہ نگاہ لطف وکرم جس کی ایک معمولی جھلک ہزار سال بت پرست کو ایک آن میں ولی کامل بنادے۔ جو مدت کے بگڑے ہوئے شیطانوں کو ایک لمحہ میں درست اور پاک وصاف بنا کر فرشتوں کے زمرے میں شامل کردے، جو ذرا سی دیر میں قلوب وارواح کی دنیا بدل ڈالے۔ ملکوں اور قوموں کی کایا پلٹ کر رکھ دے، کیا چند صدیوں کی مسافت زمانی نے لاہور کے مستقبل کو اسی انقلاب آفریں نگاہِ لطف کی عظیم تاثیر وتصرف کے فیض سے بالکلیہ محروم کردیا ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ ان کی شان تو ہے۔

دُر افشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا

دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا

جو نہ تھے خود راہ پر دنیا کے ہادی بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

غور کیجئے...... مردے اس نظر سے صرف زندہ نہیں ہوئے بلکہ مسیحا بن گئے، جن کی مسیحائی سے کروڑوں مردہ دلوں کو حیات تازہ حاصل ہوئی۔"

حضور ﷺ نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابوطالب ہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ "محبت و رفاقت رسول ﷺ کی" سے مستفید ہوتے ہیں، اس سے کفار بھی۔ یہ تخفیف عذاب ابوطالب کو فقط آنحضرت ﷺ کی تائید و حمایت کی برکت سے ہے۔ (ترمذی مترجم ص ۱۸۴۔ بدیع الزماں ج ۲)

(۴۷) محدث ص ۲۸ [فروری ۱۹۸۴ء] : شرعی اصطلاح میں بذریعہ اطاعت، عبادات، اتباع رسول والانبیاء اور اعمال صالحہ سے قرب خداوندی حاصل کرنا یا کسی بزرگ صاحب الورع، متقی اور صالح شخص کی دعا کے ذریعہ (بشرطیکہ وہ زندہ ہو) خداوند قدوس کا قرب حاصل کرنا وسیلہ ہے۔

(۴۸) محدث ص ۳۲ [فروری ۱۹۸۴ء]: قحط سالی میں قریش نے حضور ﷺ سے درخواست کی۔ دعا فرمایئے کہ خدا ہمیں سیراب کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی تو خوب مینہ برسا۔

(۴۹) محدث ص ۳۳ [فروری ۱۹۸۴ء]: جب مکہ مکرمہ میں قحط سالی ہوئی تو ابو سفیان نے عرض کی۔ یا محمد ﷺ! آپ تو اللہ کی فرمانبرداری اور صلہ رحمی کا حکم کرتے ہیں۔ مگر آپ کی قوم قحط سے مر رہی ہے۔ ان کیلئے دعا کیجئے۔ تب آپ نے دعا کی تو خوب بارش ہوئی۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں کی قحط سالی کے موقعہ پر ایک اعرابی نے درخواست کی، آپ نے دعا فرمائی۔ ایک جمعہ سے

دوسرے جمعہ تک خوب بارش ہوئی۔ جب مکانات منہدم ہونے کا خدشہ ظاہر ہوا تو اسی اعرابی نے بارش رُکنے کی دعا کیلئے دوبارہ عرض کی۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمارے آس پاس بارش ہو۔ ہمارے اوپر نہ ہو۔ اے اللہ ٹیلوں پہاڑوں۔ نالوں جنگلوں میں برسا۔ تب بارش رُک گئی۔ (ب۔م)

(۵۰) ماہنامہ محدث [محرم ۱۴۰۴] : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کیلئے مجدد بھیجتا ہے جو اس کی رشد و ہدایت کیلئے دین میں نئی روح پھونکتا ہے۔

(۵۱) فضائلِ تبلیغ ص ۳۳ [مولوی زکریا سہانپوری] : بالجملہ اس تحقیق کے بعد یہ شخص اللہ و رسول میں سے ہے۔ اس کے ساتھ رابطہ اس کی خدمت میں کثرت سے حاضر ہونا، اسی کے علوم سے منتفع ہونا۔ دین کی ترقی کا سبب ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امر بھی ہے۔

(۵۲) سوانح حیات [مولوی غلام رسول] :

اے بادشاہ بحر و بر بہر خدائے کن نظر　　عمرم گذشت واز جہاں باداغ حرماں مردم

برخادم بے دسترس بہر خدا فریادرس　　کز غائت شرمندگی سرور گریباں مردم

(۵۳) سوانح حیات [مولوی غلام رسول] : میاں محمد یوسف صاحب نے ایک دن مولوی رحیم بخش کی پشت پر ہاتھ پھیر کر فرمایا بھائی رحیم بخش میں نے آپ کو تمام فیض عطا کیا اور میرے فیض کا نمونہ آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اسکا نام غلام رسول رکھنا، سرچشمہ ہدایت ہوگا۔ اس سے لوگوں کو بہت فیض ہوگا، عالم باعمل، صوفی باکمال ہوگا،

متبع سید الانام ہوگا۔ مقتدائے خلقت ہوگا اور خلق خدا تا قیامت ثنا گو رہے گی۔

(۵۴) سوانح حیات ص ۲۹ [مولوی غلام رسول] : مولوی غلام رسول صاحب فرماتے ہیں۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے اس وقت سے کرامات صادر ہو رہی ہیں۔....... آپ نے فرمایا نہ تو میں اس حالت کو خواب سے تعبیر کر سکتا ہوں اور نہ ہی اس کو بیداری کہہ سکتا ہوں..... رسول اللہ ﷺ نے مجھے منبر پر کھڑا کر کے ایک ہاتھ میں قرآن شریف دیا اور دوسرے ہاتھ میں صحیح بخاری دی اور فرمایا لوگوں کو سناؤ تم میرے وارث ہو۔ جو کچھ اس رات میں برکات اور فیوض حاصل ہوئے پھر وہ نہ کسی کی صحبت سے اور نہ کسی ذکر سے حاصل ہوئے۔

(۵۵) سوانح حیات [مولوی غلام رسول] : مولوی غلام رسول نے مولوی قطب الدین (جو اپنے وقت کے ولی اللہ گزرے ہیں) سے فرمایا "قطب الدین چہار شیخ"، جن سے یہ سلسلہ صوفیہ شروع ہوا ہے اور نام علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں گویا ایک ہی چشمہ کی چار نالیاں ہیں یعنی (نقشبندی، سہروردی، قادری اور چشتی) اس چشمہ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چشمہ فیض ہے جو رسول اللہ ﷺ کا سر مو مخالف ہے وہ اس چشمہ کا یا اس چشمے کی کسی نالی کا پانی نہیں پی سکتا ہے۔ یہ مشائخ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سخت پابند تھے۔

(۵۶) سوانح حیات [مولوی غلام رسول] : مولوی غلام رسول صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن میں مسجد میں سویا ہوا تھا کہ ایک شخص نے مجھے آ کر جگایا اور کہا کہ میرے ساتھ چلو تم کو رسول اللہ بلاتے ہیں، میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ جب گاؤں

سے باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کی پالکی پڑی ہے۔ حاضر ہو کر میں نے سلام کیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا غلام رسول ہم تمہاری مسجد کو جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑے رکھا اور پالکی والوں نے پالکی اُٹھائی اور فرمایا مسجد میں تشریف لاکر اسی پکڑے ہاتھ سے مجھے ممبر پر بٹھایا اور فرمایا، وعظ کیا کرو تم سے لوگوں کو ہدایت ہوگی، تمہاری یہی بود و باش ہے۔

(۵۷) فضائل تبلیغ [ص ۴۳] : مفسرین نے لکھا ہے کہ سچوں سے مراد اس جگہ مشائخ صوفیہ ہیں۔ جب کوئی شخص ان کی چوکھٹ کے خدام میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو ان کی تربیت اور قوت ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے۔ (مولوی ذکریا سہارنپوری)

(۵۸) کلیات امدادیہ [ص ۶۷] :

اعوذ باللہ، بسم اللہ، معوذتین اور کلمہ تمجید پڑھ کر مرشد کے واسطہ سے مشائخ طریقت کی مقدس روحوں سے مدد مانگ کر خلوت میں آجائے۔.........اور قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور ہادی عالم ﷺ کی روح اطہر پر فاتحہ پڑھے اور حضور ﷺ کی روحانیت سے استقامت ہونے میں مدد مانگے اس کے بعد ذکر شغل و مراقبہ جو کچھ اس کو مرشد سے پہنچا ہے، اس میں مشغول ہو جائے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀

بابٔ سماع (دف یا ڈھول قوالی ونعت خوانی)

سماع چند شرائط کی پابندی سے صوفیاء کے نزدیک جائز ہے۔ خواجگان چشت اسے مباح سمجھتے اور سنتے آئے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دف کے ساتھ سنا ہے۔

سماع : ان حضرات کیلئے روحانی غذا ہے جو اسے بزرگان طریقت کے طریق پر سنیں اور سننے کے اہل ہوں۔ اس سے اہل محبت کے نفوس، قلوب کو تازگی ہوتی ہے۔ عشق زندہ ہوتا ہے، عشق ہی حاصل زندگی اور مقام حیات ہے۔ سماع عشق کی روحانی غذا ہے جو اسے تیز کرتا ہے۔ اللہ والوں کا عشق صرف ذات باری تعالیٰ اور ذات صفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے۔

سماع درمحبت : میں اضافہ کرتا ہے اور اللہ والے اللہ کی یاد میں محو ہو جاتے ہیں اور ذکر محبوب سے لذت حاصل کرتے ہیں۔

سماع کیا ہے؟ : قرآن وحدیث کا سننا، صلوٰۃ وسلام اور نعت شریف کا سننا، اقوال بزرگان کا سننا۔

(۱) عوارف المعارف [ص ۲۰۸] : حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے جب میں تھک جاتی تو آپ مجھے بٹھا لیتے۔

(بخاری ج ۳ ص ۲۲۰)

(۲) سورۃ فاطر [آیت ۱] : یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ

''وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس قول اللہ کے معانی ہیں۔......... ''کہا گیا ہے کہ صوت حسن اور آواز خوش ہے''۔(عوارف المعارف ص ۲۱۱)

......اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ خوش آواز آدمی کے قرآن کو اس سے بڑھ کر سنتا ہے جو کوئی مالک اپنی لونڈی کی بات سننے کی طرف کان لگا کر سنتا ہے۔(عوارف المعارف ص ۲۱۱۔ از خواجہ شہاب الدین سہروردی)

(۳) عوارف المعارف [ص ۲۰۶] : حق عز و جل نے فرمایا ہے اور جس وقت اس چیز کو سنا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتاری گئی ہے۔ ان کی آنکھوں کو دیکھے گا کہ آنسو بہا رہے ہیں ان چیزوں سے جو انہوں نے سچی سچی جانی ہیں۔

خواجہ شہاب الدین سہروردی نے فرمایا۔ ''سماع اللہ کریم سے رحمت کو کھینچتا ہے۔''(عوارف المعارف ص ۲۰۷)

یہ سماع اپنی حرارت کو یقین کی بردت پر وارد کرتا ہے تو آنکھیں آنسو بہاتی ہیں تو جب قلب میں سماع نازل ہوتا ہے کچھ تو اس کا نزول خفیف ہوتا ہے تو اس کا بدن میں اثر ظاہر ہوتا ہے اور بدن کی جلد کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم ۔ یعنی اس سے ان لوگوں کی کھال پر بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔

(عوارف المعارف ص ۲۰۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب اللہ کے خوف سے بندہ کے بدن کے بال کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح سوکھے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (عوارف المعارف ص ۲۰۸)

احادیثِ مصطفےٰ ﷺ

(۱) بخاری شریف [۲۷۲ ج ۲]: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد سیدنا ابوبکر صدیق عید کے دن تشریف لائے میرے پاس دو بچیاں دف بجا کر گا رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کپڑے سے منہ ڈھانپے وہیں لیٹے ہوئے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر نے لڑکیوں کو ڈانٹا تو حضور ﷺ نے اپنے چہرہ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا کہ اے ابوبکر انہیں کچھ نہ کہو اس لئے کہ یہ عید کا دن ہے۔ (عوارف المعارف ص ۲۰۸)

(۲) بخاری شریف [۱۳۳ ج ۳] : ربیع بن معوذ بنت عفراء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں جب کہ میں اپنے شوہر کے ہاں نکاح کے بعد آئی تھی۔ ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح کہ تم میرے بستر پر بیٹھ گئے۔ گھر میں جو لڑکیاں موجود تھیں انہوں نے دف بجانا اور ہمارے آباء میں سے جو لوگ بدر کی جنگ میں مارے گئے تھے ان کی خوبیاں بیان کرنی شروع کیں۔ ان میں سے ایک لڑکی نے یہ بھی کہا۔ کہ ہم میں وہ نبی اکرم ﷺ ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا۔ اس کو چھوڑ دو وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔ (مشکوٰۃ۔ ۲۹۸۶)

(۳) مشکوٰۃ۔ ۳۲۷۴ : تحقیق ایک عورت (سودہ) نبی اکرم ﷺ کے پاس

حاضر ہوئی تو اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی نذر کو پوری کرلو۔ (ابوداؤد، مظاہر حق جلد سوم ص ۲۴۴)

﴿﴾ بجانا دف کا مباح ہے۔ (مظاہر حق ج ۳۔ ص ۲۴۴ شرح مشکوٰۃ)

(۴) مشکوٰۃ [۵۷۶۰] : حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کسی غزوہ میں تشریف لے گئے وہاں سے واپس آئے تو آپ کی خدمت میں ایک سیاہ حبشی لڑکی حاضر ہوئی اور عرض کی۔ یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ آپ جب غزوہ سے کامیاب ہوکر تشریف لائیں گے تو میں آپکے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجا۔ چنانچہ اس لڑکی نے دف بجانا شروع کیا۔ وہ دف بجا رہی تھی کہ ابوبکر آگئے۔ پھر حضرت علی آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عثمان غنی آئے وہ دف بجاتی رہی۔ پھر جب حضرت عمر فاروق آئے اور اس نے دف بجانا چھوڑ کر دف اپنی سرینوں کے نیچے رکھ لیا اور اوپر بیٹھ گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ دیکھ فرمایا۔ عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ (شیطان دف بجانے والی لڑکی) میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور یہ لڑکی دف بجا رہی تھی کہ ابوبکر آئے اور یہ دف بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عثمان آئے اور وہ دف بجانے میں مشغول رہی۔ اور پھر تم آئے تم کو دیکھتے ہی اس نے دف کو پھینک دیا۔

(۵) بخاری [۱۶۷/ ج ۲] : حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کا واقعہ

گا رہی تھیں ۔آپ بستر پر لیٹ رہے تھے اور اپنا منہ پھیر لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شیطانی باجہ کا کیا کام لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف پھرے اور فرمایا انہیں چھوڑ دو اور فرمایا اے حبشنو کھیلے جاؤ۔

(۶) راحت القلوب [ص ۷۲] : ابن جوزی کتاب شرف مصطفیٰ میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ابوایوب کے دروازے پر بیٹھی اس وقت بنی نجار کی لڑکیاں ایک جماعت ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں دف بجاتی اور گاتی ہوئی نکلیں۔ (سیرت النبی حصہ اول/شبلی نعمانی)

(۷) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۴۶] : حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی امارت کے زمانہ میں سماع غناء میں مشغول ہوتے تھے۔

(۸) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۵۳] : حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عبداللہ بن جعفر کے پاس گئے تو ان کے آگے باندی کو "بربط" بجاتے دیکھا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا آپ اس میں مضائقہ دیکھتے ہیں۔ فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۹) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۵۵] : حضرت عبداللہ بن جعفر اور امیر معاویہ بھی غناء یعنی گانے بجانے میں بہت شغف رکھتے تھے۔

(۱۰) عوارف المعارف [ص ۲۱۲] : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے پاس ایک کنیز تھی کہ مجھے گانا سنا رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ

بدستور گاتی رہی پھر عمر آئے تو وہ بھاگ گئی۔اس پر رسول اللہ ﷺ ہنسے تو حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ! کس چیز سے آپ کو ہنسی آئی تو آپ نے ان سے کنیز کی بات کہی تو انہوں نے کہا میں یہاں سے نہ ہٹوں گا جب تک کہ میں وہ سن نہ لوں جو رسول اللہ ﷺ نے سنا ہے۔تب حضرت علیہ السلام نے اس کنیز کو حکم دیا اور اس نے گانا سنایا۔

(۱۱) عوارف المعارف [ص ۲۱۴] : ممشاد دینوری سے منقول ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ اس سماع سے کچھ انکار کرتے ہیں۔فرمایا کہ میں اس سے انکار نہیں کرتا مگر ان سے کہہ دے کہ اس سے پہلے قرآن پڑھیں اور اس کے بعد قرآن پڑھیں۔

﴿﴾ شاہ ولی اللہ نے فرمایا.....اگر سبحانہ وتعالیٰ دل میں سچا شوق عنایت فرمائے اور اس راہ کی طلب غالب ہو تو کتاب عوارف میں سے نماز روزہ اور دیگر اذکار سے اپنے اوقات کو رونق بخشے۔(محدث ص ۳۲/ ربیع الاخر ۱۴۰۵/ وصیت نامہ شاہ ولی اللہ)

نعت خوانی ..... احادیث کی روشنی میں

(۱) مشکوٰۃ [۴۵۵۳] : حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان کیلئے مسجد میں منبر بچھوا دیتے تھے۔حضرت حسان اس پر کھڑے ہو کر نعت شریف سنایا کرتے تھے اور حضور دعائیں دیتے.....اے اللہ! حسان کی روح القدس سے مدد کر۔(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۱۲، عوارف المعارف ص ۲۱۳)

(۲) مشکوٰۃ [۴۵۷۵] : حضرت عطاء ابن یسار فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر بن عاص کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نعت سناؤ جو کہ

توراتِ شریف میں ہے۔انہوں نے پڑھ کر سنائی۔(ب)

(۳) **تجرید بخاری**[ص ۲۷۷] : حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ بتاؤ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ مجھ سے فرماتے تھے۔حسان رسول خدا کی طرف سے مشرکوں کو جواب دے۔اے اللہ حسان کی روح القدس سے تائید کر۔ابو ہریرہ بولے .. ہاں میں نے سنا ہے۔

(۴) **مشکوٰۃ** [۴۵۵۱] : عروہ بن فرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں۔میں نے عرض کیا ہاں۔آپ نے فرمایا۔سناؤ۔میں نے سو شعر سنائے۔

(۵) **مواہب اللدنیہ** [ج ۱/ص ۱۷۵] : حضور ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے اور صحابہ سمیت جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے۔میں نعت خوانی کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے عباس کہو جو کہنا ہے۔اللہ تمہارے منہ کو سلامت رکھے۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نعت خوانی کی۔

(۶) **زاد المعاد**[ج ۲/ص ۵۳] : جب حضور ﷺ مدینہ میں داخلہ ہوئے تو حضرت عباس نے نبی پاک سے اجازت لیکر آپ ﷺ کی شان میں ایک نعت پیش کی۔

(۷) **مشکوٰۃ** [۴۵۴۸] : ابی بن کعب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.... بعض شعر حکمت ہوتا ہے۔(ب۔م)

مولانا جامی، امام ابوحنیفہ، حضور غوث پاک غرضیکہ تمام اولیاء اللہ اور علماء حق نے نعتیں لکھیں اور پڑھی ہیں بلکہ علماء دیوبند نے بھی قصائد اور نعتیں لکھیں ہیں۔

(۸) عوارف المعارف [ص ۲۴۲] : کعب بن زبیر سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ابیات پڑھیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو کون ہے؟ سو کہا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا الرسول الله۔ میں کعب بن زبیر ہوں تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ایک چادر جو اوڑھے ہوئے تھے پھینک دی۔

شادی اور نکاح میں دف اور گانا بجانا

(۱) مشکوٰۃ [ص ۲۹۹۸] : حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے! نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح مسجدوں میں پڑھا کرو اور نکاح کے بعد دف بجایا کرو۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

(۲) مشکوٰۃ [۲۹۹۹] : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حلال و حرام کے درمیان اعلان کرنے اور دف بجانے کا فرق ہے۔ (احمد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

(۳) مشکوٰۃ [۳۰۰۰] : حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی، میں نے اس کا نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ!..... تم گانا نہیں کراتیں۔ قوم انصار گانا کو بہت پسند کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان)

(۴) مشکوٰۃ [۳۰۰۱] : حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ عائشہ نے ایک رشتہ دار انصاری عورت کا نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کیا تم لڑکی کو

اس کے شوہر کے پاس بھیجا ہے۔عرض کیا ہاں۔فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھیجا۔عرض کیا نہیں۔فرمایا۔انصار ایک ایسی قوم ہے جس میں گانے کا شوق ہے۔کاش تم اس کے ساتھ کسی شخص کو بھیجتے جو یہ گاتا ہوا جاتا۔"ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے،خدا تم کو بھی زندہ وسلامت رکھے اور ہم کو بھی۔"(ابن ماجہ)

(۵) مشکوٰۃ [۳۰۰۵] :عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں ایک شادی میں گیا اور قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری سے ملاقات کی۔وہاں (یعنی شادی میں) چند لڑکیاں گا رہی تھیں۔میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابیو اور بدر کی جنگ میں شریک رہنے والو کیا تمہارے سامنے بھی یہ گانا ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا بیٹھ جاؤ۔تیرا جی چاہے تو تو بھی ہمارے ساتھ سن۔اور چاہے واپس چلا جا۔اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی کے موقع پر ہم کو اس کی اجازت دی ہے۔(نسائی،مدارج النبوۃ ج ا/ص ۷۵۵)

(۶) بخاری [ج ۳۔۱۴۸] :حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ایک عورت کو انصار میں سے ایک شخص نکاح کر کے لایا۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے ساتھ کھیل (دف بھی گانا بجانا) نہیں ہے۔انصار کو گانا بہت پسند ہے۔(مشکوٰۃ ۲۹۸۷)

(۷) مدارج النبوۃ [ص ۴۴/۲] :جب حضور ﷺ کا سیدہ خدیجہ سے نکاح ہوا تو سیدہ خدیجہ نے اپنی باندیوں کو حکم دیا کہ دف بجا کر رقص ومسرت کا اظہار کریں۔

(۸) ابن ماجہ [ج ا/ص ۱۳۵۶] : شعبی فرماتے ہیں عیاض الاشعری انبار میں

عید کو حاضر ہوئے اور فرمایا تم ایسے دف کیوں نہیں بجاتے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بجائے جاتے تھے۔

(۹) ابن ماجہ [ج ۱/ص ۱۳۵۷] : حضرت قیس بن سعد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ہر بات کو دیکھا ہے سوائے ایک چیز کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اقدس میں عید الفطر کے روز دف بجایا جاتا تھا۔
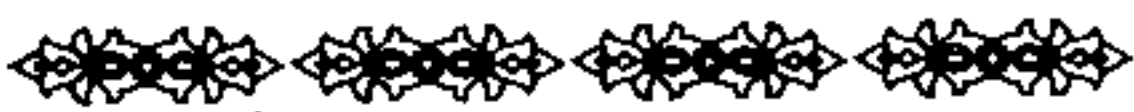
اقوال واعمال وفقہاء اولیاء اللہ (سماع وغناء)

(۱) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۴۶] : بعض عرفاء فرماتے ہیں سماع ان لوگوں کیلئے ہے جو تجلیات صفات کے اہل اور ارباب وجد میں سے ہیں۔

(۲) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۴۳] : حضرت سفیان ثوری سے اباحت ثابت ہے۔ اباحت کے قائل حضرات کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کی جماعت کثیرہ جس میں عشرہ مبشرہ کے بھی حضرات ہیں، تابعین، تبع تابعین واتباع تبع اور دیگر علماء محدثین وعلماء دین کا جم غفیر جو صاحبان زہد وتقویٰ اور ارباب علم وعبادت ہیں۔ ان میں غناء اور اس کا سماع مروی ہے اور انہوں نے اس باب میں اتنی روایات و حکایات بیان کیں ہیں جو بہت کافی ہیں۔

(۳) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۴۷] : منقول ہے حضرت سعید بن المسیب جو افضل تابعین تھے اور تقویٰ و پرہیزگاری میں ضرب المثل تھے۔ غناء سنتے اور اس کے سماع سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ اسی طرح حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اور

قاضی شریح جلالت شان اور کبرسنی کے باوجود باندیوں سے غناء سنا کرتے تھے۔

(۴) مدارج النبوۃ [ج ا/ص ۷۴۷]: حضرت سعید بن جبیر جو کہ اعاظم تابعین سے تھے باندیوں سے غناء سنتے تھے۔ جو گاتی اور دف بجاتی تھیں۔

(۵) مدارج النبوۃ [ج ا/ص ۷۴۸]: امام مالک کے پاس چوکور دف تھا۔ جسے بجایا جاتا اور گایا جاتا تھا...... امام مالک نے فرمایا اپنے شہروں میں، میں نے علماء کو پایا ہے جو اس کے منکر نہیں ہیں اور وہ اس میں بیٹھتے ہیں اور فرمایا اس کا منکر وہی ہے جو اندھا، جاہل اور عراقی ہے اور جس کی طبیعت مردہ ہے۔ (اسی طرح امام غزالی نے نقل فرمایا ہے)

(۶) مدارج النبوۃ [ج ا/ص ۷۴۹]: حضرت ابو منصور بغدادی یونس بن عبدالاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی نے ایسی مجلس میں شریک ہونے کیلئے بلایا جس میں ایک شخص گا رہا تھا۔

(۷) مدارج النبوۃ [ج ا/ص ۷۵۰]: امام احمد بن حنبل سے صحت کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے اپنے فرزند حضرت صالح کے یہاں گانا سنا ہے۔

(۸) مدارج النبوۃ [ص ۷۴۸/ ج ا]: لوگوں نے امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری سے غناء کا مسئلہ پوچھا تو دونوں نے فرمایا۔ غناء نہ کبائر سے ہے اور نہ صغائر میں سے۔

(۹) مدارج النبوۃ [ج ا/ص ۷۵۰]: حضرت داؤد طائی سماع میں تشریف لائے تو ان کی کمر سماع میں سیدھی ہو جاتی تھی باوجود کے کبرسنی کے باعث ان کی کمر جھک گئی تھی۔ داؤد طائی بڑے عالم فقیہ، حنفی اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے۔

(۱۰) عوارف المعارف [ص ۲۰۸] : حضرت ابوالحسن بن سالم سے پوچھا گیا کہ سماع کا انکار کس طرح کرتے ہو حالانکہ جنید اور سری سقطی اور ذوالنون اسے سنا کرتے تھے تو کہا میں کیونکر سماع کا انکار کروں حالانکہ اس شخص نے جائز رکھا ہے اور سنا ہے جو مجھ سے بہت بہتر ہے یعنی جعفر طیار سنا کرتے تھے اور منکر وہی ہے جو لہو ولعب سماع میں ہو اور یہ قول صحیح ہے۔

(۱۱) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۴۸] : امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ وہ اکثر ہارون رشید کی محفل میں ہوتے تھے اور اس کی مجلس میں غناء ہوتا تھا تو آپ سنتے اور اثر پذیر ہوتے۔

(۱۲) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۵۰] : ابن طاہر نے اپنی تصنیف میں صحابہ و تابعین کا اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابن قتیبہ سماع پر اہل حرمین کا اجماع نقل کرتے ہیں اور ابن طاہر اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ جو تم اہل مدینہ کو کسی چیز پر اجماع کرتے دیکھو تو جان لو کہ یہ سنت ہے۔

(۱۳) مدارج النبوۃ [ج ۱/ص ۷۵۲] : حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صوفیاء کرام کی جماعت پر رحمت الٰہی کا نزول سماع کے وقت ہوتا ہے، اس لئے کہ یہ حضرات اس وقت حق تعالیٰ کے وجد و شہود میں ہوتے ہیں۔

(۱۴) نشر الطیب [ص ۲،۳۲۵] : خرپوتی شرح قصیدہ بردہ میں ہے کہ صاحب قصیدہ بردہ کو فالج ہو گیا تھا۔ کوئی علاج مفید نہ ہوتا تھا۔ آخر کار قصیدہ بردہ شریف لکھا۔ رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑے ہو کر سنایا۔

شفاء پائی اور انعام میں چادر مبارک بھی ملی۔

(۱۵) فیصلہ ہفت مسئلہ [حاجی امداد اللہ صاحب] : بحث عرس وقوالی کے متعلق فرماتے ہیں۔ محققین کا قول یہ ہے کہ اگر شرائط جواز جمع ہوں اور عوارض مانع مرتفع ہو جاویں تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

(۱۶) مکتوب نمبر ۱۸۲ [شیخ عبدالقدوس گنگوہی] : پیروں کا عرس پیروں کے طریقہ سے قوالی اور صفائی سے جاری رکھیں۔

(۱۷) فتاویٰ رشیدیہ [ص ۶۱] : بلا مزامیر راگ کا سننا جائز ہے اگر گانے والا محل فساد نہ ہو اور مضمون راگ کا خلاف شرع نہ ہو اور موافق موسیقی کے ہونا کچھ حرج نہیں۔

(۱۸) عوارف المعارف [ص ۲۱۰] : بعض اہل وجد سماع سے رزق اور قوت پاتے ہیں اور سماع کے وقت شوق جوش کرتا ہے کہ اس سے بھوک کی سوزش جاتی رہتی ہے۔

(۱۹) عوارف المعارف [ص ۲۱۱] : محمد بن سلیمان سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے صاحب سماع استتار اور تجلی کے درمیان تو استتار سوزش کا ثمرہ دیتا ہے اور تجلی مزید نور کا فائدہ دیتی ہے۔

(۲۰) عوارف المعارف [ص ۲۱۱] : عبدالرحمٰن سلمٰی نے کہا کہ میں نے اپنے دادا سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے مستمع کو چاہئے دل زندہ اور نفس مردہ سے سماع سنے اور جس کا دل مردہ ہو اس کیلئے سماع حلال نہیں ہے۔

﴿﴾ خواجہ شہاب الدین سہروردی کا مقام: لوگوں نے شیخ سعد الدین حموی سے

پوچھا کہ شہاب الدین سہروردی کو کیسے پایا۔ کہا سہروردی کی پیشانی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کا نور ایک اور ہی قسم کا ہے۔ (فحات الانس ص ۵۰۲۔ علامہ جامی)

(۲۱) عوارف المعارف [ص ۲۱۹] : بعض صالحین نے حکایت کی ہے کہ میں دریا کے کنارے جدہ کی مسجد میں معتکف تھا تو ایک روز میں نے ایک قوم دیکھی کہ اس کے ایک طرف وہ لوگ کچھ پڑھ رہے تھے تو اپنے دل میں، میں نے اسے بُرا جانا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے ایک گھر میں شعر خوانی کرتے ہیں پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اسی رات دیکھا اور آپ اسی قرب دیوار میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے برابر ابوبکر تھے اور اسوقت ابوبکر کچھ گنگنارہے تھے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف کان لگائے سن رہے تھے اور اپنا ہاتھ سینہ پر اسی طرح رکھتے تھے جیسے کوئی اس سے وجد کرتا ہو۔ تب اپنے دل ہی دل میں میں نے کہا کہ مجھے یہ سزاوار نہیں ہے کہ ان لوگوں کو جو سن رہے تھے بُرا جانوں اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے ہیں اور ابوبکر آپ کے برابر گنگنار ہے ہیں اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور آپ فرمار ہے ہیں یہ حق بحق یا حق از حق ہے۔

(۲۲) عوارف المعارف [ص ۲۲۳] : ابونصر سراج نے کہا کہ اہل سماع تین طبقہ ہیں۔ پس ایک قوم وہ ہے جو اپنے سماع میں جو وہ سنتے ہیں اس میں اپنی نسبت مخاطبات حق کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ایک قوم وہ ہے کہ ان چیزوں سے جو سنتے ہیں اپنے احوال اور مقام اور اوقات کے مخاطبات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ایک قوم فقراء مجرد ہیں جنہوں نے علائق قطع کر ڈالے سو یہ لوگ اپنے قلب

کے خوش کرنے کیلئے سنتے ہیں اور امن کیلئے سماع لائق۔

(۲۳) عوارف المعارف [ص ۲۲۵] : مشہور قول ہے کہ سماع عارف کے سوا دوسرے کیلئے صحیح نہیں ہے اور مبتدی مرید کیلئے مباح نہیں ہے اور حضرت جنید نے کہا ہے کہ جب تم مرید کو دیکھو کہ وہ سماع چاہتا ہے تو جان لو کہ اس میں بطالت کا بقیہ ہے اور کہتے ہیں کہ جنید نے سماع کا سننا چھوڑ دیا تو اسے کہا گیا کہ پہلے آپ سنا کرتے تھے تو کہا کس کے ساتھ اس نے کہا اپنے نفس کے لئے آپ سنتے تھے ۔ تو فرمایا کہ کس سے ، اس واسطے وہ نہیں سنتے تھے مگر اہل سے اور اہل کے ساتھ سنتے تھے پھر جب کہ بھائی گم اور ناپید ہو گئے تو چھوڑ دیا پس سماع کو اختیار نہیں جہاں اس کو اختیار کیا مگر شرائط اور قیود اور آداب کے ساتھ کہ اس سے آخرت کو یاد کرتے تھے اور بہشت کی رغبت کرتے اور دوزخ سے ڈرتے تھے اور اس سے زیادہ ان کی طلب ہوتی تھی اور اس سے ان کے احوال سنورتے تھے۔

(۲۴) عوارف المعارف [ص ۲۲۴] : اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ ہیئت اجتماع بدعت ہے اسے جواب دیا جائے کہ بدعت محذود اور ممنوع وہ بدعت ہے کہ کسی سنت مامور کو مزاحم ہو اور جو اس صفت کی نہ ہو وہ جائز ہے۔

❁ خواجہ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف میں تفصیلاً سماع اور غناء و قصائد کا مسئلہ زیر بحث لائے ہیں۔ پہلا باب ان بیانوں کے ساتھ جو اس میں ہے اس کے جواز پر دلالت کرتا ہے اپنے شرائط کے ساتھ .... اور اہم قول فیصل کر دیا ہے اور قصائد و غناء وغیرہ میں تفریق کی ہے اور ایک جماعت صالحین سے

تھی کہ وہ نہیں سنتے تھے۔اس کے ساتھ اس شخص پر انکار نہیں کرتے تھے۔جو نیک نیتی سے سنتا تھا اور ادب کی اس میں رعایت کرتا تھا۔(عوارف المعارف ص ۲۳۰)

(۲۵) عوارف المعارف [ص ۲۳۶] : شیخ ابوبکر کتانی نے کہا ہے کہ عوام کا سماع طبیعت کی متابعت سے ہے اور مریدوں کا سماع خوف ورجاء سے ہے۔اور اولیاء کا سماع نعموں اور آلاء سے ہے اور عارفوں کا مشاہدہ سے اور اہل حقیقت کا سماع کشف اور عیان سے ہے۔

(۲۶) سماع ایک قوم کیلئے مثل دوا ہے اور ایک قوم کیلئے مثل غذا اور ایک قوم کیلئے پنکھے کے مثل ہے۔(عوارف المعارف ص ۲۳۹)

(۲۷) عوارف المعارف [ص ۲۴۴] : بعض کا قول ہے کہ اگر گانے والا قوم میں سے ہو تو وہ ایک کے مثل تو گنا جائے گا اور قوم اور قوم سے نہ ہو تو جو اسی کی قیمت ہو اسے دی جائے اور جو فقراء کے فرقوں سے ہو ان سب کے درمیان تقسیم کیا جائے۔

(۲۸) غنیۃ الطالبین [ص ۶۳۶] : سماع کی محفل میں شریک ہو تو سماع میں تصنع اور بناوٹ کا اظہار نہ کرے اور اپنے اختیار سے سماع کا استقبال نہ کرے.........

اگر سماع کی محفل میں شیخ کی موجودگی ہو تو حتی الوسع درویش کو پُرسکون رہنا چاہئے۔اور شیخ طریقت کے وقار کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔اگر کیف سے مغلوب ہو جائے تو بقدر غلبہ کیف وجد کرنا درست ہے۔

(۲۹) غنیۃ الطالبین [ص ۶۳۷] : حقیقی سماع تو ایک الہام ہے اور اس حال میں اللہ تعالیٰ اپنے جاننے والوں ،خاص اولیاء اور ابدال سے اپنا مخصوص طریقہ سے کلام کرتا ہے.........

قاری اور قوال سے کسی شعر کی تکرار کی خواہش نہ کریں بلکہ اس آرزو کو خدا کے سپرد کر دیں۔ اگر اس کی مشیت ہوگی اور سننے والا فقیر سچا ہوگا اور تکرار میں اس کی فوز و فلاح اور روحانی مرض کا علاج ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی بجائے کسی دوسرے شخص کو اس بات پر مقرر فرما دے گا اور اس کی طرف سے تکرار کی خواہش پیدا ہو گی یا خود قوال کے دل میں تکرار کی خواہش پیدا ہو جائے گی اور وہ ان اشعار کی تکرار کرے گا۔

ہماری چند دیگر مطبوعات
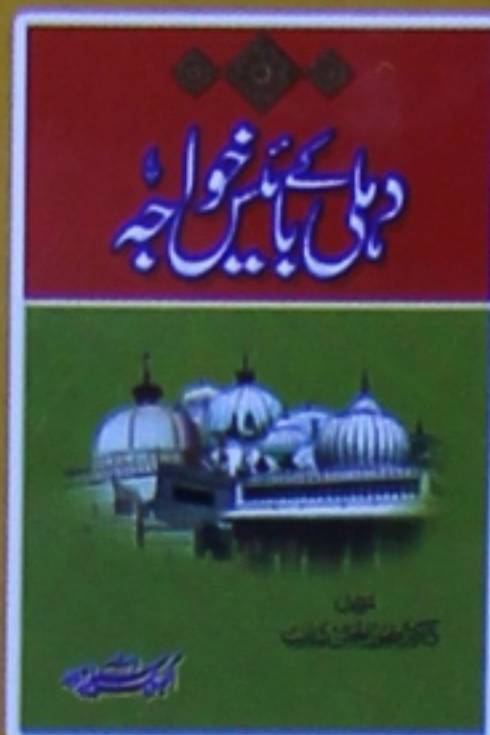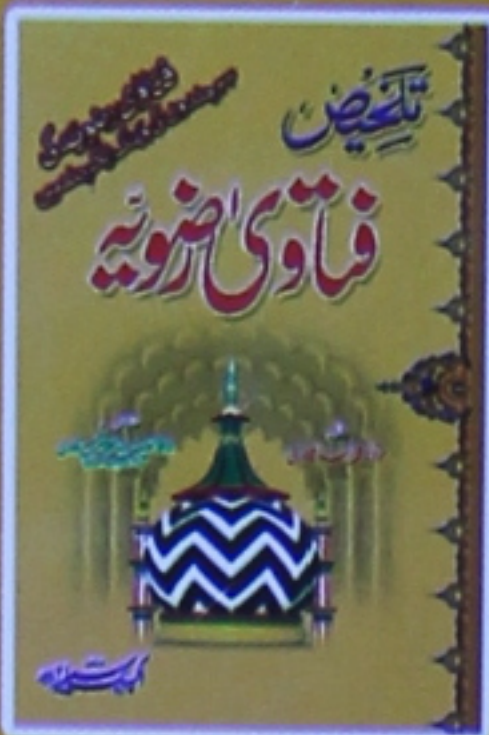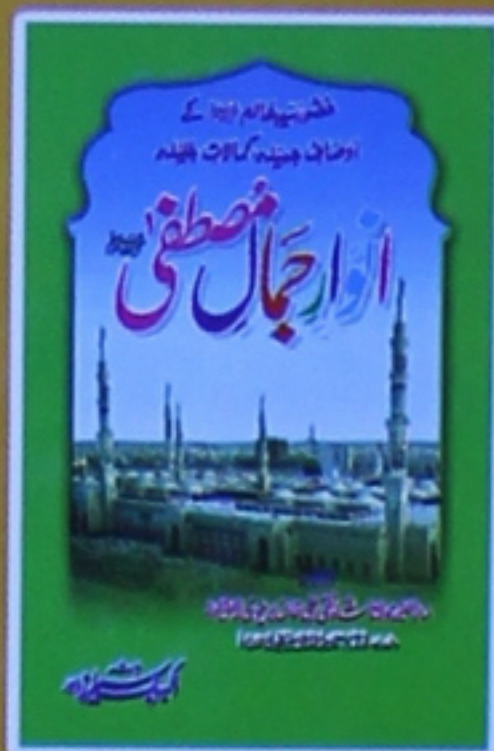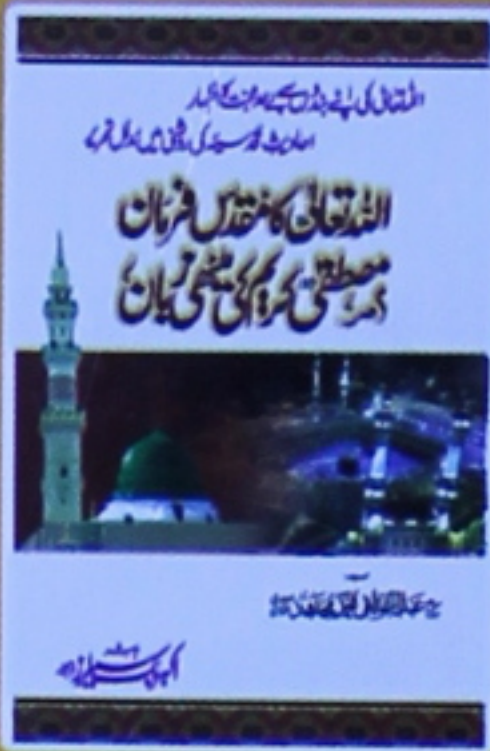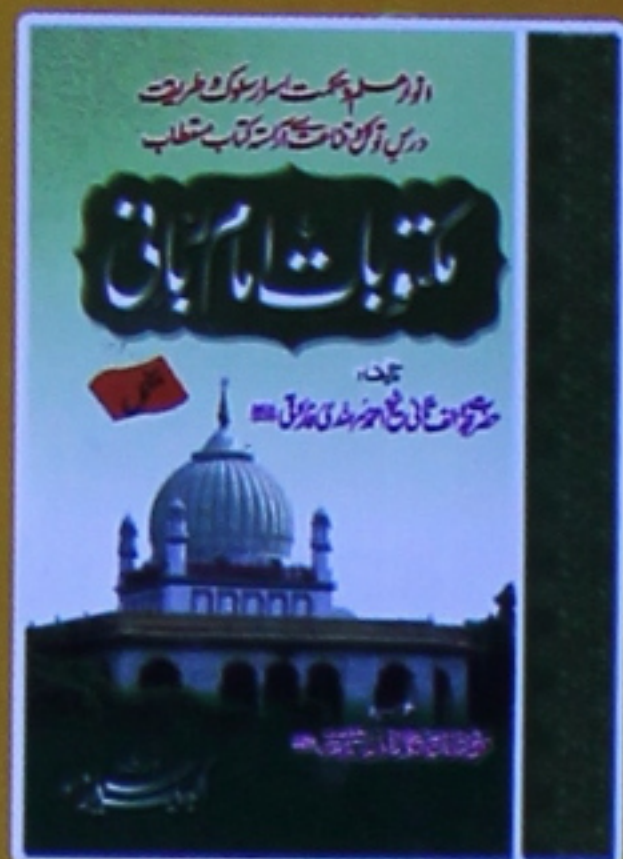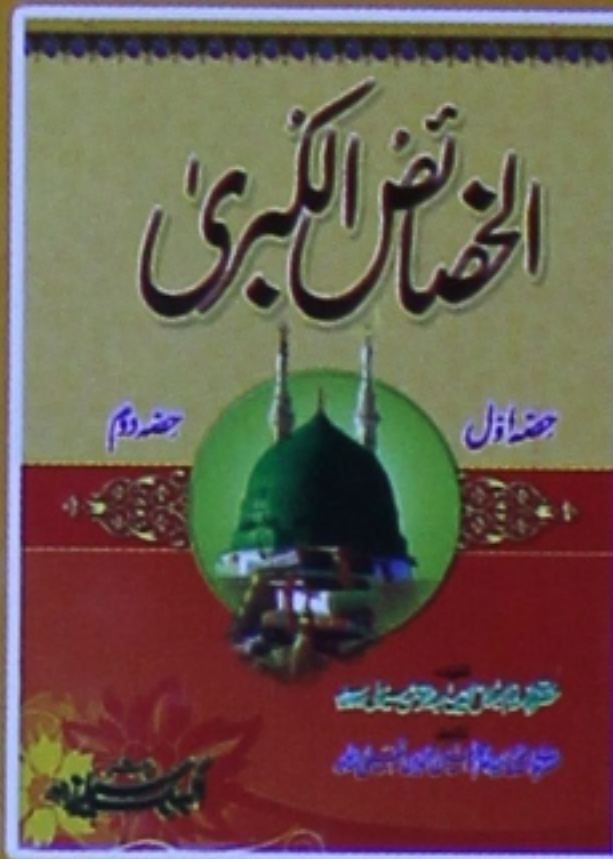
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022